میں دھوپ کا مسافر
بقلم شمع الٰہی
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

میں دھوپ کا مسافر

از

شمع الٰہی

www.novelsclubb.com

پہلا باب:

خواب بنانے والے

(Dream makers)

کبھی الجھے دھاگے دیکھے ہیں؟

میں بالکل ان کے جیسا ہوں

"مجھے تم بتاتے ہو یا نہیں"

"مم۔۔۔میں نہیں جانتا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ آدمی خوفزدگی سے کہہ رہا تھا اس کے پورے چہرے پر خوف چھایا ہوا تھا

"تم ایسے نہیں مانو گے۔۔۔"

وہ غراتے ہوئے آس پاس جیسے کسی چیز کو ڈھونڈنے لگا تھا

"میں۔۔واقعی۔۔نہیں۔۔جانتا"

وہ آدمی اس کے اتنے وحشیانہ انداز پر تو جیسے مر جانے کو تھا

"تم جھوٹ بول رہے ہو"

غرا کر کہتے ہوئے وہ ٹیبل پر رکھے کپ میں سے ایک پین نکالا اور اس کا کیپ کھول کر پوری طاقت سے اس آدمی کے ران میں گھسایا۔

وہ کرسی پر بیٹھا آدمی جیسے درد سے تلملا اٹھا تھا اور پوری طاقت سے چلایا تھا اگر کمرہ ساونڈ پروف نا ہوتا تو جیسے پورا اسٹریٹ سنتا۔

"کیا تم اب بھی نہیں بولوں گے؟"

www.novelsclubb.com

ان سرد آنکھوں میں دیکھنے کی جیسے اس آدمی میں ہمت نہیں تھی

"ام۔۔۔ن۔۔۔امن۔۔۔۔میں۔۔ملے۔۔گا۔۔۔تمہیں۔۔اس۔۔۔کا

۔۔۔جواب"

وہ آدمی درد سے کراہتے اور سسکتے ہوئے بولا

اور وہ جو اس آدمی پر جھکا تھا اگلے ہی پل اٹھ کھڑا ہوا

وہ نیم اندھیرا کمرہ تھا اس میں اس کا حلیہ صاف نظر نہیں آرہا تھا

نیم اندھیرے کمرے سے جب وہ باہر دھوپ کی روشنی میں نکلا تو اس کی آنکھوں میں سردی صاف نظر آرہی تھی کہ جیسے پوری دنیا کو وہ سرد جہنم بنادے گا

"آئی ایم کمنگ امن"

وہ زیر لب بڑبڑاتے ہوئے لندن کے ایک مشہور شاہراہ پر چل رہا تھا

"ایک ایک سے حساب لوں گا"

www.novelsclubb.com

"ہر ایک کو حساب دینا ہو گا"

"میری ماں کے ہر آنسوں کا ازالہ کرنا ہو گا"

لندن کے اس مشہور شاہراہ پر چلتا ان گوروں میں وہ صاف نظر آرہا تھا

کہ وہ ان میں سے نہیں تھا

اس کا حلیہ اس کا لباس ان جیسا نہیں تھا

وائٹ شلوار سوٹ پر بلیک واسکٹ میں بلاشبہ اس کی شخصیت شاندار نظر آ رہی تھی

اچھے لباس انسان کی ظاہری شخصیت کو نکھارتی ہیں خوبصورت بناتی ہیں، یا مہنگے کپڑے جس انسان پر سج جائے اسے مہنگا اور قیمتی بناتی ہیں تو اس کے ساتھ ایسا نہیں تھا

اسکی پرسنالٹی بے حد محسور کن تھی قد آور، بازوں کے مسلز دیکھ کر لگتا اسے باقاعدگی سے ایکسرسائز کرنے اور جم جانے کا شوق ہو، سیاہ سلکی ریشم جیسے بال کاندھے تک آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ ریشمی زلفے ایک مخصوص انداز میں پیشانی پر گرے ہوتے لڑکیاں جتنی اس کی شخصیت پر مرتی اس زیادہ اس کی زلفوں میں ان کا دل اٹکتا تھا

سنہرے دمکتے ہوئے چہرے پر شیوا سے مکمل مردانہ وجاہت کے ساتھ پیش کرتا تھا جس سے وہ اپنی عمر سے بڑا نظر آتا تھا۔

وہ چاہے جو لباس پہنے گھٹیا سے گھٹیا، سستا سے سستا مگر اس کے جسم پر جا کر جیسے وہ بھی قیمتی ہو جاتا تھا۔

جیسے دنیا کا ہر لباس بنا ہی اس کے لئے تھا۔ لباس اسے خوبصورت نہیں بناتے تھے بلکہ لباس اس کی وجہ سے خوبصورت ہو جاتے تھے۔

راستہ چلتے نجانے کتنے لوگ اسے دیکھتے فدا ہوتے اور ماڈلنگ کی آفر کر جاتے۔

وہ اپنے کمرے میں کپڑے اور دیگر سامان پیک کر رہا تھا پیکنگ کے بعد وہ کال کرتا ہوا نظر آیا

www.novelsclubb.com

"سلام گرینی آج شام امن کے لئے میری فلائیٹ ہیں۔۔"

اس کی شہد رنگ آنکھوں میں ذہانت صاف چمکتے ہوئے نظر آتی تھی آخر میں ذہانت کیوں نا ہو دو ذہین ترین والدین کا بیٹا تھا

ذہانت، ضد، ڈھٹائی اور گھمنڈ اسے وافر مقدار میں ترکے میں ملا تھا وہ انتہاء پسند تھا نفرت کرے گا تو انتہاء کی حد تک محبت کرے گا تو انتہاء کی حد تک۔

مگر اسے ترکے میں بے نیازی و بے حسی نہیں ملی تھی جو کہ اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔اس کے والدین محبتوں کے سامنے جھک جاتے تھے مگر وہ کیا کرے اسے جھکنا آتا ہی نہیں تھا کیوں کہ اس کی زندگی میں کوئی رشتہ اور محبت نہیں تھی

محبت جو انسان کو کمزور بناتا ہے۔

اور اس کی زندگی میں کوئی کمزوری نہیں تھی

اسے کمزوری سے نفرت تھی در پردہ محبت سے نفرت تھی کتنی حفاظت کی تھی اس کی ماں کی محبت نے؟

ائیر پورٹ پر ٹرالی کو گھسٹتا اپنے کاندھے کے بیگ کو صحیح کرتا نظر آیا

گارڈ کو اپنا پاسپورٹ اور ٹکٹ دیکھاتا وہ آگے بڑھا تو اسے پیچھے سے آواز آئی

"نائس ہیر اسٹائیل میں"

مگر وہ بے نیازی سے چلتا گیا

وہ جانتا تھا اس کی زندگی میں صرف ایک عورت تھی جس سے وہ انتہاء کی حد تک محبت کرتا تھا اور وہ آخری عورت تھی جس میں اتنی طاقت تھی کہ اس کو روک پاتی اس کی پیروں کی زنجیر بن جاتی

وہ جانتا تھا وہ ایک ایسا طوفان تھا جیسے کوئی قابو نہیں کر سکتا تھا سوائے ایک عورت کے جو اس کی ماں تھی مگر

www.novelsclubb.com

اس کے دل میں ہر وقت رہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ

نہیں تھی تو پھر اس طوفان کو روکنے کی کس میں ہمت۔

مگر وہ غلط جانتا تھا کہ اس کی زندگی میں صرف ایک عورت تھی اس کی قسمت میں تین عورتیں تھی جس میں سے دو اس کا انتیظار کر رہی تھی امن میں۔۔۔

آ گر وہ جانتا تو کبھی نہیں جاتا امن۔۔

کیوں کہ سے کمزوریوں سے نفرت تھی وہ ہر گز نہیں پسند کرتا تھا کے وہ کسی کے سامنے زرا سا بھی جھکے۔

محبت سے نفرت کرنے والا، کسی کو خاطر میں نالانے والا، دنیا کو ٹھکروں پہ رکھنے والا ابو تراب بن ابو بکر شبلی

جانتا نہیں تھا کہ بہت جلد اس کی گھمنڈ کو لگام کسے جانے والا تھا وہ نا صرف جھکنے والا تھا بلکہ پورے قد سے منہ کے بل گرنے والا تھا وہ بھی ایسی جگہ جس کے بارے میں وہ خواب و خیال میں بھی سوچ نہیں سکتا تھا۔

کیوں کہ وہ کہاوت ہیں ناں۔۔

"ہر فرعون را موسی است"

(ہاں مگر وہ فرعون نہیں تھا اس کی بے حسی اور ضد کو فرعون سے تشبیہ دی جا سکتی ہیں اور محبت کو موسی سے)

میری قسمت سے کھیلنے والے مجھے قسمت سے بے خبر کر دے!

لڑکیاں کچھ عجیب ہوتی ہے خوابوں میں زندہ رہنے والی۔۔۔

خوابوں کو خود میں زندہ رکھنے والی۔۔

خود کا مرنا گوارہ ہو سکتا ہے مگر خوابوں کا نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

انہیں کوئی ایسا شخص چاہیئے ہوتا ہے جو آئے اور ان کے خوابوں کو پورا کر دے۔۔

آنکھیں ان کی، خواب ان کے اور پورا کوئی اور کرے اور جب کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا ہے تب،

تب یہ نازک سی لڑکیاں جن کی تشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانچ سے دی ہیں، ٹوٹ جاتی ہیں، اندر سے مر جاتی ہیں، اور مرنا صرف ایک بار نہیں ہوتا کئی بار مرتی ہیں۔

وہ بھی ان لڑکیوں میں سے ایک تھی "تحفتن نساء" ہاسپٹل کے کوریڈور میں دھیمے بے جان قدموں سے چلتی سیاہ عبایہ پہ ڈاکٹر والی وائٹ کوٹ پہنے، چہرہ نقاب سے ڈھکا تھا نقاب سے جھانکتی سیاہ آنکھیں سونی اور بے جان نظر آرہی تھی اور شاید دور کہی اندر آنسوں کا سمندر تباہی مچانے کے لئے بے تاب تھا، وہ ڈاکٹر لیلی عازب خان تھی۔

ڈاکٹر وہ ابھی بنی نہیں تھی بننے والی تھی، MBBS کے لاسٹ year میں تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے ہاسٹل کے روم میں داخل ہو کر وہ نقاب اتاری، اسکارف کو نوچ کر پھینکنے پر سیاہ سلکی کمر سے بھی نیچے جاتے بال شانوں پر بکھر گئے۔

وہ آنسوں بھری آنکھوں سے خود کو آئینہ میں دیکھنے لگی تھی۔

تیکھے نقوش، بھرے بھرے خوبصورت سے براون ہونٹ، ناک میں موٹی اسٹائیلش سی نوز رنگ تھی،

اسے لگتا وہ اپنے سانولی رنگت سے مار کھا گئی تھی مگر ایک دنیا اس کے اس رنگت اور نقوش پر فدا ہوتی تھی مگر اسے یقین نہیں آتا تھا، کچھ اسے پیاری کہتے اور کچھ بد صورت سو وہ لوگوں کے معاملے میں بد گمانی کا شکار تھی۔

رنگت کیسی بھی ہو لڑکیاں خواب دیکھنا نہیں بھولتی اور وہ بھی بد قسمتی سے لڑکی ہی تھی اور اس کے گمان میں ایسی لڑکی جو خواب تو دیکھ سکتی ہیں مگر پا نہیں سکتی۔

بیگ میں کپڑوں کو آڑھا تیڑھا ٹھوس کر وہ ہاسٹل سے باہر نکل آئی ابی (ابو) اسے لینے آئے تھے گھر لے جانے کے لئے،

www.novelsclubb.com

وہ تین بہنیں تھیں اور ان میں وہ بڑی اور بہت ذہین تھی اس لئے ابی کو اسے پڑھا لکھا کر لائق بنانے کا شوق تھا اور مام کو اس کی شادی کا شوق تھا جو اٹھارہ سال سے رہا تھا۔ ابی کا شوق تو پورا ہو رہا تھا مگر مام کا نہیں کیوں کہ ہر رشتہ ان کے پاس اس شرط

پر آتا کہ لڑکی بے حد گوری اور اسٹائیلش ہو اور اس میں دیکھنے والوں کو کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔اور وہ جو ایک وقت اپنی ذہانت اور اسمارٹنیس پر اتراتی تھی۔وہ یہاں کوڑیوں کے دام بھی کوئی خریدنا نہیں چاہتے تھے۔

وہ اپنے خوابوں سے،زمانے سے،لوگوں سے بددل ہوتی جاری تھی مگر نا ہوتی تو اپنے اللہ سے،

اس کا رشتہ اپنے اللہ سے بے حد مظبوط تھا۔

محبت،دوستی،اعتیماد کا رشتہ تھا۔وہ اپنے اللہ سے لڑتی،جھگڑتی شکوے،شکایت کرتی مگر پھر فورا اس کی حکمتوں پر ایمان لا کر مان بھی جاتی تھی۔

وہ سوچتی تھی کہ دنیا والے کچھ بھی کہے اس کی زندگی میں اللہ کسی خاص بندے کو داخل ضرور کرے گا جسے پوری دنیا آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے رہی گی اور اس پر رشک کرے گی۔

جس میں کا پہلا تو سچ ہو ہی رہا تھا کہ پوری دنیا آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے رہی یہاں تک کہ وہ خود بھی مگر یہ غلط تھا کہ اس پر رشک کرے گی۔۔۔

میرون کلر کے خوبصورت سے قدموں تک آتے فراک میں وہ نا صرف پیاری بلکہ بے حد خوبصورت بھی لگ رہی تھی، سب حیران تھے کہ معمولی شکل وصورت کی لڑکی اتنی خوبصورت بھی لگ سکتی ہیں۔

اس کا نکاح ہو چکا تھا اسے اسٹیج پہ لا کر بیٹھایا گیا تھا جبھی اس کے کانوں میں لڑکیوں کی آواز آئی

"ارے دولھے کو تو دیکھو"

اور وہ شاید ہنس بھی رہی تھی غیر ارادی طور پر بے ساختہ اس کی نظریں بھی اوپر اٹھی اور پھٹی رہ گئی

سادہ سی ع

وائٹ شلوار سوٹ میں تیل سے چپڑے جمے بال، بے ترتیب شیو، کھڑی ناک، آنکھیں بھی شاید خوبصورت تھی مگر چہرے کی بے وقوفی میں نظر نہیں آرہی تھی، ہونق پن اور بے وقوفی اس کے چہرے پر صاف نظر آرہی تھی، لباس پہنے کا طریقہ، تیار ہونے کا انداز، اور خاص کر اس کا برتاو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ ایک گنوار، جاہل، بے دماغ انسان ہے،

وہ چاروں طرف نہایت شرم سے چوری چوری دیکھتا اور پھر سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر بوکھلا جاتا۔ اس کی ان حرکتوں پر سب مزہ لے رہیے تھے یہاں تک کہ لیلی بھی اپنی قسمت پر ہنسنا چاہتی تھی

"سنا ہے گھر داماد ہے؟".

www.novelsclubb.com

"ارے شکل سے ہی لگتا ہے کہ چھٹا ان پڑھ اور گنوار ہے"

"خوب عازب خان نے بھی اپنی بیٹی کا رشتہ کیا"

"اونہوں ان کی بیٹی تو جیسے بڑی خوبصورت ہے"

عورتوں کی بھانت، بھانت کی تضحیک بھری باتیں، وہ صدمے سے ساکت تھی

اپنی بے قیمتی، بے وقعتی پر اس کا بدن جل رہا تھا، کیا وہ اتنی بے قیمت تھی؟ کیا وہ اتنی سستی تھی؟

کیا اسے بدصورتی کی اتنی بڑی سزا ملنی تھی؟

اس کے بچپن سے سینت سینت کر رکھے گئے خوابوں کا یہی حشر ہونا تھا

"پلیز اللہ میں آپ سے آخری چیز مانگنا چاہتی ہوں، پلیز اللہ تعالی مجھے موت دے دیجئے،

میں مرنا چاہتی ہوں"

وہ سوچتی تھی کہ اگر وہ خواب جو وہ اپنے پاٹنر کے مطالق سے دیکھتی ہیں ٹوٹا تو وہ مر جائے گی مگر وہ اب بھی زندہ تھی

www.novelsclubb.com

سوچا تھا کوئی ہمیں ٹوٹ کر چاہئے گا۔۔۔۔

"ابی میں اور زیادہ دن چھٹی نہیں کر سکتی" وہ سر جھکائے ابی سے کہہ رہی تھی

"ٹھیک ہے پھر پیکنگ کرو اور اپنے ساتھ اپنے شوہر کی بھی کر لینا"

"ٹھیک ہے"

وہ جانے سے پہلے ایک نظر انہیں دیکھی اور عازب خان جیسے اس ایک نظر میں ڈھے گئے تھے سونی بے جان آنکھیں، وہ آنکھیں اتنی سونی تھی، لگتا تھا جیسے کسی کی موت ہو گئی ہو وہ لرز اٹھے

www.novelsclubb.com

"لیلی!"

انھوں نے بے ساختہ پکارا تھا

"جی۔۔۔"

وہ رکی تھی۔

"میں جانتا ہوں بیٹا کہ تم ناراض ہو مگر بیٹا میں نے تمہارے بھلے کے لئے سوچا ہے، وہ خوبصورت ہے، تمہارے تیز مزاج کو دیکھتے ہوئے میں نے اس کا انتخاب کیا تھا، وہ تمہاری ہر طرح کی بات کو مان لے گا ایڈجسٹ کر لیگا"

"ابی۔۔۔ہر لڑکی کو شوہر چاہیئے ہوتا ہے بیوی نہیں"

اس کے لہجے میں آنسوں کی نمی تھی کہنے کے بعد وہ رکی نہیں تھی اور عازب خان دل تھام کے رہ گئے تھے

وہ اس کے ساتھ تھا مگر اسے احساس نہیں تھا وہ خوابوں کے ٹوٹے ہوئے دکھ کے اثر میں تھی

وہ کھڑکی کے جانب بیٹھی تھی اور وہ اس کے ساتھ والے سیٹ پر،

ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا شادی کو مگر وہ دونوں ہی جذبات واحساسات سے عاری تھے

خیر وہ تو دکھ کی وجہ سے احساس کھو بیٹھی تھی مگر اسے کیا ہوا تھا؟

وہ ایک نظر اسے دیکھی آج بھی اس کا حلیہ پہلے کے جیسا تھا دونوں پاس پاس بیٹھے تھے مگر پھر بھی بیچ میں بالشت بھر جگہ تھی اور جگہ جیسے صدیوں پر محیط بارڈر تھا جس کا دونوں ہی کو احساس نہیں تھا وہ اپنی نئی نویلی دلہن سے لاتعلق تھا اتنا ہی جتنا وہ تھی وہ ایک نظر اس پر ڈال کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔ سورج کی تیز روشنی اس کے آنکھوں میں جبھنے لگی اور آس پاس کا منظر دھندلانے لگا تھا

---

www.novelsclubb.com

حبہ، آسیہ، شاہینہ مڑ مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ہینڈسم اور اسمارٹ لڑکوں کو دیکھ رہیں تھیں اور ساتھ میں وہ تھی وہ ان کے ایسے حرکتوں سے بے زار ہوتی تھی اور اب بھی ہو رہی تھی

"تم لوگ چل رہی ہو یا میں اکیلی جاوں"

وہ اب کے غصے سے غرائی تو وہ سب ہڑ بڑا کر چلنے لگی تھی، وہ چاروں سنڈے ہونے کی وجہ سے مارکیٹ کی جانب ونڈو شاپنگ کرنے نکل کر چلی آئی تھی اسے تو شاپنگ کرنے کا کوئی خاص شوق نہیں تھا مگر ان کے اصرار پر آگئی تھی اور اب ان کے اس طرح کی حرکتوں پر آنے پر پچھتا رہی تھی

"تم لوگوں کی ایسی ہی چیپ حرکتیں مجھے تم لوگوں کے ساتھ آنے پر روکتی ہے'

"ارے واہ اتنے خوبصورت لڑکے تھے انہیں دیکھے بغیر آگے بڑھ جاتے"

حبہ کو بڑا تاو آیا

"ارے نہیں تم لوگوں نے جا کر ان سے شادی کر لینا تھا"

وہ انھیں ملامتی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی

"رئیلی لیلی تمہیں ان خوبصورت لڑکوں کو دیکھنے کا دل نہیں کرتا"

شاہینہ ہمیشہ اس کی اس طرح کی باتوں پر حیران ہوتی تھی

"میرا دل تم لوگوں کی طرح اتنا چیپ نہیں ہے کہ ہر ایرے غیرے کو دیکھ کر لٹو ہو جائے"

وہ منہ بنا کر بولی

"اوہ تم بھی کس سے پوچھ رہی ہو یہ اس دنیا کی فرشتہ ہے جیسے جذبات سے کوئی مطلب نہیں سوانٹرسٹ کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا"

آسیہ نے طنز کی

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں کے جذبات نہیں ہے ہر لڑکی کے جذبات ہوتے ہیں اور میرے بھی ہیں مگر میرے جذبات اتنے سستے نہیں ہیں، وہ صرف کسی ایک کے لئے ہے ہر ایک کے لئے نہیں"

"اچھا"

www.novelsclubb.com

وہ تینوں حیران ہوئی

"اور وہ ایک کون ہیں؟"

"شاید میرا لائف پارٹنر"

وہ سوچتے ہوئے بولی تھی اور وہ تینوں ہنس دئے

"اس کا شوہر جو اپنی لیلی کا مجنون ہو گا، ہاو فنی؟"

وہ تینوں راستے پہ کھڑی بری طرح ہنس رہی تھی

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟؟"

ان کے ہنسنے پر وہ بری طرح بدمزہ ہوئی

www.novelsclubb.com

"دیکھنا میں محبت کروں گی مگر تم لوگوں کی طرح چیپ محبت نہیں پاکیزہ محبت وہ بھی اپنے شوہر سے"

وہ ان کے ہنسنے پر پیر پٹختے ہوئے بولی تھی

--

--

"سنیں۔۔۔ سنیں۔۔جی۔۔"

دھیمی شرمیلی آواز نے جیسے اسے خیالوں سے باہر نکالا تھا سامنے ہی وہ کھڑا تھا اس کے دیکھنے پر فوراہی شرم سے نظریں جھکالی

"شاید ہم پہنچ گئے ہیں"

کتنی عجیب بات تھی نامحبت تو دور کی بات اسے تو اپنے شوہر سے نفرت بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی، وہ صرف رحم جیسے جزبے کے ہی قابل لگتا تھا۔ وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی اٹھی تھی

www.novelsclubb.com

--

--

رات میں سفر کی وجہ سے، یا ایک ہفتہ خواب ٹوٹنے کی غم میں اسے اچھے سے نیند نہیں آئی تھی مگر اپنے اپارٹمنٹ میں آکر بیگ وغیرہ پھینک کر وہ فریش ہو کر سیدھا بستر پہ گئی تھی اور پھر صبح ہی اس کی آنکھ کھلی۔

وہ جلدی سے یونی جانے کے لئے تیار ہونے لگی تھی تیار ہو کر باہر نکلی تو اسے لاونج میں صوفے پر وہ سوتا ہوا نظر آیا وہ ٹھٹھک کر رکی۔ تو وہ رات بھر صوفے پر سویا تھا پتہ نہیں کچھ لگایا تھا بھی یا نہیں وہ بے زاری سے سوچتے ہوئے سر جھٹکی اور کچن میں جا کر جلدی سے ناشتہ بنانے لگی۔

وہ ناشتہ کر کے کچن سے نکلی تو اسے وہ دیکھا صوفے پر بیٹھا ہو سر کو نیچے جھکائے۔ وہ کوفت میں مبتلا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"سنو ادھر کچن رہا ناشتہ بنا لینا اپنا"

وہ سرد لہجے میں کہتی اس کے بے چارے پر ایک نظر ڈال کر باہر نکل گئی۔

"آج کے زمانے میں کوئی اتنا بے وقوف کیسے ہو سکتا تھا" اسے اپنی قسمت پر غصہ آنے لگا تھا

"سنیں جی۔۔"

وہ اپنی وائٹی (وائٹ کلر کی اس کی چہیتی ایکٹیوا) پر بیٹھی ہی تھی کہ اس کی آواز کان میں آئی

"کیا بات ہیں؟"

اسے اس کی بے چاری جیسی مریل آواز پر غصہ آنے لگا تھا۔

"میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں بائیک پر"

www.novelsclubb.com

"بائیک پر؟ میں اور تمہارے ساتھ بائیک پر جاوں گی۔۔۔"

اتنے دن کا لاوا جو اندر ہی اندر ابل رہا تھا باہر نکل آیا

وہ گاڑی سے اتر کر غراتے ہوئے اس تک آئی

وہ بے چارہ سہم کر پیچھے ہٹا تھا

"تم نے سوچا بھی کیسے میں تمہارے کھٹارا بائیک پر جاوں گی آئیندہ مجھے آفر کرنا ہو تو کار لانا"

اسی لہجے میں کہتے واپس مڑی تھی

وہ سیدھا اسے منع نہیں کر سکتی تھی ورنہ وہ ابی سے کہہ دیتا اور کار کا کہا تو اس کے فقیر جیسے حلیے کو دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ وہ کار لا پائے گا

حقارت بھری نظر اس پر ڈال کر وہ اپنی گاڑی آگے بڑھائی مگر باہر نکلتے ہی تیز سورج کی روشنی آنکھوں میں جبھنے لگی تھی اندر سے آنسوں جیسے نکلنے کو بے تاب تھے۔

دوسرے دن وہ تیار ہو کر ہاسپٹل جانے کے لئے نکلی اور ساقط رہ گئی وہ سامنے ہی کار کے ساتھ کھڑا تھا جیسے اس کا انتیظار کر رہا تھا

"کہاں سے چرایا؟"

وہ آنکھیں پھاڑے نئی نکور ریڈ فرای کو دیکھ رہی تھی

"کس نے؟"

وہ بری طرح بوکھلایا۔

"تم نے..!"

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

"مم۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں چرایا"

وہ شرمندگی اور ندامت سے جیسے رو دینے کو تھا

وہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی کیا کوئی انسان اتنا بے وقوف بھی ہو سکتا تھا

www.novelsclubb.com

"میں نے پوچھا یہ گاڑی کہاں سے لائے؟"

"میرے دوست کی ہے"

"تمہارا دوست کوئی پرائم منسٹر ہے؟"

وہ اسے شک بھری نظروں سے دیکھنے لگی

"نہیں جی! مگر پرائم منسٹر کا بیٹا ہے"

وہ اب نظریں جھکائے شرمیلی لہجے میں بولا

"کیا۔۔۔؟"

وہ آگے کچھ کہتی اس کا سیل فون بجنے لگا تھا

"السلام علیکم ابی!"

"وعلیکم۔۔بیٹا بچے نے تمہارے کہنے پر دوست سے ادھار گاڑی لایا ہے۔اب بچے کو۔زیادہ پریشان مت کرنا، معصوم بچہ ہے"

www.novelsclubb.com

"آپ کا بچہ معصوم نہیں بے وقوف اور بزدل ہے"

وہ جی بھر کر قسمت کو کوستی ہوئی فراری کے دروازے پر سارا غصہ اتاری۔

محبت کے لئے

کوئی اصول،

فلسفہ،

یا طریقہ نہیں

ہوتا_

خوبصورت آنکھیں،

دلفریب ہونٹ،

متاثر کن ہائٹ،

اور۔۔۔

رنگ گورا_

طلب نفس ہے

طلب دل نہیں

www.novelsclubb.com

اور محبت تو

دل کرتا ہے ناں

نفس نہیں

اس لئے جہاں دل

جھکے،

وہاں نفس بھی ٹھہر جاتا ہیں

وہاں نفس کی ایک

نہیں چلتی

www.novelsclubb.com

کہاں کی خوبصورتی؟

کیسی خوبصورتی؟

سب دھری رہ جاتی ہیں_

-

-

-

ہر یونیورسیٹی میں کچھ اسٹوڈنٹس ایسے ہوتے ہیں جنھیں پڑھائی یا فیوچر سے زیرو پرسنٹ بھی دلچسپی نہیں ہوتی ہیں وہ یونیورسیٹی میں آتے ہی صرف اپنا وقت رنگین کرنے یا پھر رعب جمانے کہ میں فلاں منسٹر کا فلاں ہوں۔

قطران کے ایک مشہور یونیورسیٹی میں بھی ایک ایسا ہی بندہ موجود تھا جو اسٹیٹ کے وزیر کا ہونے والا داماد تھا اور داماد جی پوری یونیورسیٹی کو اپنی جاگیر سمجھتا تھا لڑکیوں کو چھیڑنے اور انہیں بے عزت کرنے کو وہ اپنا حق سمجھتا تھا۔ اور اس کے خلاف کسی کو حرف شکایت کرنے کی جرات آخر کار وہ پوری یونیورسیٹی کا ہونے والا داماد تھا

ابھی بھی وہ اپنے گینگ کے ساتھ موجود بے حد شریف لڑکی کی بری طرح بے عزتی کر رہا تھا

اور ایسی جگہ پر کچھ ایسے بھی موجود ہوتے ہیں جو ایسی غلطیوں کو روکتے ہیں ان لوگوں میں سمیع اور اس کے دوست تھے جو ہمیشہ کی طرح یہ برداشت نہیں کر پائے اور ہلال ناکور کے سامنے تھے

"کب آخر تم یہ سب گھٹیا حرکتیں چھوڑوں گے؟"

سمیع جلال میں تھا

"اور کب تک تو مار کھانا چھوڑیں گا؟"

www.novelsclubb.com

ہلال نے اس کا مزاق اڑایا

"یہ جو تیرا غرور ہیں ناں ہلال ناکور بہت بری طرح کسی دن ٹوٹے گا"

"کون ہے جو میرا غرور توڑے گا کس میں اتنی ہمت ہیں"

ہلال سینہ تان کر چاروں طرف مجمع کو دیکھ رہا تھا

"اللہ۔۔۔اللہ توڑے گا تیرا گھمنڈ، کیا تیرا یقین اللہ پر سے بھی اٹھ گیا؟"

ایک لمحے کے لئے ہلال ناکور کا چہرہ تاریک ہوا

"چل نکل یہاں سے واعظ نا کر"

ہلال اسے جھڑک کر مڑ گیا تھا اور سامنے مجمع میں کھڑی لڑکی کو آنکھ مارتے ہوئے مسکرایا

"اور جانے من میں کیسا لگتا ہوں؟۔۔۔اگر اچھا لگتا ہوں تو چل۔۔۔۔"

اور سمیع کا تو جیسے ضبط جواب دے گیا تھا اور اگلے ہی پل ہلال کے چہرے پر گھونسا پڑا تھا اور پھر جیسے پوری یونیورسیٹی میں خوف والا سناٹا چھا گیا تھا

اس کے ساتھی آگ بگولہ ہوتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

"ہمیشہ وہ تیری کزن آکر تجھے بچا لیتی ہیں ناں آج وہ بھی تجھے بچا نہیں پائے گی"

www.novelsclubb.com

سرخ آنکھوں سے سمیع کو گھورتے ہوئے ہلال تھوکا تھا گھونسا بہت زور کا تھا منہ سے خون نکل آیا تھا

اور سمیع اور اس کے ساتھیوں پر چاروں جانب سے ہلال کے گرگے ٹوٹ پڑے تھے وہ چاروں بڑی ہمت سے ڈٹے رہے مگر کب تک یہ چار تھے اور وہ بارہ۔۔

"ہے کسی میں حوصلہ جو میرا مقابلہ کرے، میرا گھمنڈ توڑے؟'

وہ سینہ تانے مجمع کے سامنے تھا اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی ان چاروں کو پیٹ رہے تھے

ہلال ناکور کا چہرہ مجمع کے جانب تھا وہ مجمع کے تاثرات دیکھ رہا تھا جن کے چہرے پر خوف تھا وہ مجمع کے ثرات دیکھ رہا تھا جن کے چہرے پر خوف تھا ہلال ناکور اس خوف سے لطف لے رہا تھا مگر اگلے ہی پل مجمع کے تاثرات تیزی سے تبدیل ہوتے نظر آئے جن کے چہرے نے خوف کی جگہ نے حیرت اور توصیف نے لے لی تھی وہ فورا پلٹا اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔

اس کے سارے ساتھی زمین پر پڑے بری طرح کر رہا رہے تھے۔ جیسے کسی نے بری طرح پیٹا ہو

سمیع اور اس کے دوستوں کو کوئی سہارا دے دے کر کھڑا کر رہا تھا

"کس نے مارا انھیں۔۔؟

کون ہے تو...؟"

اس شخص کی پیٹھ ہلال ناکور کی جانب تھی اسے اس شخص سے کسی طرح کا کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا اس کی راجدھانی میں بھلا کسی تیسرے کی کیا اوقات

وہ شخص ہلال کی جانب پلٹا تھا وائٹ شلوار سوٹ میں خوبصورت کاندھے تک آتے ہیر اسٹائیل میں وہ نوجوان نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ہلال کے قریب آیا تھا اور جب ہلال نے ان سرد تاثرات والے نڈر چہرے اور سرد شہد رنگ آنکھوں کو دیکھا تو نجانے کیوں لرز اٹھا اور چہرے پر فورا مسکراہٹ سجالی۔

"کیوں باس تمہیں تو فلموں میں ہونا تھا تہلکہ مچادیتے، میں مرد ہو کر تم پر فدا ہو گیا نجانے لڑکیوں کا کیا حال کرتے ہو؟"

ہلال ناکور نے غلط نہیں کہا تھا وہ خوف زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی پرسنالٹی سے بری طرح متاثر بھی ہوا تھا

"آئیندہ کسی لڑکی کو نہیں چھیڑوں گے"

وہ سرد نظروں سے ہلال ناکور کو دیکھتا ہوا بولا

کیا نہیں تھا اس کے لہجے میں کے ہلال ناکور جیسا گھاگ نوجوان بھی گھٹنے ٹیک گیا

"افکورس باس آج سے ساری لڑکیاں میری بہن سوائے میری ہونے والی بیوی کے"

مجمع حیرت سے دنگ تھا کیا یہ ہلال ناکور تھا جو پچھلے تین سال سے کسی عذاب کی طرح ان پر مسلت تھا

اور اب کہاں گئی اس کی پاور؟

کیا وہ اس جادوئی شہزدہ سے ڈر گیا تھا؟

جادوئی شہزدہ۔۔۔؟

ہاں وہ اس دن سے "magical prince",

www.novelsclubb.com

Prince of handsome,

Prince of charming

کے نام سے جانے جانے لگا تھا۔

--

--

--

"اف! سوچو وہ کیسا بندہ ہو گا جسے دیکھ کر ہلال ناکور جیسا انسان بھی فرشتہ بن جائے"

اسی دن سے پورے کمپس میں اس کے چرچے تھے

لڑکیوں، لڑکوں یہاتک کہ پروفیسروں میں بھی اس کے چرچے تھے

"میں نے اسے دیکھا ہے بہت خوبصورت ہے"

www.novelsclubb.com

بولنے والی لڑکی اس طرح اترائی جیسے صرف اسے دیکھ لینای بہت خوش قسمتی کی بات ہو

"قسم لے لو اتنا خوبصورت بندہ جو میں نے اب تک دیکھا ہو"

دوسری لڑکی قسم کھا رہی تھی

"صیح کہا"

تیسری نے بڑے زور و شور سے تائید کی

"کیا ہمت ہے، بے باکی، نڈر۔۔۔۔"

"تم نے فائیٹنگ دیکھی تھی اس کی، کتنی ذہانت سے مارتا ہے"

لڑکیاں بری طرح فدا تھی

"لیکن بہت گھمنڈی ہے"

کسی لڑکی نے کہا

www.novelsclubb.com

"وہ نہیں گھمنڈ کرے گا تو اور کون کرے گا"

"ویسے میرے خیال کے مطابق اس کے ساتھ صرف ایک لڑکی سوٹ کرے گی اور وہ ہے "سفرہ مرجان"

سب لڑکیاں جو اسے سوچ سوچ کر آہیں بھر رہی تھی یہ سن کر سب کے منہ بن گئے جیسے ان کا دل ٹوٹا ہو

وائٹ پلازو پر ٹخنوں تک چھوتے اسٹائیلش سا یلو کلر کے کرتے پر ڈوپٹہ ندارد، سنہرے سیدھے خوبصورت کمر پر گرتے بال جو پشت پر کھلے تھے خوبصورت سراپا اور ملائی جیسی دودھیا رنگت جس پر بڑی بڑی خوبصورت نیلی آنکھیں جن میں ذہانت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا تھا دیکھنے والوں ہو مبہوت کر جاتا۔ دیکھنے والوں کو لگتا جیسے ساری دنیا کی خوبصورتی نے ایک سراپا اختیار کیا ہو جس کا نام تھا "سفرہ مرجان"۔۔۔

وہ اپنی نام کی طرح تھی

"چمکتی موتی"

اور اس وقت سفرہ مرجان ہلال ناکور کے سامنے کھڑی تھی یہ جاننے کے لئے کہ کیا واقعی جو چرچے یونی میں ہو رہے تھے وہ صیح تھے

www.novelsclubb.com

"ہم نے سنا بلا نو سو چوہے کھا کر حج کو چلا"

ذہانت سے چمکتی نیلی آنکھوں کو ہلال ناکور پر جمائے وہ کہہ رہی تھی ساتھ ہی اس کی ہی اس کے فرینڈز تھے

جو اسے ملا کر نو لڑکیاں تھیں وہ بھی خوبصورت اور ذہین تھیں مگر سفرہ مرجان جتنی نہیں۔

"تم جیسی خوبصورت لڑکیوں کو بھی اب بہن کہنا پڑے، اس سے زیادہ صدمے والی اور کیا بات ہو گی"

ہلال ناکور نے بھر کر کہا تھا اور وہ تو جیسے حیران ہی رہ گئی کیا یہ ممکن تھا کہ ہلال جیسا کتے کی تیڑھی دم کے مانند شخص سیدھا ہو جائے

وہ کون تھا جس نے یہ میجیک کیا تھا؟

www.novelsclubb.com

زندگی کبھی نا کسی سے متاثر ہونے والی سفرہ مرجان اب جیسے کسی سے متاثر ہو رہی تھی بنا دیکھے بنا جانے

خوبصورتی اور ذہانت اس میں دونوں ایسی خوبیاں تھی جو کسی میں کم ہی نظر آتا تھا جس نے اسے مغرور بنا دیا تھا

وہ بھی اپنے ہی طرح کے کوئی شہزاد کے مطالق سے خواب دیکھتی تھی جسے نا صرف دنیا دیکھ کر مبہوت ہو جائے بلکہ وہ خود بھی۔

کہاناں ہر رنگ کی لڑکیاں خواب دیکھتی ہے اور سفرہ مرجان نے بھی خواب دیکھا تھا تھا اور آج تک کوئی ایسا اس کی زندگی میں نہیں آیا تھا جو اس کے خوابوں میں رنگ بھرے

www.novelsclubb.com

کیا اس کے خوابوں میں رنگ بھرنے والا تھا؟

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ حیران ہوتی ہوئے پلٹی تھی اور جیسے ساری دنیا تھم سی گئی تھیں

ساسیں تک،

وہ سمیع کے ساتھ آتا ہوا نظر آیا تھا۔ بلاشبہ وہ ایسی سحر انگیز سخصیت رکھتا تھا کہ کوئی بھی اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا، کچھ بھی

یونی کے عام لڑکیوں کی طرح وہ بھی اسے یک ٹک تکی جا رہی تھی جبکہ اسے ناز تھا وہ بہت خاص ہے، ہزاروں لڑکوں کے دلوں میں بسنے کے باوجود اپنے خواب کو پوجتی تھی

اور اس وقت جیسے ان خوابوں میں رنگ بھرنا شروع ہو گیا تھا

سمیع کے ساتھ ہلال کی جانب جاتے ابو تراب کی نظریں ایک لمحے کے لئے لڑکیوں کے جھرمٹ میں دور سے نمایاں لڑکی پر ایک مرتبہ گئی تھی جو حواس میں نہیں لگ رہی تھی

عموماً لڑکیوں کا حال اسے دیکھ کر یوں ہی ہوتا تھا وہ سر جھٹکتا نظریں ہٹا گیا تھا۔

اور کہی قریب ہی کھڑی محبت اس انتظار میں تھی کہ اس حسن اور محبت کی جو سفرہ مرجان کی آنکھوں میں نظر آ رہی تھی وہ شکار ہو جائے یا مان رکھ لے۔

کیوں کہ کوئی بھی ایسی حسن یا محبت ٹھکرا نہیں سکتا تھا

مگر ابو تراب نے کیا تھا اور اب محبت اسے غصے کی نظر سے دیکھ رہی تھی

جیسے کہ وہ سزا کا مستحیق ہو۔

اور محبت جب سزا دیتی ہے ناں

وہ دنیا کی سب سے خطرناک سزا ہوتی ہیں

www.novelsclubb.com

باب دوم: آسمانی سحر

(Skymagic)

وہ فرافری کے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی اس سے لاپرواہ باہر کے نظاروں میں گم تھی جبھی اسے فلاورز اسٹال نظر آیا، لیلی عازب خان کا ناراض دل کئی دنوں بعد کسی چیز کے لئے مچلا تھا

"گاڑی روکو"

اس نے بے ساختہ گاڑی رکوائی

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا جی؟"

وہ بری طرح بوکھلایا

"مجھے وہ بکے چاہئے"

اس نے روڈ کے دوسرے جانب اشارہ کیا اور اسے دیکھا جو بھرے پورے ٹرافیک سے جام روڈ کو دیکھ رہا تھا

"کیا ہوا؟"

اس کے چہرے پر اتنی بے بسی تھی جیسے وہ رو دینگا سو وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی

"وہ۔۔۔جی۔۔۔میں نہیں لا پاوں گا"

"کیوں؟" اس کی بائیں بھویں تنی تھی غصہ جیسے اندر بھرنے لگا تھا

"وہ جی روڈ پر ٹرافیک بہت ہے میں کراس نہیں کر پاوں گا"

"کیا؟"

www.novelsclubb.com

اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا اور دوسرے ہی پل غم و غصہ عود آیا

اللہ سے مانگی جانے والی دعاوں میں سے ایک دعا یہ بھی تو تھی کہ اللہ اسے باہمت، بلند حوصلے والا پاٹنر دے جو دنیا کو ٹھوکروں پر رکھے مگر یہ۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی جو بوکھلایا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا

کس بری طرح اس کی دعا رد ہوئی تھی

وہ جھٹکے سے فرافری سے نکلی تھی ماحول

میں آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی

"ک۔۔۔۔کک۔۔۔کہاں جا رہیں ہیں آپ؟"

اس کے پیچھے وہ بھی ہکلاتا ہوا گاڑی سے نکلا

اللہ نے اسے دنیا کے سب سے بزدل اور بے وقوف پاٹنر سے نوازہ تھا

اس کی جانب دیکھے بنا ہی وہ ایک ٹیکسی روکی اور بیٹھ گئی اور لیلی عازب خان کا بے وقوف پاٹنر ہونق بنا ٹیکسی کو دور تک تکے جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

-

-

-

وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا بیت امن کی خوبصورت عمارت، جو خوبصورت لان اور مختلف پودوں اور پھولوں سے ڈھکا تھا بہت ہی شاندار تھا۔

کار سے باہر نکلتے ہوئے وہ لب بھنیجے بیت امن کو دیکھے گیا تھا۔ یہ وہ گھر تھا جو بیت امن کہلاتا تھا "امن کا گھر" اور امن کے اس گھر میں اس کی ماں کو امان نہیں ملا تھا ذلیل وخوار کر کے دھکے دے کر نکالا گیا تھا۔

سمیع اس کی سرخ اور سرد آنکھوں کو دیکھا جو بیت امن پر مرکوز تھا۔

ایک سرد لہر سمیع نے اپنے اندر دوڑتا محسوس کیا تھا

www.novelsclubb.com

"آریواو کے تراب؟"

بمشکل خشک ہوتے گلے کو تر کرتے ہوئے سمیع نے اس سے پوچھا تھا۔

سمیع کے مخاطب کرنے پر اس کی سرخ اور سرد آنکھیں سمیع پہ گی جس سے سمیع ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا۔

اس نے سر کو آسمان کی جانب اٹھا کر آنکھوں کو بھینچا تھا جیسے وہ خود کو کمپوز کرنا چاہتا ہو

"یس ائی ایم او کے"

بمشکل تاثرات کو سپاٹ کرتے ہوئے وہ سمیع کے ہم قدم ہوا تھا

۔

۔

www.novelsclubb.com

بن مانگے ہی مل جاتی ہے

تعبیر کسی کو فراز

کوئی خالی ہاتھ رہ جاتا ہے

ہزاروں دعاؤں کے بعد

۔

۔

بے جان قدموں سے وہ کیمپس میں گھومتی رہی تھی،اسے ہوش تب آیا جب اس نے خود کو لائبریری کے باہر کھڑا پایا،وہ تھکے قدموں سے لائبریری کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئ

کاش اس جیسی لڑکی کو پتہ ہوتا کہ خواب دیکھنا کتنا نقصاندہ ہے تو کبھی خواب نہ دیکھتی،حجاب کے اندر ہی اندر آنسوں آنکھوں سے گرنے لگے تھے جو حجاب ہی سمیٹ رہا تھا خود میں جذب کر رہا تھا۔

کہاں اس کی غلطی تھی؟اسے ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل پا رہا تھا بچپن سے سب کو محبت بانٹتے بانٹتے کسی سے اس وجہ سے جوابا کچھ نا طلب کرنا کی وہ ساری

محبتیں اور شدتیں صرف ایک شخص سے طلب کرے گی جو اس کا محرم ہو گا، کیا یہ غلط تھا؟

یا ہزار ایسے موقع آنے کے باوجود اس کے قدم بہکتے وہاں پھر بھی ثابت قدم رہی کہ ہزاروں شدت کے باوجود کہ اسے بھی کوئی چاہے مگر اس چاہت کی طلب نے اس سے گناہ نہیں سرزد کروایا بلکہ اس معاملے میں وہ حلال کی چاہت اور انتظار تک محدود رہی، اس میں کیا غلط تھا، ہاں اللہ تعالی کیا غلط تھا؟

وہ پر خلوص تھی اس حد تک تک کہ آج تک ہر غیر محرم کے سامنے اس کی نظریں جھک جاتی تھی کہ وہ اپنی نظریں صرف اپنے محرم کے لئے، اپنی محرم پر اٹھائی گی۔

کیا یہ سب غلط تھا؟

آپ بتاتے کیوں نہیں اللہ

تعالی؟

www.novelsclubb.com

وہ شدت سے اللہ سے ناراض ہو رہی تھی،

جب سے ہوش سنبھالا آپ نے مجھے صحیح اور غلط کے فرق کا احساس دیا اور اس احساس کے ساتھ چلتے ہوئے صرف اور صرف صحیح کو چنا

اور آپ کو وقتاً فوقتاً اپنے پارٹنر کی خصوصیات بتاتی رہی جو مجھے اپنے پارٹنر میں چاہیے تھی، آپ سے مانگتی رہی، یہ سوچ کر کہ دنیا میں کوئی مجھے جانے نا جانے، مجھ سے محبت کرے نا کرے، میرا مان رکھے نا رکھے، مگر آپ مجھے جانے گے، مجھ سے محبت کرے گے، میرا مان رکھے گے،

مگر آپ نے کیا کیا؟

آپ نے بھی میرے ساتھ دنیا والوں جیسا برتاؤ کیا۔ آپ نے میرا خواب توڑا،

وہ خواب جو میں نے آپ پر یقین رکھ کر دیکھا تھا۔

وہ شدت سے نہ صرف اللہ سے بدگمان ہو رہی تھی بلکہ ناراض بھی۔

یہ محبت کرنے والے ہی سب سے زیادہ ظالم اور سفاک ہوتے ہیں، آسمان پر اٹھانے والے ہی زمین پر بے دردی سے منہ کے بل گراتے ہیں، ابی کے وہ الفاظ جو انھوں نے شادی سے پہلے اس سے رضامندی نا ملنے پر کہا تھا اسے یاد آیا، جسے وہ بھلانے کی شدت سے کوشش کرتی تھی، وہ پھر سے یاد آنے لگے تھے

"بڑھتی ہوئی عمر کی لڑکیاں اپنے والدین کے لئے بوجھ ہوتی ہیں، اور تم کس لحاظ سے اس رشتے سے انکار کر رہی ہو؟ آج کل ہر کسی کی ڈمانڈ خوبصورت لڑکی کی ہے (یعنی اس کے جان سے پیارے ابی اب دنیا والوں کی طرح اسے بدصورت کہہ رہے تھے) اور پھر انکار کا حق اس کے پاس ہوتا ہے جس کے پاس کوئی آپشن یا چوئس ہو؟"

www.novelsclubb.com

اور اس آخری جملے پر تو اس کا ٹوٹتا دل ٹکڑوں میں بٹا تھا، اور وہ جو خور کو خاص سمجھتی تھی بڑی بے دردی اور بے وقعتی سے منہ کے بل زمین پہ دھنسی تھی۔

اور آج بھی وہ جملہ اور اس جملے کی کڑواہٹ اس کے وجود کو ہر مرتبہ کی طرح بے مول کر گیا تھا

وہ شدت گریہ سے پیشانی کو گھٹنوں پہ ٹکائی تھی۔وہ اتنی بے قدر تھی کہ اس کی زرا سی بھی قدر نہیں کی گئی تھی۔

اس نے گھٹنوں سے سر اٹھایا

"اب اسے بھی کسی کی قدر نہیں کرنا تھی اسے کسی سے خوشی نہیں ملی تھی اور اب وہ بھی کسی کو خوشی نہیں دینگی"

اسے آنکھوں سے بہتا آنسوں پوچھنا نہیں پڑھ رہا تھا یہ کام چہرے کو ڈھانپتا ہوا حجاب بخوبی کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

حجاب کتنا اچھا ہوتا ہے ناں یہ ہم لڑکیوں کو نا صرف بری حواس زدہ نظروں سے بچاتا ہے بلکہ چہرے کے ہر تاثرات کو بھی اوروں سے محفوظ رکھتا ہیں غصہ، مسکراہٹ، ہنسی، آنسوں۔۔

وہ آگے کچھ اور سوچتی اچانک ہی اس کے کان میں چیخ و پکار کی آواز آنے لگی تھی درر اور خوف کی آوازیں، وہ اٹھ کر کمپس کے جانب چل دی

اور کمپس کے انٹرنس پر تو وہ خوف سے بت بن گئی تھی

کیمپس میں بڑا ہی خطرناک خونی دنگا چھڑا ہوا تھا۔

نقاب میں چہرہ چھپائے آدمیوں کے پاس ہتھیار موجود تھے

اور زخمی ہو کر گرنے والے بھاگنے والے اسٹوڈنٹس۔۔۔۔

اس کا ذہن جیسے ماوف ہونے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب ھی اسے ان کے درمیان پانچ سال کی چھوٹی بچی دیکھی جو خوف اور دہشت سے رو رہی تھی۔

مگر اس نفسا نفسی کے عالم میں کسی کا بھی دھیان اس جانب نہیں تھا۔ وہ بچی دنگائیوں کے ہتھیار سے کسی بھی لمحے زخمی ہو جانی تھی۔

اس نے جیسے ماوف ہوتے ذہن کو سنبھالا تھا۔ اور خود کو حوصلہ دیتی ہوئی حملہ اور پتھروں سے بچتے ہوئے اس بچی تک آئی تھی۔ اسے گود میں اٹھاتے ہوئے اسے لگا جیسے زمین آسمان ایک ہو گیا ہوں، ایک لمحے کے لیے بالکل نہیں سمجھا تھا کہ ہوا کیا؟

مگر اگلے ہی لمحے جیسے اس کے دکھتے سر نے اسے اندھیرے کی وادیوں میں ڈھکیلا تھا۔ مکمل ہوش کھونے سے پہلے اس نے محسوس کیا کہ کسی نے ان دونوں کو سنبھالا تھا

"آپ ٹھیک ہے؟" بہت ہی دلکش پریشانی اور فکر مندی لئے وہ بھاری لہجہ اس نے سنا تھا اور پھر سناٹا طاری ہو گیا تھا۔

بیت امن کے ہال میں ایک جھمگٹہ لگا تھا جس میں ہر عمر کے لوگ تھے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک اور وہ لوگ جسسے دیکھ رہے تھے وہ شان بے نیازی سے صوفے پر بیٹھا تھا

جسے یہ بتانے کی ضرورت نہیں پڑی تھی

کہ وہ کون ہے؟

اس کے مغرور اور سپاٹ چہرے پر کچھ تو تھا کہ جس سے کوئی بھی آگے بڑھ کر اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

بریرہ سے لے کر احمر اور ان کے بابا تک۔۔

"میرا بچہ۔۔"

کتنے ہی لمحہ اسے دیکھتے رہنے کے بعد اگلے ہی پل فاطمہ بھاگنے کے سے انداز میں اس تک پہنچیں تھیں

اور وہاں موجود سب نے حیرت سے دیکھا تھا کہ جو کسی کو ذرا سا خاطر میں نہیں لایا تھا

فاطمہ کو دیکھتے ہی میکانکی انداز میں اٹھ کھڑے ہوا تھا۔

اس کے کھڑے ہونے میں کیا نہیں تھا، احترام، تعظیم، محبت جس کی اسے خود بھی خبر نہیں تھی

(میری دنیا کی سب سے خوبصورت ہستی) اسے لگا کہ اس کے کان میں عینا مرجیہ کہہ رہی تھی۔

فاطمہ اس کے کشادہ سینے سے لگیں تھیں۔

بیت امن کے ہجوم کے درمیان سفرہ مرجان سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔جو آنکھیں بند کئے فاطمہ کو حصار میں لیے کھڑا تھا

جیسے انھوں محسوس کر رہا ہو۔اس کے سپاٹ چہرے پر محبت اور نرمی تھی۔"آپ کیسی ہے؟"

فاطمہ کو صوفے پر اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے اس نے پوچھا تھا

اس کے سپاٹ لہجے میں محسوس کی جانے والی نرمی تھی

سمیع اب تک حیرت سے بت بنا بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

یہ معاملہ اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا

www.novelsclubb.com

"اپنے بچوں کو کھونے کے بعد کیسی ہو گی بھلا"

فاطمہ ابھی تک رو رہی تھی "پلیز آپ روئے نہیں"

وہ جیسے بے قرار ہوا تھا

آج تک کسی ایسی عورت سے اس کا سابقہ نہیں ہوا تھا جس سے وہ محبت کرتا ہوں اور وہ رو بھی رہی ہو

یہ پہلا موقع تھا وہ اپنے جذبات پر حیران پریشان تھا

جب ہی اس کی سیل پر میسج موصول ہوا

سفرہ مرجان جس کی نظریں ایک مرتبہ بھی اس کے چہرے سے نہیں ہٹی تھی۔

اس نے صاف محسوس کیا کہ میسج پڑھنے کے بعد وہ پریشان ہوا تھا اور پھر اپنے چہرے کو سپاٹ کرتا ہوا فاطمہ کی جانب متوجہ ہوا تھا مگر پھر اگلے ہی پل اٹھ کھڑے ہوا

کہاں جا رہے ہو؟

www.novelsclubb.com

فاطمہ حیران تھی وہ ابھی تو آیا تھا

"کچھ ضروری کام ہے دادو"

وہ جلدی میں لگ رہا تھا مگر فاطمہ بے قرار ہوئی۔

وہ جاتے جاتے واپس پلٹا اور ان کی پیشانی کو چومتا ہوا وہ پھر سے مڑ گیا تھا۔

اور سفرہ مرجان سوچتی رہ گئی بھلا وہ کیسا میسج تھا؟ جس کی وجہ سے ابو تراب سب چھوڑ بھاگا تھا۔

لمحوں میں قید کر دے

جو صدیوں کی چاہتیں

حسرت رہی کوئی ایسا

اپنا بھی طلب گار ہو

www.novelsclubb.com

"کیا آپ ٹھیک ہے؟"

تاریکیوں کی وادیوں میں بھی اسے وہ دلکش آواز صاف سنائی دے رہا تھی۔ وہ دھیرے دھیرے اس آواز کی جانب چل رہی تھی۔ سیاہی چھٹ رہا تھا اور اسے وہ چہرہ صاف نظر آیا جو اس کے اوپر جھکا تھا۔

پریشانی اور فکر لئے وہ چہرہ پہلی مرتبہ بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ سے پاک تھا

"آپ ٹھیک ہے؟"

ایک مرتبہ پھر اس نے پوچھا تھا

اسکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ وہ دھیرے سے اٹھ بیٹھی اسے کمپس کے مناظر یاد آنے لگے تھے

www.novelsclubb.com

"کیا تم نے مجھے بچایا تھا؟"

وہ جو پریشان چہرہ لئے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کے پوچھنے پر بوکھلا گیا

"کک۔۔۔کیا مطلب؟"

وہ اس کے بوکھلائے گھبرائے چہرے کو دیکھ کر بے زار ہوئی تھی

"کچھ نہیں"

وہ اسے کہہ کر دوبارہ لیٹنے لگی تھی

وہ یہ نہیں ہو سکتا تھا

یہ تو بزدل اور ڈرپوک ہے۔

"آپ کو یقینا بھوک لگی ہے، آپ کچھ کھائیں گی؟"

وہ لیلی سے پوچھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

اور اسے یقینا بھوک لگی تھی۔ مگر وہ بیمار تھی

بیماری کے زمانے میں اس کا دل فیورٹس کھانے کا کرتا

مگر ممالوگ اسے بیماروں جیسا کھانا کھلاتے تھے۔اس کے ناز نکھرے بہت ہی کم اٹھائے گئے تھے یا ایک طرح سے اٹھایے ہی نہیں گئے تھے۔کیونکہ وہ گھر کی بڑی بیٹی تھی اور ہر والدین بڑی بیٹی سے سمجھداری کی امید لگاتے ہیں، سمجھداری مطلب نو ضد، کمرومائز، وقت آنے پر اپنی چیزیں بھی قربان کر دینا۔

پتہ نہیں والدین اپنے بڑے بچے سے بچے جیسا برتاو کیوں نہیں کرتے؟

ایس زخمی حالت میں اسے مما دودھ میں ہلدی گھول کر پلاتیں تھیں

اور اس کا قطعی دودھ ہلدی پینے کا موڈ نہیں تھا۔

وہ فورا سے پیشتر منع کر گئی

"مجھے کچھ نہیں کھانا" اس نے کہہ تو دیا مگر پیٹ میں دوڑتے چوہے اپنی موجودگی کا شدت سے احساس دلا رہے تھے۔

اس میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ خود اٹھتی اور کچھ بناتی، سو اس نے آرڈر کرنے کا سوچا۔

وہ موبائل ہاتھ میں لئے نمبر ڈائل ہی کر رہی تھی کہ اسے وہ بڑی سی ٹرے کمرے میں لے آتا نظر آیا۔"میں نے کہا تھا کہ مجھے نہیں کھانا۔۔۔"

اس کا چلتا منہ بند ہو چکا تھا

کیونکہ اس نے ٹرے لا کر لیلی کے سامنے رکھا تھا، اور ٹرے کے مینو پہ نظر ڈالتے ہوئے لیلی نا صرف حیران ہوئی تھی بلکہ مسرت سے جھوم اٹھی تھی۔

گرما گرم کیمے کے سموسے اخبار سے جھانکتے نظر آ رہے تھے اس کی اشتہا انگیز خوشبوں نے جیسے بھوک کو بڑھا دیا تھا،

www.novelsclubb.com

کانچ کے باول میں رکھا قیمہ پاستا اسے للچا رہا تھا، چاکلیٹ آئس کریم کے تین رئیپر اور اوپر سے ساتھ میں کاڈبیری کا بڑا سا پیکٹ اور ساتھ میں تین چار کٹ کیٹ۔۔۔

"اف! یہ سب تو میرے فیورٹس ہے،اس کا تمہیں کیسے پتہ؟"

پوچھنے کے ساتھ ہی وہ بغیر جواب کے کھانے پر ٹوٹ پڑی تھی

سب کچھ کھانے کی کوشش میں بھی بہت کچھ نہیں کھایا گیا تھا۔آئس کریم کا رئیپر پھاڑتے ہوئے لیلی نے نظریں اٹھا کر دیکھا،یہ دوسرا آئسکریم تھا۔

وہ اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔وہ بری طرح چھنپی،فیورٹس کھانے کی خوشی میں وہ اسے بھول ہی گئی تھی۔

"اور کچھ چاہیے آپ کو؟"ایسا لگا وہ مسکرا رہا ہو"نن... نہیں..."

معاملہ ذرا الٹا ہو گیا تھا

اب بوکھلا وہ گئی تھی۔جبھی دکھا کہ وہ اس کی جانب جھک رہا تھا،اس سے پہلے کے وہ پیچھے ہٹتی،اس کا چہرہ بے حد قریب ہوا تھا۔وہ کیا کرنے والا تھا؟

رکتی ہوئی سانسوں سے وہ ساقط نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جس کی نظریں اس کے لبوں پر تھی اور لیلی عازب خان کی بیٹس مس ہوئی۔

اسے اسے روکنا تھا۔ مگر لیلی بے جان ہوئی جا رہی تھی اور لیلی کی سوچوں سے انجان اس نے اپنے رومال سے اس کے لبوں کے پاس لگا آئس کریم صاف کیا تھا۔ آئس کریم صاف ہوتے ہی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔

پہلی مرتبہ وہ ہنی کلر ڈاور سیاہ آنکھیں اتنی قریب تھی۔ لیلی تو جیسے ان آنکھوں کی مٹھاس میں کھونے لگی تھی۔ اور وہ جیسے لیلی کی آنکھیں اور چہرے کے تاثرات سے بری طرح بوکھلایا تھا۔

اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا تھا۔

"م۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے کام سے جانا ہے"

وہ ہمیشہ سے زیادہ ہکلاتا ہوا نکلا گیا تھا۔

اور پیچھے لیلی عازب خان جیسے ایک سحر سے آزاد ہوئی تھی اور خود پر جی بھر کر حیران تھی،

یہ اسے بھلا کیا ہوا تھا؟

_*_*_

"جاؤ تھوڑا فریش ہو کر آرام کرو"

فاطمہ نے کمرے کا دروازہ وا کیا ایک جانی پہچانی خوشبو (عینا مرجیہ کے ڈائری میں موجود جیسی خوشبوں) اس کے ناک سے ٹکرائی۔

وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اندر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کے درمیان آنکھیں بند کئے جیسے کچھ محسوس کر رہا تھا۔ شاید اپنے والدین کا لمس۔۔۔

"مما جان.. بابا..."

کمرے کی ہر ایک چیز چھو کر جیسے انہیں محسوس کرنا چاہتا ہو۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی،اگر کوئی جاننے والا اسے اس حالت میں دیکھتا تو حیرت سے مر جاتا،

کیا پتھر میں بھی دل ہوتا ہے؟

یقیناہوتا ہے، جبھی ابو تراب کی آنکھوں میں نمی تھی،

ابو تراب کا دل جیسے ہزاروں تالوں کے اندر مقید تھا۔جن تالوں کی چابیاں کھو گئی تھیں، جس کی اسے خود بھی خبر نہیں تھی،وہ تالیں یا تو ان ہزاروں چابیوں سے کھل سکتی تھی جو کھو گئی تھی یا پھر کوئی آسمانی سحر سے۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اس کی آنکھیں چھت پر مرکوز تھی۔اس نے سارا پلان امن آنے سے پہلے امریکہ میں ہی ترتیب دے دیا تھا،موت تک کا پلان۔۔۔۔

اب اسے ایک مہرہ چاہیئے تھا،شطرنج کے کھیل کا ایک ادنی سا مہرہ۔۔۔

پھر اس مہرے کی قسمت یا وہ جیت جائے یا ہار جائے۔

ابو تراب کی آنکھوں میں سرد تاثرات ابھر آئے تھے، وہ اب تک اپنے پلان کے مطابق ٹھیک جا رہا تھا۔ اور وہ یہ بالکل ہی نہیں جانتا تھا کہ قسمت بنانے والے نے، محبت کو ایسی اجازت دی تھی کہ ابو تراب کے پلان کے مین کردار کو جو بے حد ادنی، حقیر سا مہرہ تھا اسے وزیر بنا دے۔

کیا ابو تراب کو چیک میٹ (شہ مات) ملنے والا تھا؟

موت تک کو پلاننگ میں شامل کرنے والے ابو تراب بن ابو بکر شبلی نے

محبت کو شامل ہی نہیں کیا تھا۔

محبت جو طاقتور ترین جادو گرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اس کے جادو کا نام تھا "آسمانی سحر"

اور آسمانی سحر ایسا جادو تھا جس کا کوئی توڑ نہیں تھا

محبت اب اس کے سارے بساط کو بدلنے والی تھی۔

وہ اپنے چھوٹے سے کچن گارڈن میں کرسی پہ بیٹھی چائے کے سپ لے رہی تھی۔

دل و دماغ دو دن پہلے کے واقعہ میں اٹکا تھا۔ بلکہ وہ واقعہ بھولتا ہی نہیں تھا۔

اس کی جانب جھکتا ہوا وہ۔۔۔

اس کی اپنی ہی سوچوں پہ اس کا رخسار دہک اٹھتا تھا۔ ابھی بھی گھبرا کر آس پاس دیکھی جیسے کسی نے اس کا یہ خیال پڑھ تو نہیں لیا تھا۔

پتہ نہیں وہ اپنے پنڈو، جاہل، بے وقوف اور نان سینس شوہر کے بارے میں کیوں سوچ رہی تھی؟

ابھی بھی اپنے کمرے میں جاتے جاتے لیلی کی نگاہ اس کے کمرے کے بند دروازے پر پڑی، پتہ نہیں وہ کیا کر رہا ہو گا؟

کچھ سوچتے ہوئے وہ دروازہ ناک کر کے اندر آ گئی تھی۔

کمرے میں وہ نہیں تھا واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔تو وہ باتھ لے رہا تھا،وہ کمرے پر نظریں دوڑائی۔

جو بے حد سادگی لئے ہوئے تھا۔مگر صاف ستھرا،کہیں کوئی بے ترتیبی نہیں تھی، کمرے میں ہلکہ سا غبار تک نہیں تھا،اس کا مطلب تھا کہ لیلی عازب خان کا بے وقوف شوہر بے حد آرگنائزڈ اور صفائی پسند تھا۔

اور دوسری جانب وہ خود تھوڑی سست اور کاہل تھی۔دراصل وہ موڈی تھی جب موڈ ہوتا بے حد آرگنائزڈ اور صفائی پسند بن جاتی اور جب موڈ نہیں ہوتا تب اس کا کمرہ دیکھنے لائق ہوتا۔کسی اکھاڑے کا منظر پیش کرتا لگتا کہ جیسے ابھی ابھی کسی طوفان نے کمرے کی حالت تباہ کی۔

www.novelsclubb.com

فی الحال تو لیلی اپنے بے وقوف،بزدل،پنڈو،ان مینرڈ پاٹنر سے متاثر ہو رہی تھی کہ اس میں کوئی خوبی بھی تھی۔وہ اتنا ٹیسٹی کھانا بناتا تھا،پچھلے تین دن سے وہ لیلی کی تیمارداری کر رہا تھا۔اس کا شکریہ ادا کرنا تو بنتا تھا نا۔

جبھی واش روم کا دروازہ کھلا اور اس کے سوچوں کا سلسلہ ٹوٹا، واش روم سے ٹراؤزر پہنے جس پر شرٹ ندارد تھا بالوں سے گرتے ہوئے پانی کی بوندیں اس کے بالوں سے ہوتے ہوئے جسم پر گر رہے تھے۔ دونوں ہی جیسے ایک دوسرے کو دیکھ کر ساقط ہوئے تھے اور اگلے ہی پل شرم سے سرخ،

اس نے فوراً سے پیشتر الٹے قدموں سے چلتا ہوا دروازہ بند کیا تھا، اور لیلی کی کب سے رکی ہوئی سانس خارج ہوئی،

تپتے ہوئے سرخ گالوں کو جیسے ہتھیلی سے رگڑ کر نارمل کر رہی تھی، لیلی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ بنا شرٹ کے ہی اس کے سامنے آجائے گا۔

جبھی پھر وہ واش روم سے نکلا تھا۔ وائٹ بٹنوں والے شرٹ میں لیلی اسے پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔

وہ خود کو نارمل کر چکی تھی۔ مگر اس وقت اپنے بیوقوف شوہر کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرا پڑی، جو نظر جھکائے ہوئے تھا، اس کی گردن اور کان ابھی تک شرم سے سرخ تھے۔

جیسے وہ لیلیٰ سے زیادہ شرمایا تھا۔ کیا کوئی مرد اتنا شرمیلا بھی ہو سکتا تھا؟

لیلیٰ کی آنکھیں جیسے شرارت سے چمک اٹھی۔

"کیا ہوا؟ تم ٹھیک تو ہو؟" لیلی کے پوچھنے پر اس نے لیلیٰ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے نہ صرف اسے دیکھ رہی تھی بلکہ اس کے قریب بھی آ رہی تھی۔

وہ گھبراتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹا مگر وہ چار قدم اور قریب چلی آئی۔

اس کے چہرے کی بوکھلاہٹ اور شرماہٹ لیلی کو مزہ دے رہی تھی اسے اور شرارت پر اکسا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہاں تک کہ اس کی کمر رائٹنگ ٹیبل سے لگی اور وہ بے بسی سے اپنے جانب بڑھتی ہوئی لیلی کو اور پیچھے کے ٹیبل کو دیکھا، وہ بے حد قریب آگئی تھی درمیان میں زیادہ فاصلہ نہیں تھا،

وہ بے حد قریب سے اس کے سنہرے چہرے کے ایک ایک نقوش دیکھ سکتا تھا، ان سیاہ آنکھوں میں شرارتی ست مسکراتی ہوئی چمک دیکھ سکتا تھا، چاکلیٹ براون ہنٹوں کی مسکراہٹ کو وہ پہلی مرتبہ قریب سے دیکھ رہا تھا، اس کی ہارٹ بیٹس نارمل نہیں تھی، لیلی اس کے حواس گم کر رہی تھی۔ مگر لیلی عازب خان کے لیے یہ سب تو ایک مذاق تھا۔

مقابل پر اس کی قربت کیا قیامت برپا کر رہی تھی اس سے قطعی انجان وہ اس کی ظاہری حالت سے لطف لے رہی تھی۔ "ویسے میں تمہارا نام نہیں جانتی، تمہارا نام کیا ہے؟

مگر بے چارے اس کے شوہر کی سٹی گم تھی، وہ اسے کیا کہتا؟

www.novelsclubb.com

جبھی لیلی کو ٹیبل پر اس کی آئی ڈی نظر آئی

"کوئی بات نہیں تم تو کہنے کی حالت میں نظر نہیں آرہے، میں اس میں سے تمہارا نام پڑھ لیتی ہوں"

لیلی شرارت سے کہتے ہوئے ٹیبل پر سے کارڈ اٹھائی، اس کی نظر ناتصویر پر پڑی تھی اور ناہی نام پر۔اس کی نظریں سیدھی عمر پر پڑی تھی دیکھتے ہی دیکھتے اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی،

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے کارڈ پر نظریں گاڑی ہوئی تھی

"تمہاری عمر کتنی ہے؟"

وہ جو اس کے چہرے کے تاثرات پہ گھبرایا ہوا تھا ہکلا کر بولا

"تت۔۔۔ تیئس۔۔"

"اور تمہیں پتا ہے میں کتنی سال کی ہوں؟"

اس کی آواز سپاٹ اور سرد تھی

"ہہ۔۔ہاں۔۔۔"

"کتنی؟"

"پچ۔۔۔چی۔۔۔س"

بڑی دقت سے خوفزدہ سا جواب دیا تھا

اگلے ہی پل وہ شعلہ اگلتے آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی کارڈ اس کے منہ پر دے ماری۔

"ایک...ایک بچے سے میری شادی کی گئی"

www.novelsclubb.com

اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا قیمتی گلدان اٹھا کر پھینکا، جھناکے کی آواز کے ساتھ گلدان ٹکڑوں میں بٹے تھے۔

اس نے جتنی دعائیں اللہ سے مانگی تھی اس کا شوہر اسے ان دعاوں کا بددعا لگا تھا۔

اس سے بھلا کہاں غلطی ہوئی تھی اس کے ڈھونڈنے پر بھی نہیں مل رہا تھا۔اور اس وقت جیسے اپنے سے کم عمر شوہر کو جان کر اس کی بند کی ہوئی حد ٹوٹی تھی۔

"جب بھی مجھے لگتا تھا کہ میں ایک بچے کے ساتھ زندگی گزار رہی ہوں"

وہ ہسٹریائی انداز میں چیخ رہی تھی اور ہر چیز تباہ کر رہی تھی۔

"بتائے ناں اللہ تعالی میری دعائیں کیوں قبول نہیں ہوئی؟

بھلا تری فرماں برداری سے کیا ملا مجھے؟"

وہ روتے روتے اور چیختے ہوئے کتابوں کے ریک کو جھٹکے سے گرائی تھی۔ساری کتابیں بکھر گئے تھے ان پر اوندھا گرا ریک،

کیا مجھ جیسی بدصورت لڑکی کے خواب پورے نہیں ہوتے؟،اگر نہیں ہوتے تو خواب بھی نہ دیکھاتے آپ اللہ"

اس نے پورے کمرے کی ساری چیزیں توڑ ڈالی تھی،

وہ چلاتے چلاتے تھک گئی تو بے جان سی گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی۔

وہ حال سے بے حال تھی کہ کلیچر میں ہلکے قید بال کب کے کھل چکے تھے، جس نے اس کے سارے وجود کو ڈھانپ لیا تھا، اور جب وہ سر جھکا کر بیٹھی سسک رہی تھی تو مہربان بالوں نے جیسے چہرے کو بھی ڈھانپ لیا تھا۔

اور کب سے ٹیبل سے کمر ٹکائے لیلی کے کم عمر شوہر نے جیسے سانس لی تھی، اذیت بھری سانس، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ لیلی کے اندر اتنا غبار بھرا تھا۔

وہ اس کے خوابوں کا قاتل تھا، وہ اس کا غم و غصہ دیکھ کر جیسے شاک میں تھا، اس وقت اس کے شوہر کے چہرے پر دکھ اذیت خوف چھایا ہوا تھا،

وہ اسے خود میں تسلی دینے کی ذرا سی بھی ہمت نہیں پا رہا تھا۔

جب ھی لیلی کے وجود میں جنبش ہوئی تھی،

"بس اب بہت ہو گیا، سب نے اپنی من مانی کی، کسی نے میرا وجود اور میرا دل نہیں دیکھا، اب بہت ہو گیا"

وہ جیسے کوئی فیصلہ کر کے اٹھی تھی، بالوں کو جھٹکے سے پیچھے کی اور اس کے جانب بڑھی، وہ یقیناً شدید تکلیف میں تھی جب ھی اس کے پیروں میں فرش پر بکھرے کانچ کے ٹوٹے نوکیلے حصے چبھنے پر بھی وہ بے حس تھی باہر کی تکلیف سے اندر کی تکلیف ذیادہ تھی، وہ دوسرا قدم اٹھاتی اور اسے بھی زخمی کرتی وہ خود اس تک آیا تھا۔

وہ نفرت اور شعلے برساتے نظروں سے اسے دیکھی گئی۔

"مجھے طلاق چاہیئے اور۔۔۔"

اس کا جملہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ اس کے بزدل شوہر (جسے اس نے کئی لمبے چوڑے القاب دیئے تھے) کا ہاتھ اٹھا تھا اور لیلی کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔

لیلیٰ کی آنکھیں جیسے حیرت اور صدمے سے پھٹ پڑی تھی (اس کی اتنی جرات)

اور خود لیلی کا شوہر اپنی جرات پر لیلیٰ سے زیادہ حیران اور پریشان تھا۔

"سوری، آئی ایم ایکسٹریملی سوری"

لیلی نے غور ہی نہیں کیا کہ اس کا ان پڑھ جاھل شوہر بے حد صاف انگلش لہجے میں گڑگڑا کر معافی مانگ رہا تھا۔

وہ لیلی کا ردعمل کا سوچ کر جتنا خوفزدہ نہیں ہونے والا تھا، اتنا اسے بے ہوش ہو کر لہراتے دیکھ ہوا تھا، وہ گرتی اس نے آگے بڑھ کر نرمی سے باہو کے حصار میں لیا تھا۔

لیلی کا سر دائیں جانب بے جان لڑھکا ہوا تھا جس کی وجہ سے بایاں رخسار سامنے تھا جس پر پانچوں انگلیوں کے سرخ نشان صاف نظر آرہے تھے،

ایک ہاتھ سے اسے سنبھالے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے بہت نرمی سے سرخ نشان کو چھوا تھا۔

"ائی ایم رئیلی ویری سوری"

اس کی آنکھوں میں کرب، ملال، پچھتاوا تھا۔

اس نے نرمی سے لیلی کو خود سے لگایا تھا

اور ایک ہی لفظ کو مسلسل کہے جا رہا تھا

"سوری.."

"سوری"

"سوری"

"سوری۔۔"

جسے لیلی عازب خان کے کان سننے سے قاصر تھے

www.novelsclubb.com

#تیسرا_باب

گڑے مردے

(Buried dead)

فاطمہ اسے زبردستی کھینچتے ہوئے سب کے درمیان لے آئی تھیں،

وہ نہ صرف شدید بیزاری محسوس کر رہا تھا بلکہ کوفت میں بھی مبتلا تھا۔

کہاں تو اب تک اس نے اپنے ارد گرد رشتے کے ایک نفس کو بھی نہیں دیکھا تھا اور کہاں اب رشتوں کا امڈتا ہوا سیلاب تھا۔

جو نا صرف اسے اشتیاق سے دیکھتے تھے بلکہ اس سے مخاطب ہونے کے لئے بھی بے چین تھے، البتہ اس کے چہرے کے سرد تاثرات انہیں اس کے لئے روکتا تھا۔

یہ وہ گھر تھا جہاں عینا مرجیہ کی کبھی کسی نے قدر نہیں کی تھی، اور اب ہر ایک عینا مرجیہ کے امریکی نیشنلٹی ہولڈر بیٹے کو سر پر بٹھانے کو تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

لڑکیاں تو چھوڑ لڑکیوں کی مائیں بھی جو عینا مرجیہ کو گھاس تک نہیں ڈالتیں تھیں، اس کے بیٹے کے پیروں تلے خوشی سے کارپٹ یا قالین کی طرح بچھ جانے کو تیار تھیں۔

پہلے تو انہیں یقین ہی نہیں آیا تھا کہ عینا مرجیہ اور ابو بکر شبلی کی کوئی اولاد بھی تھی مگر ابو تراب کا چیخ چیخ کر کہتا چہرہ جو عینا مرجیہ اور ابو بکر شبلی کا کو مینشن تھا انہیں یقین دلا گیا تھا۔

اور جب انہیں یقین آیا تو سب نے عینا مرجیہ کے تیئس سال سے دفن بے حیائیوں اور غلطیوں کو معاف کر کے اس کے بیٹے پر فدا ہو رہے تھے۔

یہ جانے بغیر کہ عینا مرجیہ کا بیٹا بھلا کس ارادے سے آیا تھا؟

کیا اس نے اپنی ماں کو ذلیل و رسوا کرنے والوں کو معاف کر دیا تھا؟

کیا وہ گڑے مردے اکھاڑنے آیا تھا؟

یا وہ پھر سب سے انجان تھا؟

یہ کوئی نہیں سوچ رہا تھا صرف ایک انسان کے اور وہ انسان ابو تراب کے تھوڑے فاصلے پر کھڑی اسے پر سوچ نظروں۔سے دیکھ رہی تھی، بڑی چبھتی نظریں تھی، اتنی جبھتی ہوئی کہ ابو تراب کو بھی جلد اس چبھن کا احساس ہو گیا تھا

اس نے ایک سرسری سی نظریں محفل میں دوڑائی تھی پھر اس کے نظروں کے سامنے جیسے بجلیاں کوند گئی تھی۔

امریکا جیسے ملک میں رہتے ہوئے بھی جہاں حسن بے مول تھا ایسا حسن دیکھنے میں کم ہی ملتا تھا

وہ دنیا کی سب سے خوبصورت عورتوں میں سے ایک تھیں مگر ابو تراب تو ان آنکھوں سے جھلکتی شدید نفرت سے حیران بھی نہیں ہو پایا تھا کہ اگلے ہی پل ابو تراب کی نظریں اس سے ملنے کے بعد جو محبت جھلکی تھی وہ حیران کر گئی تھی۔

فاطمہ اسے ایک ہی جانب دیکھتا پا کر اس جانب متوجہ ہوئی تھی اور اسے الماس کے جانب دیکھتا پا کر ان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

"یہ الماس ہے تمہاری بابا کی فرسٹ کزن"

کہنے کے ساتھ ہی فاطمہ اس کا دھیان کسی اور جانب کر چکی تھیں اور ادھر جیسے ہی الماس کی آنکھوں سے شبلی کی شہد رنگ آنکھیں ہٹی، الماس کے سامنے عینا مرجیہ کا نفرت انگیز چہرہ تھا۔ آج بھی کہیں اندر ابو بکر شبلی ہلکی سی کسک بن کر زندہ تھا اور اس کسک کو بڑھانے کے لئے جیسے اس کا بیٹا آ گیا تھا۔

"صفی میری جان چلو یہاں سے"

وہ اپنی بیٹی کو مخاطب کی جو اس بھیڑ میں شامل تھی جس میں ابو تراب پر فدا ہونے والے تھے "کیا ہے مما، میں ابھی یہی ہوں چھوٹی نانو کے یہاں"

اس کی آواز میں ضد تھی

الماس نے اپنی بے حد خوبصورت اور ذہین بیٹی کو غور سے دیکھا

جسے یونک بننے کا جنون تھا، جسے بھیڑ میں چلنا پسند نہیں تھا، اس وقت الماس کو اپنی بیٹی سفرہ مرجان کے چہرے پر چمکتا ہوا جو احساس نظر آ رہا تھا وہ خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

"میں نے کہا نہ چلو سنائی نہیں دیتا تمہیں؟"

الماس نے جھٹکے سے سفرہ مرجان کی کلائی پکڑ کر گھسیٹا تھا اور ایک نفرت بھری نظر عینا مرجیہ کے بیٹے پر ڈالی۔

اور سفرہ مرجان جو پہلے ہی جان سے زیادہ محبت کرنے والی، اس کے ہر بڑے سے بڑے ضد کے سامنے ہتھیار ڈال دینے والی ماں کا وہ پہلی مرتبہ یہ روپ دیکھ رہی تھی۔ اور جب الماس نے ابو تراب پر وہ نفرت بھری پر نظر ڈالی تو سفرہ مرجان ششدر رہ گئی۔

آخر کیوں اس کی ماں ابو تراب سے اتنی نفرت کرتی تھی؟

جس سے وہ اب تک ملی بھی نہیں تھی.

----*----*---

"اسلام علیکم" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے خالہ سے مخاطب ہوا جو سر پکڑ کر بیٹھیں تھیں۔

"وعلیکم اسلام میرے بچے"

خالہ اسے دیکھ کر جیسے کھل اٹھیں تھیں

"لیلی ٹھیک ہیں؟"

www.novelsclubb.com

دو دن پہلے ہی وہ لیلی کی خالہ کو جو اسی شہر میں رہتیں تھیں بلا کر وہاں سے چلتا بنا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لیلی پھر اسے دیکھ کر غم و غصے کا شکار ہو۔

"کہاں ٹھیک بیٹا، جب سے آئی ہوں وہ کمرے سے باہر ہی نکلی، میں تو دروازہ پیٹتے پیٹتے اور منتیں کرتے کرتے تھک گئی، بیٹیوں میں اتنی ضد بھی نہیں ہونا چاہئے"

خالہ واقعی عاجز نظر آرہی تھیں

"خالہ آپ جا کر آرام کریں، میں دیکھتا ہوں"

عاجزی، ادب اور شرمندگی سے کہتا ہوا وہ انہیں اتنا اچھا لگا کہ وہ اس کی بلائیں لینے لگیں

"جگ جگ جیو میرے بچے، اللہ تمہیں اولاد کی خوشیاں دیکھائے، لمبی عمر عطا کرے"

خالہ اسے دعائیں دیتیں ہوئی چلی گئیں تھیں

ادھر اس کی گردن اور کان سرخ ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

زیر لب کچھ بڑبڑاتے ہوئے وہ کچن کے کیبنٹ میں سے چابیوں کا گچھا نکالا اور لیلی کے روم کا لاک کھول کر اندر داخل ہوا۔

اندر کے منظر نے اس کے ہوش اڑائے تھے۔پہلے ہی خالہ کی زبانی سن کر بہت پریشان ہوا تھا کہ وہ دو دن سے کمرے سے نہیں نکلی تھی یعنی وہ دو دن سے کھانے کو چھوڑے ہوئے تھی۔

اور اب کمرے کا منظر جو کم و بیش ویسا ہی تھا جیسا لیلی نے اس کے کمرے کا حشر کیا تھا۔

اور ان سب کے درمیان وہ بیڈ کے درمیان اوندھی پڑی نظر آئی۔

ٹوٹے قیمتی شو پیسیس اور سامان کو افسوس بھری نظروں سے دیکھتا ہوا وہ بیڈ تک آیا تھا۔بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی دوائی نے اس کی ساری توجہ کھینچ لی۔وہ ماتھے پہ تیوری چڑھا کر دوائی کا نام پڑھا تھا اور پہلے سے زیادہ پریشانی سے اسے دیکھا۔

Antidepression

کی ٹیبلیٹ لئے وہ دو دن سے سوئی تھی۔یعنی حقیقت سے فرار چاہتی تھی۔ بھلا کوئی اس دیوانی لڑکی کو بتائے حقیقت سے بھاگتے نہیں بلکہ ان کا سامنا کرتے ہیں۔

"لیلی۔۔۔لیلی۔۔لیل۔۔۔"

اس نے نرمی سے لیلی کو کاندھا ہلا کر جگانے کی کوشش کی مگر اس کے وجود میں جنبش تک نہیں ہوئی۔

پھر پہلے اسے سیدھا کیا اور ایک مرتبہ جگانے کی پھر کوشش کی اب کی بار وہ بمشکل آنکھیں کھول کر کئی لمحے اسے دیکھتی رہی۔

"چلیں اٹھیں،اٹھ کر فریش ہو جائے تب تک میں آپ کی فیورٹ سوپ لے آتا ہوں"

اس کے کہنے پر لیلیٰ کی پریشانی پہ بل آئے،اسے جیسے پچھلے دو دن کا منظر یاد آیا تھا

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی میرے کمرے میں آنے کی،اور تم ہوتے کون ہو مجھے حکم دینے والے؟"

تمام قوت لگا کر بمشکل اس کے حلق سے آواز نکلی تھی۔

پچھلے پانچ دن سے وہ بیمار تھی اور دو دن تو مکمل بنا کھانا کھائے ہوئے یہ تو ہونا تھا۔

"دیکھے اٹھ جائیں،فریش ہونے کے بعد آپ یقینا اچھا فیل کرے گیں"

وہ لیلیٰ کے غصے کو نظر انداز کئے منتیں کرنے لگا تھا۔

اور وہ اس کی منتوں کو نظر انداز کئے پھر سے آنکھیں بند کر رہی تھی۔

"آپ اٹھ رہی ہیں یا میں اٹھاوں آپ کو؟"

www.novelsclubb.com

اب کی بار اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا لیلی کی آنکھیں پٹ سے کھلی تھی۔

"تمہاری اتنی جرات کہ تم مجھے دھمکی دو"

وہ قہر برساتے نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔

کیونکہ اس میں اب زرا سی بھی طاقت نہیں بچی تھی مگر اس نے سن لیا تھا

"آپ نے میری جرات تو دیکھ ہی لی ہیں، اس لئے یقین کرے یہ دھمکی نہیں ہے"

معافی مانگنے کے بجائے وہ بڑی ڈھٹائی سے کہہ رہا تھا

"میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاو ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گی"

اس نے بمشکل خود کو اسے گالی دینے سے روکا

(کمینہ نا ہو تو پہلے تو حلق سے آواز نہیں نکلتی تھی اور اب دیکھو اسے..)

"او۔کے آپ جان سے مجھے مار دینا، مگر پہلے آپ گرم پانی سے ہاتھ لے لیں"

وہ اس وقت ضد میں لیلیٰ سے ایک قدم آگے تھا

www.novelsclubb.com

ناچار قسمت کو ہمیشہ کی طرح ہزار صلواتیں سنا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر اگلے ہی پل کمزوری کی وجہ سے اس کا سر چکرایا تھا۔اور نتیجہ کے طور پر وہ اس کے بازو میں تھی

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی، چھوڑو، چھوڑو مجھے"

مگر یہ کیا؟

اگلے ہی لمحے لیلیٰ کے بزدل شوہر نے ایک اور بڑی جرات کا مظاہرہ کیا تھا۔اسے چھوڑنے کے بجائے مکمل طور پر اسے بازو پہ اٹھالیا تھا۔

لیلیٰ کا منہ حیرت اور صدمے سے کھلا کا کھلا رہ گیا

وہ لیلیٰ کو واش روم میں ٹب کے پاس رکھے اسٹول پہ بیٹھایا تھا۔ٹب نیم گرم پانی اور جھاگ سے تیار تھا۔سامنے ہی ہینگر پہ اس کے کپڑے ٹنگے نظر آئے۔

"اب جاتے کیوں نہیں؟"

جب کئی لمحے لیلیٰ کے انتظار کے بعد بھی وہ نہیں گیا تو اس کا پہلے سے کھولتا خون جیسے بوئلینگ پوئنٹ سے بھی اوپر کھول اٹھا تھا۔

"میں نے سوچا کہی باتھ لیتے وقت آپ کو میری ضرورت نا پڑ جائے"

وہ مسکراہٹ دانتوں تلے دبائے بڑی معصومیت سے کہہ رہا تھا۔

اور لیلیٰ عازب خان شدید صدمے میں آگئی تھی۔ کہاں تو وہ ذرا ذرا سی بات پر شرم سے مرے جا رہا تھا، اور اب پچھلے دس منٹ سے شرم کے سارے ریکارڈ توڑے ڈال رہا تھا۔

"اس سے پہلے کہ میں تمہیں واقعی جان سے مار دوں، دفع ہو جاو"

شدید غصے میں دانت پیستے ہوئے، اس نے پاس پڑا مگ اٹھا کر اسے دے مارا تھا جو واش روم کے بند دروازے سے ٹکرایا۔

"ذلیل، بے شرم انسان"

لیلیٰ عازب خان کے شوہر کے لقب میں ایک اور اضافہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

_____*_____*_____

"اور ڈیئر کزن کیا حال ہے؟ نظر ہی نہیں آتے"

سفرہ مرجان دروازے کے باہر پلر سے لگی کھڑی تھی

ڈارک گرین کلر کے ٹخنوں تک آتے خوبصورت اور اسٹائلیش سے فراک میں اس کی سفید دودھیا رنگت مزید سفید لگ رہی تھی، بال ہمیشہ کی طرح ترچھی مانگ نکال کر تھوڑے دائیں جانب اور باقی کے سارے پشت پر سیدھا گر رہے تھے، سامنے کے بالوں کو ٹوئس کر کے ننھے ننھے ڈائمنڈس لگے گرین کلر کے کلیچر سے سیٹ کیا گیا تھا، جس سے براون بالوں کی خوبصورتی بڑھ گئی تھی، خوبصورت بڑی بڑی نیلی آنکھوں کے گرد کاجل کی موٹی تہہ تھی، ایسا لگتا کہ سیاہ موٹی تہہ نے نیلے سمندر کو بہنے سے روکا ہوا ہو۔

سمیع کی جیسے ساری تھکاوٹ اسے دیکھ کر غائب ہوئی تھی۔

"زاہے نصیب اگر ہمیں پتا ہوتا ملکہ عالیہ ہمارا انتظار کر رہی ہے تو ہم صرف آپ کی نظروں کے سامنے ہی رہتے"

سمیع کورنش بجاتے ہوئے بولا۔ وہ ایسی ہی تھی جس کے سامنے دل کو جھکایا جائے

وہ اس کے انداز پہ مسکرائی

www.novelsclubb.com

"آج کل یونی میں نظر نہیں آتے؟"

وہ سمیع کے ساتھ اندر جاتے ہوئے پوچھی

"بس کیا بتاؤں، یہ جو اپنا نیا نیو یلا کزن ہے نا، اس نے دوڑ لگائی ہوئی ہے، تم سے اس کی بات ہوئی؟"

سمیع نے اس سے پوچھا،

جس کا سارا خون تراب کے ذکر پر چہرے پر سمٹ آیا تھا

سمیع اسے دیکھ کر ہنسا تھا۔

سفرہ مرجان کی ماتھے کی تیوریاں چڑھ گئی تھی "سوری، قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ جس پر ساری دنیا مر رہی ہے وہ تمہیں دیکھ کر مر مٹے گا"

سمیع کے شرارت سے کہنے پر وہ صوفے سے کشن اٹھا کر اسے دے ماری

"سمیع کے بچے سدھر جاو"

www.novelsclubb.com

سمیع اس کے حملے سے بچتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بھاگا تھا۔

"نانو۔۔۔"

وہ بھاگ کر صوبے پہ موجود فاطمہ کے گلے میں باہیں ڈال، بریرہ سے بات کرتی ہوئی فاطمہ جسے نثار ہو گئی تھیں

"کل سے کہاں تھی؟ اپنی شکل تک نہیں دیکھایا"

فاطمہ نے خفگی سے اس سے پوچھا تھا

"یونی میں بہت ہی امپورٹینٹ پراجیکٹ تھا سو بزی تھی مائی بیوٹیفل لیڈی"

وہ بچپن سے ہی فاطمہ کی دیوانی تھی اور فاطمہ بھی اس کی دیوانگی پر فدا تھی،

www.novelsclubb.com

بریرہ ان دونوں کی محبت دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"اسلام علیکم! دادو کیا کافی مل سکتی ہے؟"

نہ جانے کب وہ آیا تھا وہ تینوں اس کی آواز سن کر چونک اٹھیں جو کہہ کر رکا نہیں تھا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔

"یہ دیکھو نجانے میرے تراب کو کہاں کی جلدی ہوتی ہے"

فاطمہ کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔

"تراب کتنا الگ ہے ناں مما؟"

بریرہ کی نظریں سیڑھیوں پر تھی جہاں سے کب سے تراب گزر کر چلے گیا تھا۔

"الگ نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا، اب تک میرے بچے نے بچپن سے تنہاء کیسے زندگی گزاری ہے کیا پتا؟"

www.novelsclubb.com

فاطمہ آبدیدہ ہو گئی تھیں۔

"میری زندگی بھر کا اساث ہے وہ، اب میں اسے یہاں سے جانے نہیں دوں گی"

فاطمہ کے کہنے پر وہ دونوں ہی چونک اٹھیں۔

"آپ کیا کریں گیں اسے روکنے کے لیے؟"

بریرہ نے ماں کو حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں اس کی شادی کسی خوبصورت لڑکی سے کرواکر اسے ہمیشہ کے لئے یہاں باندھ لوں گی"

فاطمہ کہہ رہی تھی بریرہ مسکرائی اور فاطمہ کے پہلو میں بیٹھی سفر مرجان کی بیٹس مس ہوئی تھی۔

"اچھا آپ کو اپنے پوتے کے مقابل کی لڑکی کہاں ملے گی بھلا؟"

بریرہ کو بھی جیسے اپنے بھتیجے پر فخر اور ناز تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھلا بتاؤ کہاں ڈھونڈیں گے؟"

فاطمہ کو ایک نئی پریشانی نے گھیرا اور فاطمہ کے پہلو میں لگی بیٹھی سفرہ مرجان کو جسے صدمہ ہوا تھا۔

"کیا نانو اسے خوبصورت لڑکی نہیں سمجھتی تھی؟"

جبھی فاطمہ کی نظریں اس پر پڑی تھی اور ساکت رہ گئی جیسے پہلی مرتبہ سفرہ مرجان کو دیکھ رہے ہو

"ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے بریرہ؟ یہ ہے نا بھلا اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی ہمیں کہاں ملی گی؟"

فاطمہ نے کہتے ساتھ ہی چٹاچٹ سفرہ مرجان کی بلائیں لے لیں

" صحیح کہا آپ نے ہماری تراب کے ساتھ سفی ہی اچھی لگے گی"

بریرہ پوری طرح متفق تھی ان دونوں کی جیسے ہی نظر بدلی سفرہ بری طرح شرما گئ

www.novelsclubb.com

"میں انھیں کافی بھجواتی ہوں"

وہ وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

"ہاں بالکل آپ کو اب صرف ان کا ہی خیال رکھنا چاہیے"

بریرہ کے چھیڑنے پر وہ فوراً وہاں سے بھاگ لی۔

وہ دونوں اس کے اس طرح شرما کر جانے پر ہنس پڑیں۔

"مگر مما کیا تراب اس پر راضی ہو گا، وہ امریکہ میں پلا بڑھا اور۔۔۔"

"مجھے اپنے تراب پر پورا یقین ہے اور وہ میرا یقین اور مان کبھی نہیں توڑے گا"

فاطمہ بریرہ کی بات سنے بغیر بولیں

"اچھا تو کیا آپ کو نیلم پر بھی یقین ہے؟ وہ اپنی بیٹی کی شادی کسی بھی صورت میں عینا مرجیہ کے بیٹے کے ساتھ نہیں ہونے دے گی"

بریرہ کے کہنے پر فاطمہ متفکر ہوئیں تھیں

www.novelsclubb.com

"اسے بھی دیکھ لیں گے مگر پہلے میں تراب سے پوچھ لوں"

کچھ سوچ کر فاطمہ جیسے مطمئن ہوئیں تھیں۔ بریرہ بلکل نہیں جانتی تھی کہ اس کے ماں کے ذہن میں کیا چل رہا تھا۔

فاطمہ نے صحیح کیا تھا کہ ابو تراب ان کا یقین اور مان نہیں توڑے گا کیونکہ جو کام کبھی عینا مرجیہ اور ابو بکر شبلی نہیں کر پائے وہ کام بھلا ان کا بیٹا کیسے کر سکتا تھا؟

اور ابو تراب تو جیسے فاطمہ کی پوچھنے پر سن ہو گیا تھا۔اس کے دل نے شدت سے احتجاج کیا تھا جس میں دماغ بھی پورا شامل تھا۔

بھلا اس کے پلان میں شادی جیسی چیز کب شامل تھی۔

"جیسے آپ کو ٹھیک لگے دادو"

اس نے بڑی مشکل سے اپنا جملہ مکمل کیا تھا۔

بلآخر محبت نے اسے کمزور کر ہی دیا تھا۔اسی لئے اسے محبت سے شدید نفرت تھی۔

www.novelsclubb.com

ادھر کافی پھیٹتے ہوئے سفرہ مرجان کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔وہ بہت خاص لڑکی تھی مگر بہت ہی عام لڑکیوں جیسا برتاؤ کر رہی تھی اور اسے اس پر کوئی شرمندگی نہیں تھی بلکہ وہ تو ہوا میں اڑ رہی تھی۔

بھلا کوئی آئے، دل کو فتح کرے، اور دل اس کا طالب بنے اور پھر وہ آسانی سے مل بھی جائے۔

سفرہ مرجان بالکل بھی نہیں جانتی تھی کہ یہ آسانی کتنی بڑی مشکلوں کو ساتھ لا رہا تھا۔

وہ واش روم میں گھنٹہ لگا کر نکلی تھی گرم پانی سے ہاتھ لینے پر واقعی میں ساری تھکاوٹ کمزوری جیسے دور ہو گئی تھی۔ وہ اچھا محسوس کر رہی تھی۔

بالوں کو ٹاول میں لپیٹ کر نکلی تو پورا کمرہ صاف نظر آیا،

"او نہوں"

تنفر سے سر جھٹکی، جو ذرا سی نرمی پچھلے دنوں دل میں ابھری تھی وہ سب ختم ہو گئے تھے۔ وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں جوس انڈیلی تھی اور گھونٹ گھونٹ پینے لگی تھی۔ جب ہی وہ ٹرے لئے اندر داخل ہوا تھا۔

وہ فورا بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر وجود سے لپیٹی۔

"تمہیں کوئی مینرز وغیرہ نہیں آتے، کسی نے سکھائی نہیں کہ کسی کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے دروازہ ناک کرتے ہیں"

اس پر پھر سے غصہ حاوی ہونے لگا تھا۔

نہا کر سیاہ ڈریس میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"کسی نے نہیں سکھایا، آپ سیکھا دیں"

ٹرے کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا۔

اس کی مسکراہٹ نے جیسے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سمجھتے کیا ہو مجھے؟ ایک مزاق ہاں؟"

اس نے پوری شدت سے بنا کچھ سوچے سمجھے جوس سے بھرے کانچ کے گلاس کو اس کے سینے پر دے مارا، گلاس اس کے سینے سے ٹکرایا تھا اور جوس اس کے کپڑے پر گراتا ہوا زمین بوس ہو کر چھناکے سے ٹوٹا تھا

وہ صدمے سے لیلی کو دیکھ رہا تھا

"تم نے کیا سمجھا مجھے تھپڑ مار کر، ڈرا دھمکا کر خاموش کر دو گے، مجھے تم سے نفرت ہے، میں تم سے طلاق لے کر ہو گی"

لیلی کے لفظوں میں جتنا زہر نہیں تھا اتنا زہر اس کے لہجے میں تھا۔

جس نے سامنے والے کو زہر زہر کر دیا تھا۔

کچھ ٹوٹ کر چبھا تھا اس کی آنکھوں میں، جسے لیلی نے صاف محسوس کیا تھا۔

پھر اگلے ہی پل ان آنکھوں میں چھانے والی سرد مہری نے لیلیٰ کو ڈرا دیا تھا

وہ سپاٹ اور سرد چہرہ لیے اس کے جانب بڑھا، وہ اپنی جگہ ہی نڈر ہو کر کھڑے رہنا چاہتی تھی مگر خوف سے تھوک نگلتے ہوئے اس نے دھیرے سے قدم پیچھے کیا یہاں تک کہ وہ دروازے سے آ لگی، دیوار پر لیلیٰ کے دونوں جانب ہاتھ رکھے وہ لیلیٰ پر جھکا۔

"مسز لیلیٰ!"

لیلیٰ کے خوفزدہ چہرے پر جھکے وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا لہجہ بھلے ہی دھیما تھا مگر انداز لیلی کو لرزا رہا تھا۔

"آپ کو مجھ سے چاہے نفرت ہو یا محبت مگر آئندہ آپ کے منہ سے یہ لفظ نہ سنوں ،ورنہ آپ کے ساتھ جو ہو گا اس کی ذمہ داری صرف آپ ہو گیں"

اس کے چہرے سے ٹکراتی ان سانسوں میں سردی تھی یا گرمی وہ سمجھ نہیں سکی، وہ اسے جلا کر بھسم کر رہے تھے یا جما کر برف۔۔۔

"سوپ اور کافی پی لینا"

دھمکی دینے والے انداز میں کہتے ہوئے وہ چلے گئا تھا

اور لیلیٰ لرزتے، بے جان ہوتے قدموں سے بیڈ پر اوندھا گر پڑی۔

"وہ کون تھا؟"

اتنے دنوں سے اس کے ساتھ رہتا ہوا بے وقوف اور بزدل انسان تو نہیں تھا۔

---

www.novelsclubb.com

باب چہارم

عشق بے چارہ

محبت تو بارش جیسی ہے

جسے چھونے کی خواہش میں

ہتھیلیاں تو گیلی ہو جاتی ہیں مگر ہاتھ۔۔

ہمیشہ خالی رہتے ہیں

سیٹ سے ٹیک لگائے اس کا سر کسی جھٹکے پہ دائیں جانب لڑھکا تھا جبھی اس نے مندی ہوئی آنکھ کھلی، بائیں ہاتھ سے گردن کو دباتے ہوئے وہ سیدھی ہوئی، گردن جیسے ایک ہی غیر پر سکون حالت میں رہ کر اکڑ گیا تھا، مندی مندی آنکھوں سے اس نے دیکھنے کی کوشش کی، سیٹ بیلٹ باندھے وہ گاڑی کی سیٹ پر سیٹ بیلٹ باندھے بیٹھیں تھی، سیٹ ریسٹ پوزیشن میں پیچھے کے جانب جھکا ہوا تھا گردن موڑ کر وہ اسے دیکھی جو ناک کی سیدھ میں دیکھے ڈرائیونگ کئے جا رہا تھا۔

وہ بھلا کہاں جانے والی تھی؟

www.novelsclubb.com

اس نے سن ہوتے ذہن سے یاد کرنے کی کوشش کی، ذہن پر زور ڈالنے پر ہی اسے پچھلی ساری باتیں یاد آگئی تھی۔

وہ دھمکی نہیں بھی دیتا تو بھی اسے کھانا تھا پچھلے دو دن سے بھوکے رہنے پر جو حالت اس کی ہو رہی تھی وہ وہی جانتی تھی۔اسے بھاڑ میں جھونکتی ہوئی لیلیٰ سوپ پر ٹوٹ پڑی، سوپ بہت مزیدار تھا سوپ پینے کے بعد لیلیٰ نے کافی کو منہ بنا کر دیکھا،اسے کافی پسند نہیں تھا اس کے برعکس اسے چائے پسند تھی۔

برے برے منہ بناتی ہوئی وہ کافی کا پہلا سپ لی، حیرت انگیز طور پر اسے کافی کا ذائقہ پہلی مرتبہ اچھا لگا تھا۔

کافی پینے کے بعد اسے تیزی سے نیند آنے لگی تھی وہ حیران ہوئی،ابھی ہی تو سو کر اٹھی تھی اب پھر سے نیند؟

وہ ذہن کو کنٹرول کرتے ہوئے کافی کا مگ اٹھا کر اندر غور سے دیکھی۔

اور ساتھ ہی سائیڈ ٹیبل سے انٹی ڈپریشن کی ٹیبلیٹس اٹھا کر دیکھی جس میں گنتی کی ایک ٹیبلیٹ کم تھی۔

تو اس نے اسے کافی میں گھول کر ٹیبلیٹ دیا تھا، اسے آگے سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

ٹیبلیٹ نے دماغ کو ایک دم ہی سلا دیا تھا وہ کنٹرول کھو بیٹھی اور بیڈ پر دھیرے سے لڑھک گئی ہاتھ سے مگ اور ٹیبلیٹس گر پڑے تھے۔

اور اب آنکھ کھلی تو وہ گاڑی میں تھی۔

"تمہیں زرا بھی شرم نہیں آئی مجھے نیند کی دوائی گھول کر پلانے میں"

وہ اس پر اگلے ہی پل غصے سے چڑھ دوڑی

"جب آپ ہر دوسرے دن یہی بے ہودہ دوائی لے کر پڑی رہتی ہیں تب آپکو شرم نہیں آئی اور میں ایک مرتبہ دے کر شرماوں"

وہ بھویں اچکا کر کہہ رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ اسے گھور کر رہ گئی دل تو کہہ رہا تھا اسے کچا چبا جائے جواب بنا ہکلائے فر اٹے سے بھولتا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی مجھے اس طرح لانے کی؟

آخر تم مجھے لے کر کہاں جا رہے ہو؟"

"میں ابی (لیلی کے ابی) کی اجازت سے آپ کو لے جا رہا ہوں"

وہ لیلیٰ کو بہت اطمینان سے بے اطمینان کر رہا تھا

"تم مجھے شرافت سے بھی تو لا سکتے تھے"

وہ دانت پیسی

www.novelsclubb.com

"کاش آپ شرافت کی زبان سمجھتی_

وہ جو بہت مشکل سے خود کو ٹھنڈا رکھے ہوئے تھی اس کے جملے جیسے لیلی کی کوشش کو ناکام کر رہے تھے

"تم حد سے بڑھ رہے ہو_

"اگر آپ حد میں رہتی تو مجھے بڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی'

گاڑی روکتے ہوئے وہ اطمیان سے بولا اور اس مرتبہ کے کہنے پر تو جیسے لیلی کے دماغ کا میٹر پوری طرح گھوما تھا

"میں کون سے حد سے باہر نکلی بتاو ذرا، میں اب بتاتی ہوں حد سے باہر نکلنا کسے کہتے ہیں"

لیلی دانت پیس کر کہتے ہوئے سیٹ بیلٹ کھولنے لگی تھی،

اور وہ اس کے خطرناک تیور کو دیکھ کر بے ساختہ اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرا جو تیل میں چپڑے ہوئے بے حد برے لگتے تھے مگر پھر بھی اسے بے حد عزیز تھے۔اس سے پہلے کے وہ اس پر چھپٹتی وہ جھر جھری لے کر فوراکار سے باہر نکلا تھا۔

"آج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا"

لیلیٰ شدید غصے میں کار کا دروازہ زور سے بند کرتی ہوئی باہر نکلی۔

اس نے فراری کے دروازے کو رحم سے دیکھا۔

"اس ہکلے کو دیکھو زرا مجھے کہتا ہے حد میں رہنے کو"

وہ آنکھوں میں شعلوں کی لپک لئے ہوئے اس کے جانب بڑھی تھی۔

مگر اطراف کی سفیدی اور ماحول کے ٹھنڈک نے جیسے اس کے آنکھوں کے شعلے کو بجھا دیا تھا۔

وہ حیرت سے گنگ اپنے اطراف میں دیکھ رہی تھی۔

"اوہ۔۔۔۔مائے۔۔۔۔گڈنیس"

www.novelsclubb.com

وہ اپنے چاروں طرف برف کو دیکھ کر چیخ پڑی، وہ برف کی وادی میں تھی

یہ الگ بات تھی کہ وہ ٹھنڈ سے ٹھٹھر رہی تھی

"یہ کونسی جگہ ہے ہم کہاں ہے؟"

وہ جو اس کے چہرے پر ہر گذرتے پل ابھرتے نئے تاثرات کو دلچسپی سے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

اور جب لیلیٰ نے آنکھوں میں جلتی روشن قندیلوں کے ساتھ اس سے سوال پوچھا تو جیسے اس کا دل ان روشن قندیلوں کی وادی میں گم ہوا تھا۔

وہ جواب کیا دیتا، لیلیٰ اب سامنے موجود خوبصورت پیلیس کی جانب متوجہ ہوئی جہاں سے ایک بے حد خوبصورت پچاس سال سے اوپر کی عورت آتی نظر آئی تھی۔

"یہ کون ہے؟_

لیلی بے ساختہ سوال کی

"میری نانو ہیں"

"امیر لگتی ہیں"

www.novelsclubb.com

"بہت۔۔۔"

اس نے کہا تھا

لیلیٰ نے اسے دیکھا جو زرا سا بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ اتنی شاندار نانی کا نواسا ہے

"سگی نانی ہے؟"

لیلیٰ کے پوچھنے پر جانے کیوں وہ مسکرایا تھا۔

وہ کوئی جواب دیتا، نانو قریب آکر لیلی کو گلے سے لگائیں۔

"خوش آمدید میری بچی، کیسی ہو؟"

ان کے ولہانہ انداز پہ وہ شرمندہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہوں نانو، آپ کیسی ہے؟"

اس کے نانو کہنے پر تو نانو جیسے نثار ہو گئی تھی۔

"میں قربان جاوں میری بچی"

"نانو یہاں میں بھی ہوں ان دونوں نے اس کی خفگی بھری آواز سنیں۔

نانو اس کے شکوے پر دل سے مسکرائی تھی۔

"یہ کون جل رہا ہے لیلیٰ؟"

لیلیٰ ان کے پوچھنے پر ہلکا سا مسکرائی۔

"تو ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں"

"اچھا تو یہ ہے میری گندی جان"

نانو کہنے کے ساتھ ہی اس سے لگیں تھیں

"کیسی ہیں آپ؟'

www.novelsclubb.com

"اچھی ہوں' تم جو ہو میرا خیال رکھنے کے لئے"

وہ ان کی بات پر مسکرایا تھا۔

"تو ٹھیک ہیں، میں اب چلا میری امانت اب آپ کے سپرد"

کہنے کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ان کی پیشانی کو چوما۔

"رہو گے نہیں_

ان کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں

"آپ تو جانتی ہیں میں کتنا مصروف ہوں"

وہ کنکھیوں سے لیلیٰ کو دیکھا جو مسکرا کر نانی نواسے کی محبت کے مظاہرے دیکھ رہی تھی

"فرافری کا ڈرائیور ہوں، مالک کے حکم کے مطابق چلنا ہوتا ہیں"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا جانے سے پہلے بس ایکاور نظر لیلیٰ کو دیکھا جو صدمے میں نظر آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ خیر کرے"

زیر لب بڑبڑاتے ہوئے وہ گاڑی کو ڈور کھولا تھا

لیلیٰ نے اس کے لپس موومینٹ سے صاف سمجھا تھا کہ وہ کیا کہہ گیا تھا

وہ جو پہلے ہی صدمے میں تھی کہ وہ ایک ڈرائیور ہے، بھلا ایک قابل ڈاکٹر کا شوہر ڈرائیور؟

وہ کتنا غم مناتی کم تھا۔اور اوپر سے اس ڈرائیور کے زیر لب بڑبڑائے گئے جملے نے تو جیسے اسے آگ لگادی تھی۔

مگر جیسے ہی نانو نے مڑ کر اسے بازو سے تھاما وہ خود کو نارمل کر کے دقت سے مسکرائی

"خوش آمدید میری جان، مکہ پیلیس میں" نام کتنا یونک تھا اسے پسند آیا تھا۔

لیلیٰ نانو کے ساتھ پیلیس میں داخل ہوئی تو اس کے ڈرائیور ہونے کا غم سر سے جھٹکی۔

www.novelsclubb.com

(بعد میں منالوں گی)

اور شوق و اشتیاق سے پیلیس کی خوبصورتی دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔

--

--

--

بہت محسوس ہوتا ہے

تیرا محسوس نہیں کرنا

بیت امن کی سج دھج دیکھنے لائق تھی۔بیت امن کافی بڑے رقبے پر پھیلا ہوا تھا جو بے حد آرکیٹک انداز میں ڈیزائن کیا ہوا تھا۔باہر سے تو وہ ایک عظیم الشان پیلیس لگتا تھا مگر اندر جانے پہ وہ مستطیل شکل میں بنی ہوئیں کئی پورشن اور عمارتیں تھیں۔جس میں پورا خاندان آباد تھا۔جس میں لان، گراونڈ، گیرج سب کے مشترکہ تھے اور آج کے دن ان مشترکہ لان اور گراونڈ کی سجاوٹ دیکھنے لائق تھی۔

www.novelsclubb.com

وسیع و عریض لان کس مہندی اور ہلدی کی مناسبت سے سجایا گیا تھا۔ سجاوٹ میں پیلے پھولوں کی بہتات تھی نا صرف پھول پیلے تھے بلکہ ہر طرف پیلے آنچل بھی نظر آرہے تھے اور ان سب سے لاپرواہ ابو تراب ایک جانب فاطمہ کو روکے ہوئے کھڑا تھا۔

"دادو آپ کے کہنے پر میں شادی کے لئے تو تیار ہو گیا مگر پلیز مجھے فضول کے رسموں میں مت گھسیٹئے گا ورنہ میں اس شادی سے انکار کرنے میں لمحہ نہیں لگاوں گا_

وہ دھیمے مگر قطعی انداز میں بولا

"پورا اپنے باپ پر گیا ہے ضدی اور اٹل"

فاطمہ نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولیں

اور ابو تراب جس کے چہرے پر نرمی تھی یہ سن کر فوراً غائب ہوئیں تھی

www.novelsclubb.com

"میں آپ کے بیٹے کی طرح نہیں ہوں، اپنی ماں کی طرح ہوں"

سنجیدہ لہجے میں کہتا ہوا وہ پلٹ گیا تھا۔

فاطمہ سن کھڑی رہ گئی تھیں اس سے پہلے بھی فاطمہ نے غور کیا تھا کہ جب جب ابو بکر شبلی کی بات آتی تھی تراب کی مسکراہٹ سمٹ جاتی تھی۔

اور عینا مرضیہ کے ذکر پر چاہے وہ غصے میں ہی کیوں نہیں ہوتا تھا وہ مسکرا دیتا تھا۔

وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟

کیا وہ اپنے باپ سے بد گمان تھا؟

فاطمہ پریشانی سے اس کا پشت دیکھ رہی تھی جو پارکنگ سے اپنی کار نکال رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور ان سے دور زرد پھولوں سے سجے جھولے میں بیٹھی زرد لباس میں خود بھی زرد پھولوں سے سجی کوئی اور ہی ماورائی دنیا کی مخلوق لگ رہی تھی۔

لوگ اس کی تعریفیں کر کر نہیں تھک رہے تھے اور وہ جس کی ایک نگاہ کی منتظر تھی۔اس نے وہ ایک نگاہ بھی نہیں ڈالا تھا۔

ساری دنیا اسے سر پر بیٹھاتی تھی اور وہ ایک شخص اسے ایک نظر دیکھنے لائق بھی نہیں سمجھتا تھا۔

وہ انمول تھی

وہ اسے کتنا بے مول کر رہا تھا

جب تک بکے نا تھے کتنے انمول تھے

اور جب بکے تو کوئی مول ہی نہیں رہا۔

www.novelsclubb.com

وہ نم آنکھوں سے جھولے پر سے اٹھی تھی

"کہاں جا رہی ہو؟"

کزنز فورا متوجہ ہوئیں

"وہ۔۔۔میں۔۔۔تھک گئی ہوں"

زرد چہرے کی اداسی الماس (جسے غلطی سے نیلم لکھا گیا تھا سوری اس کے لئے) سے چھپی نہیں تھی

"جانے دو اسے وہ تھوڑا آرام کر لے گی"

الماس کے کہنے پر وہ الماس کو دیکھی جو اس کے دیکھنے پر چہرہ موڑ گئی تھی

اپنی جان سے پیاری ماں کی خفگی جیسے اس کی آنکھوں کی نمی کو بڑھا رہا تھا۔

اس نے اپنی ضد، بھوک، پیاس اور آنسوں سے الماس کو راضی کر ہی لیا تھا۔ایک وجہ اور تھی الماس کے راضی ہونے کی وہ تھی "محبت"، سفرہ مرجان کی محبت جو ابو تراب سے تھی۔

www.novelsclubb.com

خود تو الماس اپنی محبت کو نا پا سکی تھی اور آج بھی اس کا روگ دل کو لگا تھا سو وہ اپنی بیٹی کو اس آگ میں ہر گز نہیں جلنے دینگی، الماس نے مسمم ارادہ کیا تھا۔

سفرہ مرجان کے آنسوں کمرے میں آنے تک رخسار تک بہہ آئے وہ بہت مضبوط لڑکی تھی عام لڑکیوں سے مختلیف اس نے آج تک کبھی رویا نہیں تھا ہاں اکثر رلایا تھا۔

اور اب پہلی مرتبہ وہ کسی انسان کے لئے رو رہی تھی۔

گھر میں فنکشن تھا اور اس فنکشن کو چھوڑ کر وہ بھلا کہاں گیا تھا؟

سفرہ مرجان اچھے سے جانتی تھی کہ ابو تراب معمولی ہر گز نہیں تھا

وہ بہت پراسرار تھا

نجانے وہ کہاں بھاگ بھاگ کر جاتا تھا جب اسے اپنے سیل فون پر میسج موصل ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اب اسے یہ جاننا تھا۔

ابو تراب کی زندگی میں اور کیا تھا؟

وہ اب جان کر رہیے گی۔

اگلے ہی پل خود کو چادر سے لپیٹی کمرے سے چھپ کر نکل آئی۔

کسی کے گھر میں گھسنا اور گھر سے نکلنا سفرہ مرجان کے لئے بے حد آسان تھا، آخر کار وہ عنقریب ایک کرائم رپوٹر بننے والی تھی

اپنی پرسنل خوبصورتی ل گرے کلر کی کار کو وہ ابو تراب کے کار کے پیچھے لگائے آرام سے فالو کر رہی تھی۔

اور ادھر ابو تراب کے کان میں لگے بلیو توتھ میں آواز گونجی۔

"باس آپ کو کوئی فالو کر رہا ہے"

www.novelsclubb.com

اس کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔

"دیکھو اسے کون ہے؟ میرے پیچھے آنے سے روکو"

وہ جو بڑے آرام سے اسے فالو کر رہی تھی اسے اپنی کار عجلت میں روکنی پڑی جس کی وجہ سے اس کی پیشانی اسٹیرنگ سے ٹکرائی۔

سامنے ہی کوئی بائیک سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

حصہ دوم

ملکہ حور

میں دھوپ کا مسافر_13

~شمع الٰہی

اس کی کار جھٹکے سے رکی۔سامنے ہی کوئی بائیک سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کون بدتمیز ہو تم؟"

وہ غصے سے باہر نکلی اور دور جاتے ہوئے ابو تراب کی کار کو دیکھنے کے بعد اسے دیکھی

۔

بلیک جینز پہ بلیک شرٹ اور بلیک ہی جیکیٹ میں وہ ایک بے حد ہنڈسم و اسمارٹ نوجوان تھا۔

وہ مبہوت سا اسے دیکھی گئی

وہ ابو تراب جیسا دیکھنے میں لگتا تھا وہی سرخی مائل سونے جیسی رنگت اور شہد رنگ آنکھیں، البتہ بالوں کا کلر اور ہیر سٹائل الگ مختلیف تھا۔اس کے بال براون تھے۔ اور آج کل کے نوجوانوں جیسے تھے جس میں سنہرے اسٹیپس کی جھلک کہی کہی نظر آرہی تھی۔

"ہیلو مادام مجھ ناچیز کو لوگ غمام کہتے ہیں"

"میری بلا سے تم کوئی بھی ہو، میرا راستہ کیوں روکے ہوئے ہو؟"

ٹرانس میں جانے کے وہ ایک لمحے سے نکل آئی تھی۔اور اب وہ صرف سفرہ مرجان تھی۔

"آپ میرے باس کا پیچھا کیوں کر رہی ہیں؟_

غمام نے جیسے اس کا سوال سنا ہی نہیں تھا۔

"باس؟ کون ہے تمہارا باس؟_

وہ حیرت سے پوچھی

"وہی جس کا آپ پیچھا کر رہی تھی"

"ابو تراب تمہارا باس ہے"

"یس میم، سو آپ بتائے کیوں پیچھا کر رہی تھی"

"اور میں تمہیں یہ کیوں بتاوں؟"

www.novelsclubb.com

وہ تیکھے انداز میں پوچھی

غمام کا حکمیہ لہجہ سفرہ کو تپا رہا تھا

"اگر آپ نہیں بتائے گی تو مجھے اپنے طریقے سے معلوم کرنا ہو گا"

غمام نے جیسے افسوس کیا تھا

"اچھا میں بھی تو دیکھوں تمہارے معلوم کرنے کے طریقے"

وہ طنزیہ مسکرائی

جبھی دو مزید بائیک آکر رکی تھیں۔دونوں بائیک والیوں کے ہیلمٹ اتارنے پر ان کے سفید گردن تک آتے بال لہرا گئے

وہ دونوں بلیک ٹاوزر اور بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس امریکین عورتیں تھیں۔

"سو۔۔۔؟"

وہ مسکرا کر غمام کو۔دیکھی

www.novelsclubb.com

"اگر آپ اب بھی نہیں بتائی تو یہ امریکہ سے تربیت یافتہ امریکی لیڈیز آپ سے اگلوا لے گیں"

غمام سفرہ سے زیادہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"اوہ۔۔۔رئیلی؟۔۔۔چلو میں اب بھی نہیں بتاتی ہوں"

وہ اطمینان سے بولیں

اب کی بار غمام ٹھٹکا کوئی بھی معمولی لڑکی ایسی سچویشن میں ڈر جاتی تھی مگر سامنے موجود لڑکی تو جیسے پہلے سے بھی زیادہ ریلیکس ہوئی تھی

"Laddies! Now your job۔۔Then OK"

غمام نے پہلا جملہ سفرہ سے اور دوسرا ان عورتوں سے کیا تھا

غمام کے کہنے کے اگلے ہی سکینڈ وہ باڈی گارڈز ٹائپ کی عورتیں حرکت میں آئیں تھیں

www.novelsclubb.com

سفرہ مسکرا کر انہیں دیکھ رہی تھی جو اس کی جانب آ رہی تھیں، یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے اس کی کلائی جھٹکے سے پکڑی مگر اگلے ہی پل سفرہ نے بلیک بیلٹ کے ایک رول کو اپلائی کرتے ہوئے اپنی کلائی چھڑائی تھی جس کے سبب وہ عورت

لڑکھڑائی جسے اگلے ہی پل سفرہ نے تھامتے ہوئے ایک ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس عورت کے گردن کی مخصوص رگ دبائی تھی نتیجے کے طور پر اس عورت کی آنکھیں بند ہوئی تھی اور وہ سڑک پر لیٹ گئی تھی۔

دوسری نے یہ سب دیکھ غصے سے ہاتھوں کا مکا بنا کر اس کی جانب دوڑ لگائی تھی۔ ایکدم آخری پل سفرہ پھرتی سے نا صرف اپنی جگہ سے ہٹی تھی بلکہ اپنا ٹانگ بھی بیچ میں پھسائی تھی جس کی وجہ سے وہ عورت اپنے ہی جھونک میں آگے جا لڑکھڑائی تھی اور سفرہ نے اسے گرنے سے پہلے اس کی پشت کی جانب سے اسے تھامتے ہوئے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کے گردن کا بھی وہی مخصوص رگ دبائی۔اور اس کا حشر پہلی والی سے مختلیف نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اب وہ تیزی سے غمام کے جانب بڑھی تھی

"امریکہ کی تربیت یافتہ..ہاں؟"

وہ غنام کی پیشانی پہ اپنا گولڈن کلر کے دھات سے بنا جدید ٹیکنالوجی کا لیڈی گن ٹکائے جیسے اس کا مزاق اڑائی تھی۔

"اور اب تم مجھ سے سچ سچ بتاو گے کہ کون ہو؟ اور یہاں کیا کر رہے ہو؟"

غنام تو جیسے حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔ وہ سب اتنی سراعت سے ہوا تھا کہ وہ بس دیکھتا رہ گیا تھا اسے یقین کرنا دشوار ہو رہا تھا

وہ لڑکی ہر گز بھی عام نہیں تھی اور اس وقت بنا چادر کے وہ اور قیامت ڈھا رہی تھی

"Wonderful! I can't believe this"

غنام کے اتنے بے فکرے انداز میں کہنے پر وہ چڑی تھی

www.novelsclubb.com

ایسا لگ رہا تھا جیسے غنام کو اس کی بلکل پرواہ نہیں تھی کہ اس کے ماتھے سے ایک پستول ٹکا تھا۔

"آئی سیڈ ہو آر یو؟"

وہ غرائی تھی

"ہی از مائے مین"

(یہ میرا آدمی ہے)

وہ خوبصورت مگر سرد آواز نے اسے ساقط کیا تھا

"تو غمام سچ کہہ رہا تھا"

اس کے لب ہلے تھے مگر آواز نہیں نکلی تھی

ساری چالاکی، فہم و فراست تراب کے سامنے دھری رہ گئی تھی۔

وہ اس وقت خود کو ایک عام لڑکی سے بھی کم تر محسوس کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور غمام نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو کچھ دیر پہلے تک کافی بہادری اور ذہانت کا مظاہرہ کر رہی تھی

اور اس وقت ابو تراب کو دیکھ کر "ہم دل دے چکے ہیں صنم" کی تفسیر نظر آ رہی تھی۔

غمام نے فخر سے اپنا کالر اکڑایا اس کا ساحر باس تھا ہی ایسا اس پر جتنا فخر کیا جائے اتنا کم تھا۔

"باس اس لڑکی نے بتایا نہیں کہ یہ کون ہے؟ اور آپکا پیچھا کیوں کر رہی تھی؟_

غمام کا لہجہ مودب تھا

ابو تراب نے سڑک پر لیٹی ہوئی عورتوں پر ایک اچٹتی نگاہ ڈال کر صفرہ مرجان کو دیکھا تھا۔

اور سفرہ مرجان کے لئے جیسے وہ ایک نگاہ ہی کافی تھی، بھلے ہی ان نظروں میں اجنبیت اور اکتاہٹ کیوں نا ہو۔

"یہ لڑکی۔۔۔"

سفرہ مرجان جس کا چہرہ کچھ لمحے پہلے ہی روشن ہوا تھا اس جملے پہ جیسے وہ روشنی ذائل ہوئی تھی (تو وہ ہمیشہ اس کے نزدیک ایک لڑکی ہی رہے گی) دل میں جیسے اذیت بھرنے لگی تھی۔

اور ابو تراب نے جیسے اس کے چہرے کی روشنی اور ان دھیرے کو دیکھا تھا پھر سر جھٹکتا ہوا اپنا جملہ پورا کر رہا تھا۔

"۔۔۔میری فیوچر وائف ہے، جس کا نام سفرہ مرجان ہے۔اور جب آپ سفرہ مرجان کے سامنے جاتے ہو تو اس کے بارے میں جان لینا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ وہ عام لڑکیوں کی طرح ہر گز نہیں ہے، اس نے اپنی تعلیم جو کہ کرائم رپوٹر کی ہے امریکہ کے بیسٹ ادارے سے حاصل کی ہے اور وہی کی بلیک بیلٹ ہولڈر ہے"

www.novelsclubb.com

"فیوچر وائف۔۔؟_ باس یہ ناممکن ہے"

غمام کو جیسے ان سارے میں صرف اسی بات پہ صدمہ ہوا تھا

"ہاں یہ کیسے ممکن ہے؟"

غمام کی طرح جیسے اس کے دل نے بھی پرزور احتجاج کیا تھا۔

"مگر اب تو یہ ممکن ہے"

غمام کے ساتھ ساتھ جیسے اس نے اپنے دل کو بھی جھڑکا تھا۔

غمام نے منہ بنا کر سفرہ مرجان کو دیکھا جو کوئی اور ہی کیفیت میں تھی۔اور ان دونوں عورتوں کو ہوش میں لاتا ہوا وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔

وہاں سے ابو تراب بھی جا چکا تھا۔

وہاں سنسان سڑک پر صرف سفرہ مرجان کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جیسے ہوا میں اڑ رہی تھی۔وہ اب تک یونہی غمگیں ہوتی رہی تھی کہ وہ اسے نہیں جانتا،اس کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں، بھلا اہمیت نہیں ہوتی تو وہ اس کے بارے میں سب کیسے جانتا،اور اس نے سے فیوچر وائف بھی کہا تھا۔

سفرہ مرجان کے لئے جیسے یہی بہت بڑی بات تھی وہ خوشی سے جھوم رہی تھی دل کو عقل تو نہیں ہوتی کہ وہ عقلمندی کا مشورہ دے اور سفرہ مرجان کا دل بھی سفرہ مرجان کو غلط راہ پہ لگا چکا تھا۔

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتا ہے

عشق بے چارہ، نہ ملا نہ ذاہد نا حکیم

--

ٹوٹے خواب اور حکمتوں والا رب

www.novelsclubb.com

نانو نے اسے پورا ملکہ پیلیس دیکھایا تھا جو بے حد خوبصورت تھا۔ نانو ایک دین دار عورت تھی دین کی کافی سمجھ بوجھ تھی۔ وہ لڑکیوں اور عورتوں کو درس قرآن دیتیں تھیں۔ اسے یہ جان کر خوشی ہوئی تھی۔

"نانو آپ کو عربی آتی ہیں؟"

وہ خوشی کے ساتھ حیران ہوئی تھی

اسے عربی زبان سیکھنے کا کافی عرصے سے شوق چڑھا تھا

مگر میڈیکل کی پڑھائی کسی اور جانب دیکھنے ہی نہیں دیتی تھی۔

"بالکل میری بچی"

نانو اس کا شوق و اشتیاق دیکھ کر مسکرائی تھیں

"مجھے بھی سکھا دیں گی آپ؟"

"بالکل میری جان"""" تھینکس"

www.novelsclubb.com

"اس میں تھینکس کی کیا بات ہے؟"

نانو اس کے انداز پہ ہنس پڑی تھیں

پھر دوپہر کے لنچ کے بعد نانو اسے آرام کرنے کا مشورہ دے کر خود بھی آرام کرنے جا چکی تھیں۔

بھلا کوئی انسان کتنا آرام کر سکتا تھا۔

وہ سو سو کے تھک گئی تھی

اپنے کمرے کے گلاس

وال کے سامنے کھڑی وہ باہر کی خوبصورتی دیکھ رہی تھی، جو اسے اپنی جانب شدت سے کھینچ رہے تھے

دور تھوڑے فاصلے پر اسے جنگلات نظر آئے

www.novelsclubb.com

وہ نیچر کی دیوانی تھی اور اس وقت برف سے ڈھکی ہوئی وادی اور جنگلات جیسے اسے اپنی جانب بلا رہے تھے

لیکن اسے نانو کی ہدایت یاد آئی

"لیلیٰ بیٹا اکیلے ہر گز بھی گھومنے مت نکلنا وہ تمہارا بیوقوف شوہر آئے گا تو اسی کے ساتھ جانا کیونکہ یہ برف کسی انجان کا بلکل بھی لحاظ نہیں کرتیں،

چاہے وہ ان سے کتنی ہی محبت کرے یہ انجان لوگوں کو اپنے اندر دفن کر لیتی ہے ،میری بچی اکیلے جانے کی کوشش ہر گز مت کرنا"

نانو کی بات یاد کرتی ہوئی طنزیہ مسکرائی،

نانو اسے موت سے ڈرا رہی تھیں, موت سے تو انہیں ڈر لگتا ہے ناں جن میں زندگی کی لالچ ہو اور اس کے اندر تو زندگی اسی دن ختم ہو گئی تھی

جب اس کا سینت سینت کر رکھا گیا خواب ختم ہو گیا تھا۔

اب تو وہ صرف سانسیں لے رہی تھی،وہ زندگی نہیں گزار رہی تھیں بلکہ زندگی اسے گزار رہی تھی۔اور پھر اگلے ہی پل وہ نانو کی تمام تر ہدایتیں بھلا کر برف کی وادی کی سیر کیلئے نکل آئی تھی۔

ٹخنوں سے بھی نیچے جاتا گرم بھاری لانگ کوٹ اور برف میں آسانی سے چلنے والے لانگ بوٹس، ہاتھوں میں گرم دستانے، سر کو اسکارف سے ڈھاکے ہوئے اور اسکارف کے ہی ایک کونے سے چہرے کو کور کئے ہوئے

جس کی ضرورت تو نہیں تھی کیونکہ دور دور تک وہاں کوئی انسان نہیں تھا۔

وہ سیر کے لیے بالکل تیار تھی، جنگلات کی جانب قدم بڑھانے سے پہلے اس نے ان کپڑوں کے ساتھ برف کی وادی میں کافی سیلفی کھینچی اور واٹس ایپ سٹیٹس میں اپ لوڈ کر دیا۔

"لیلی عازب خان ان وائٹ لولینڈ"

اسٹیٹس اپڈیٹ کرنے کے بعد وہ بڑے جوش و خروش سے چل پڑی تھی۔ اسے چلتے ہوئے بمشکل پندرہ منٹ ہو رہے تھے جب ہی اس نے ہلکی آواز سنی جیسے کوئی پکار رہا تھا۔

"لیلیٰ۔۔۔۔۔۔"

مدھم آواز تھی بے حد مدھم وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے پلٹی تھی۔دور سے سیاہ دھبہ نظر آرہا تھا جو اس کی جانب آرہا تھا

"وہ کون تھا؟"

سوچتے ہوئے،دیکھتے ہوئے وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی اور جب ہی

اسے لگا تھا کہ اس کے قدموں تلے سے زمین ہٹی ہو جیسے۔

ماحاورے کے اعتبار سے نہیں بلکہ حقیقتا اور اگلے ہی پل وہ اوپری تہہ پر برف جمی ہوئی ندی میں گری تھی۔

www.novelsclubb.com

ہڈیوں میں گھس جانے والی ٹھنڈ اس کے حواس گم کر رہے تھے،اور وہ ٹھنڈ بے حد تکلیف دہ تھی،اسے تیرنا نہیں آتا تھا نتیجے کے طور پر وہ تہہ کی جانب ڈوب رہی تھی۔

تکلیف دہ ٹھنڈک کا احساس اچانک ہی ختم ہو رہا تھا دماغ جیسے سن ہو رہا تھا اور اسے سونے کی تلقین کر رہا تھا

وہ محسوس کر سکتی تھی کہ باوجود کوشش کے وہ حرکت نہیں کر پا رہی تھی۔

آنکھیں بند ہو رہی تھی اور ذہن سو رہا تھا اور لیلیٰ اچھے سے جانتی تھی کہ یہ خطرے کی علامت تھی۔

اگر وہ سو گئی تو پھر کبھی نہیں اٹھ پائیں گی۔

اور چاہتی بھی تو یہی تھی۔ موت بھی اس کے پسند کے مطابق تھی بلا تکلیف کی نیند والی موت۔

ذہن مکمل سو جاتا جب ہی اسے محسوس ہوا کہ کسی نے اسے تھاما اور اٹھا کر اوپر لٹایا تھا۔

"لیلیٰ پلیز اٹھو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ وہی دلکش آواز تھی جس نے اسے یونیورسٹی میں بچایا تھا۔

اور وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی کیا ایک مرتبہ پھر وہ اسے دیکھ نہیں پائی گی۔

اس کے سوتے ہوئے ذہن کو جیسے اس کے لمس نے بیدار کیا تھا۔وہ اس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر محسوس کر رہی تھی جو پیٹ دبا کر پانی نکال رہا تھا۔

"لیلیٰ۔۔۔۔لیلی۔۔۔پلیز سونا نہیں"

لیلیٰ نے اس کی آواز کے ساتھ محسوس کیا تھا کہ وہ اس کے رخسار کو تھپتھپا رہا تھا۔

لیلیٰ کے دماغ میں جیسے خطرے کی گھنٹی بجنے لگی تھی۔

وہ ایک غیر محرم کے رحم و کرم پر تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھے اور اس سے دور ہٹے مگر وہ بے بس تھی

www.novelsclubb.com

اس کا ذہن پھر سے باوجود کوشش کے نیند میں ڈوبنے لگا تھا۔

"لیلیٰ۔۔۔پلیز۔۔سونا نہیں" التجا بھری آواز اسے دور سے آ رہی تھی جب ہی اس نے محسوس کیا تھا کہ اس کا ہاتھ کسی کے گرم مضبوط ہاتھوں میں تھا وہ نہ صرف اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا بلکہ ہلکا ہلکا دبا بھی رہا تھا۔

اور اگلے ہی پل اپنے ٹھنڈے ہاتھ کے پشت پر

اگلے ہی پل لیلیٰ کے دماغ میں جیسے خطرے کی گھنٹی بجی تھی وہ ایک غیر محرم کے رحم و کرم پر تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھے اور اس سے دور رہتے مگر وہ بے بس تھی اس کا ذہن سے وجود کوشش کی نیند میں ڈوبنے لگا تھا

"لیلی۔۔۔لیلی۔۔۔پلیز سونا نہیں"

اسے دھمی التجا بھریآواز سنائی دی اور ساتھ ہی اس نے محسوس کیا کہ

اس کا ہاتھ کسی کے گرم مضبوط ہاتھوں میں تھے وہ نہ صرف اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا بلکہ ہلکے ہلکے سے دبا رہا تھا۔

اور اگلے ہی پل اپنے ٹھنڈے ہاتھ کی پشت پہ دہکتے پر تپش ہنٹوں کا لمس محسوس کر کے جیسے اس کے حواس سن ہوئے تھے۔اس پر شدت سے غصہ حاوی ہونے لگا تھا پوری طاقت و قوت مجتمع کر کے وہ اسے ایک تھپڑ مارنا چاہتی تھی مگر ایک انگلی تک حرکت نہیں کر پائی۔

نہ جانے کتنی دیر تک اس کا ذہن اس کی اس حرکت پر سن تھا مگر اس کی تیز آواز سے لیلی کا ذہن جیسے پھر سے ماحول سے جڑنے لگا تھا

ڈاکٹر کہاں ہے شاید وہ سے بازو پہ اٹھائے ہاسپیٹل کے کوریڈور میں دوڑ رہا تھا کاش وہ اسے مار سکتی

جیسے اس کے حواس سن ہو رہے تھے اگلے ہی پل شدت سے غصہ حاوی ہونے لگا تھا پوری طاقت و قوت مجتمع کر کے وہ ایک تھپڑ تو اسے مارنا ہی چاہتی تھی مگر ایک انگلی تک حرکت نہیں کر پائی

"ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر کہاں ہے؟"شاید وہ اسے بازو پہ اٹھائے ہاسپیٹل کے کوریڈور میں دوڑ رہا تھا۔"کاش وہ اسے مار سکتی!"

اس نے لیلی کو ایمرجنسی وارڈ کے بیڈ پر لٹا کر ایک ہنگامہ مچا دیا تھا۔پورا ہاسپیٹل جیسے وہاں جمع ہو رہا تھا۔

"کیوں شور مچا رہے ہو؟"ڈاکٹر نے پیشانی پر ناگواری سجا کر پوچھا"ڈاکٹر ایمرجنسی پلیز جلدی کیجئے"

اس کے لہجے میں محسوس کی جانے والی التجا تھی

جو اندر بیڈ پر لیٹی ہوئی لیلیٰ بھی اپنے دماغ میں محسوس کر سکتی تھی۔

لیلی اپنے سن ہوتے ذہن کو اپنی پوری کوشش سے جگائے رکھنے میں مصروف تھی تاکہ وہ اس شخص کو دیکھ سکے مرنے کا شوق ذہن سے کب سے نکل چکا تھا۔

"دیکھو مسٹر میں ابھی ایک لمبا آپریشن کر کے آیا ہوں تمہارے پیشنٹ کو میرے اسسٹنٹ دیکھ لیں گے"

ناگواری سے وہ ڈاکٹر کہہ کر جا رہا تھا مگر اگلے ہی پر اسے رکنا پڑا تھا

"ڈاکٹر تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا نہیں؟

اگر اس لڑکی کو کچھ ہوا تو تم اور تمہارے اس اسپتال کو آگ لگا دوں گا" وہ ڈاکٹر کے وائٹ کوٹ کے کالر کو مٹھی سے جکڑے اتنے پر تپش اور اٹل لہجے میں کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر کو لگا کہ واقعی اس کی نظروں کے آگ میں وہ بھڑ بھڑ جل رہا ہو۔

اگلے ہی پل ڈاکٹر کے پیشانی کے بل غائب ہوئے تھے بھلا وہ اس پاگل اور مجنون نوجوان کے ہتھے کیسے چڑھ سکتا تھا۔

"ڈونٹ وری ینگ مین"

ڈاکٹر کہتا ہوا لیلی کی جانب تیزی سے بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

جس کے حواس اس شخص کے الفاظ سن کے ٹھٹرے ہوئے تھے

اس کے جملے میں موجود تپش نے لیلیٰ کو حیران کر دیا تھا۔ کیا نہیں تھا اس کے پر تپش لہجے میں لگتا تھا جیسے وہ پوری دنیا کو آگ لگا دے گا صرف لیلی کی خاطر۔

وہ کون تھا؟

جبھی لیلی نے محسوس کیا کہ وہ اپنی انگلیوں کو حرکت دے سکتی ہے نہ صرف انگلیوں کو بلکہ وہ اپنی پلکوں کو بھی دھیرے دھیرے کھول رہی تھی۔

اسے آنکھ کھولتا دیکھ ڈاکٹر نے جیسے راحت کی سانس خارج کیا اور ساتھ ہی اس کی جانب بڑھا جو شیشے سے چہرہ ٹکائے اندر ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو اب آپ کی پیشنٹ خطرے سے باہر ہے"

ادھر لیلیٰ آنکھ کھولتی ہوئی گردن گھما کر اسے دیکھنا چاہتی تھی۔

جس نے نا صرف ہاسپٹل کو ہلا کر رکھ دیا تھا بلکہ اس کی ذات کو بھی ہلا دیا تھا۔

مگر جبھی نرس اس کے بازو پہ جھکی تھی

وہ فورا نرس کی جانب متوجہ ہوئی تاکہ اسے روک سکے مگر نرس اس کے بازو پہ انجکشن میں موجود لیکوئٹ انجیکٹ کر چکی تھی

"اب آپ آرام سے سو سکتی ہیں"

نرس پیشہ وارانہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کہہ رہی تھی۔

وہ دل میں نرس کو ہزاروں ملامتوں سے نوازتی پھر سے آنکھیں بند کر رہی تھی

" تھینکس ڈاکٹر "

مکمل نیند میں جانے سے پہلے اس نخ اس کی آواز صاف سنا جو ڈاکٹر کا شکریہ دھیمے لہجے میں ادا کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے میں اب کی بار اطمینان و سکون تھا

"کون ہو تم؟_

نہ جانے اس کا جواب لیلیٰ کب پانے والی تھی

---*---*---

سفرہ مرجان اس کمرے کے سامنے کھڑی تھی جس کے بارے میں کئی مرتبہ فاطمہ سے سن چکی تھی کہ یہ "عینی اور شبلی" کا کمرہ ہے۔

جسے اب ان کا بیٹا استعمال کر رہا تھا۔

کیا اسے کمرے میں جانا چاہیئے؟

اور اگر وہ پکڑے گئی تو۔۔۔؟

خیر وہ تب کا تب دیکھے گی۔

www.novelsclubb.com

خود کو تسلی اور ہمت دیتی ہوئی اس نے دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھا تھا۔

اس سے پہلے سفرہ مرجان نے کبھی کسی کام کے بارے میں اتنا نہیں سوچا تھا چاہیئے وہ کام کتنا ہی رسکی کیوں نا ہو۔

کسی سے نا ڈرنے والی سفرہ مرجان اب ڈرنے لگی تھی۔اور یہ ڈر بھلا کیسا تھا؟

کل سے وہ کتنا خوش تھی،دل خوش گمان اسے اور آسمان پر چڑھا رہا تھا۔کہ وہ اسے جانتا ہے۔وہ اس کے بارے میں پوری خبر رکھتا تھا۔بھلے ہی لاپرواہی کا مظاہرہ کرے مگر وہ لاپرواہ نہیں تھا۔

یقیناً تراب کے نزدیک اس کی ویلیو تھی۔جبھی تو وہ اس سے شادی کر رہا تھا۔

اسے اب پتہ چلا کہ اس خوشی کی عمر تو بہت ہی کم تھی۔سفرہ مرجان کی خوش گمانی اب سے تین گھنٹے پہلے اپنی موت آپ مر گیا تھا۔وہ جو ہمیشہ سے ہی آسمان پہ تھی۔اس ایک شخص نے بڑی بے دردی سے منہ کے بل زمین پر گرایا تھا۔

تین گھنٹے پہلے ابو تراب اس کے پاس آیا تھا۔

خود چل کر تب اسے اپنی قسمت پہ ناز ہونے لگا تھا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے"

وہ اپنی ازلی اکھڑ اور سرد لہجے میں مخاطب تھا۔

تراب کی سرد خوبصورت شہد رنگ آنکھیں بھی اس پر تھیں۔

اور جیسے سفرہ مرجان کے لئے یہی بہت تھا۔وہ سفرہ مرجان جس کی ایک دنیا دیوانی تھی۔مرد تو مرد عورتیں بھی جس کی خوبصورتی سے مبہوت ہو جاتیں تھیں۔

آمنے سامنے کھڑے وہ دونوں ہی تقریبا ایک جیسے تھے،ایک دوسرے کے لئے پرفیکٹ،پرفیکٹ میچ،پرفیکٹ کپل کی تفسیر۔۔۔

ابو تراب جیسے سحر انگریز نوجوان کے لئے سفرہ مرجان بلکل صحیح تھی اور سفرہ مرجان کے لئے ابو تراب مگر اس کپل میں ایک بہت بڑی کمی تھی۔محبت کی کمی۔۔

محبت جو ادھورے کو بھی مکمل کرتا ہے اور مکمل کو ادھورا۔۔۔

ان میں سب کچھ مکمل ہونے کے بعد بھی ادھورا تھا۔

ان میں سے ایک دوسرے کے لئے قطعی لاپرواہ اور بے زار تھا اور دوسرا قطعی فدا و نثار۔

"جج۔۔۔جی کہئے۔۔"

وہ سفرہ مرجان جو امریکہ جیسے ایڈوانس ملک میں بھرے مجمع کے درمیان بھی فراٹے اور پورے اعتماد کے ساتھ بنا نروس ہوئے اسپیچ کرتی تھی۔حاضر جوابی میں جسے کمال تھا، بڑے سے بڑے طرم خان کے سامنے جو نڈر و بے نیازی سے مخاطب ہوتی تھی وہ نا صرف ڈر رہی تھی نروس ہو رہی تھی بلکہ ہکلا بھی رہی تھی۔

"میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا صرف دادو کی وجہ سے اس شادی کی حامی بھری ہے.."

www.novelsclubb.com

ابو تراب اس کے خوش مطمئن کھلے کھلے چہرے کو لمحوں میں سفید پڑتے دیکھ رہا تھا

"آگے تم سمجھ دار ہو"

ایک افسوس بھری آخری نظر وہ اس پر ڈال کر جا چکا تھا۔

مگر سفرہ مرجان ساقط تھی۔

وہ یہ بھی نہیں کہہ پائی کہ کل ہی تو تھی ان کی شادی اور آج وہ ایسے کہہ کر کیسے جا سکتا تھا۔

صدمہ، دکھ، تکلیف وہ کونسی ایسی اذیت تھی جس سے سفرہ مانوس نہیں ہو رہی تھی۔

پہلی مرتبہ وہ رد ہونے کی تکلیف محسوس کر رہی تھی ورنہ یہ کام تو آج تک وہ کرتی آئی تھی۔

انا جب ٹوٹتی ہے تو کیسی اذیت ملتی ہے؟ وہ محسوس کر رہی تھی

محبت جب ٹھکراتا ہے تو وہ اذیت کس قدر جان لیوا ہوتی ہے وہ محسوس کر رہی تھی

جو حاصل ہی نا ہوا اسے کھونے کا کیسا دکھ ہوتا ہے وہ محسوس کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا محبت اتنی اذیت دیتی ہے؟

وہ اپنے بے جان ہوتے موجود کو گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے کے بند دروازے پر ہی ڈھے گئی تھی۔

وہ ایسی لڑکی تھی جس کو دنیا نے ہمیشہ پلکوں پہ بیٹھایا تھا۔ کیا نہیں تھا اس کے پاس حسن، ذہانت، دولت، شہرت، کیریئر لوگ اس سے دوستی کرنے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ لوگوں نے اسے ہمیشہ دل میں بسایا تھا مگر اس کے دل میں کوئی نہیں بسا تھا۔ وہ جانتی تھی وہ قیمتی تھی، انمول تھی۔ تو اس کا دل بھی کسی قیمتی کا طلب گار تھا اور اسے اس پر پورا یقین تھا کہ اس کا دل جس کا طالب ہو گا وہ اسے رد کر ہی نہیں سکتا۔

www.novelsclubb.com

بھلا سفرہ مرجان کو بھی کوئی رد کر سکتا تھا؟

مگر آج سفرہ مرجان کا غرور خاک ہوا تھا۔اسے رد کیا گیا تھا اور جس نے رد کیا تھا وہ سفرہ کی محبت تھی یہ اذیت کم نہیں تھا۔سفرہ مرجان جیسی لڑکی کو مارنے کے لئے کافی تھا۔

مگر پھر بھی اگلے تین گھنٹوں میں وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔

وہ اسے بھلا کیوں رد کر رہا تھا؟

ابو تراب کو ہر حال میں سفرہ مرجان کو قبول کرنا ہی ہو گا۔سفرہ مضبوط تھی سنبھل گئی۔

ذہین تھی اس لئے رد کئے جانے کی وجہ جاننے کے لئے ابو تراب کے کمرے میں چلی آئی۔اور محبت کی وجہ سے بے بس تھی اس لئے رد عمل کے طور پر بھی صرف تراب کی محبت چاہتی تھی۔

ورنہ سفرہ مرجان جیسی لڑکی مقابل کو کبھی معاف نہیں کیا کرتی۔

اور محبت تو سراپا معافی ہوتا ہے، معافی کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن ہی نہیں ہوتا محبت میں۔

سفرہ اپنی سوچوں سے اس وقت چونکی جب واش روم سے کھٹکے کی آواز آئی پھر اگلے ہی پل وہ الماری کے پٹ کھول کر اس کے پیچھے غائب ہوئی تھی۔

غالباً ابو تراب واش روم سے وضو کر کے نکلا تھا۔

کیونکہ چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک بھیگے تھے۔ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر وہ اپنے سی گرین کلر کے کرتے کے آستین کو کہنیوں سے نیچے کر رہا تھا۔

الماری میں چھپے سفرہ کو ہلکی سی جھری سے اس کی پشت نظر آ رہی تھی اور ساتھ ہی آئینہ میں موجود اس کا عکس بھی جس میں وہ خود کو دیکھ رہا تھا۔جیسے وہ کسی کو سوچ رہا ہو اور جسے سوچ رہا ہو وہ اس کے نزدیک عزیز ہو۔

کیونکہ ہمیشہ نظر آنے والی سردی نااس کی آنکھوں میں نظر آرہی تھی اور نا ہی چہرے پہ۔

اس لئے وہ ہمیشہ سے کئی گنا خوبصورت نظر آرہا تھا

تراب کے سرد تاثرات صرف ایک ہستی کو سوچ کر غائب ہوتے تھے جو اس کی ماں تھی۔ کیا کبھی ایسا وقت بھی آئے گا جب ابو تراب صفرہ مرجان کو سوچے اور اس کے چہرے پہ نرمی ہو۔

جبھی تراب اسے مسکراتے ہوئے دکھا۔ وہ حیرت سے گنگ اسے دیکھ رہی تھی جو آئینہ میں خود کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

کیا وہ مسکراتا بھی تھا؟

www.novelsclubb.com

وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہی تھی۔ سفرہ مرجان کو محسوس ہوا کہ وہ ابو تراب کی اس مسکراہٹ کے لئے اپنی جان بھی دے سکتی تھی۔ جبھی میسج ٹیون پر اس کی

مسکراہٹ سمٹی تھی۔وہ سائیڈ ٹیبل سے سیل فون اٹھائے میسج چیک کر رہا تھا۔اتنے رور سے بھی سفرہ مرجان تراب کے آئی فون کی کوالٹی جان گئی تھی۔وہ کافی مہنگا آئی فون لگتا تھا جو صرف فنگر پرنٹ لاک سے کھلتا۔

جبھی دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔سفرہ نے بریرہ کی گھبرائی ہوئی آواز سنی تھی جسے سن کے تراب کے ہاتھ سے سیل فون چھوٹا اور بیڈ پر گرا تھا

"تراب! مما کی طبعیت بگڑ گئی ہے"

"کیا ہوا دادو کو؟"

تراب بے ساختہ پریشان سا بریرہ کے ساتھ چلے گیا تھا

www.novelsclubb.com

"نانو کو کیا ہوا؟"

سفرہ مرجان بھی پریشانی سے الماری سے نکل کر دروازے کے جانب بڑھی تھی مگر دروازے پہ ٹھٹک کر رکی تھی اور مڑ کر تراب کے سیل فون کو دیکھ رہی تھی

جس کی اسکرین روشن تھی اور اگلے کچھ سیکنڈز میں اسکرین بجھتی اور سیل پھر لاک ہو جاتا۔

سفرہ مرجان کی قسمت اچھی تھی یا ابو تراب کی بری کہ وہ ہائی سیکیورڈ سیل فون سفرہ مرجان کو ان لاک ملنے والا تھا جس میں ابو تراب کی نا صرف اب تک کی ساری زندگی تھی بلکہ موت تک کا پلان بھی تھا۔

---*---*---

"اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں کے خواب کبھی ٹوٹا نہیں کرتے"

---

www.novelsclubb.com

کیا پانی پہ لکھی تھی میری تقدیر میرے مالک!

ہر رنگ ٹوٹ جاتا ہے

میرا خواب پورا ہونے سے پہلے

"بیٹا میرا دل بہت گھبرا رہا ہے، لیلیٰ نے خود کو کمرے میں بند کر لیا ہے، دروازہ بھی نہیں کھول رہی ہے، وہ کل سے بند ہے"

نانو کی آواز میں پریشانی، دکھ اور نمی تھی جسے فون پہ دوسری جانب موجود شخص نے صاف محسوس کیا تھا اور خود بھی پریشان ہوا تھا۔

"نانو آپ ریلیکس ہو جائے پلیز، وہ جب بھی ڈپریشن میں ہوتی ہیں اسی طرح کرتی ہیں، آپ پریشان نا ہو"

وہ حد درجہ پریشان ہونے کے باوجود نانو کو تسلی دے رہا تھا

"کیسے نا ہئوں پریشان، وہ اپنے آپ کو نقصان نا پہچالے_

نانو کی آواز بدستور لرز رہی تھی۔

"وہ سمجھدار ڈاکٹر ہے، آپ فکر مت کریں میں آرہا ہوں"

وہ خوب تسلی دلاسے دے کر انھیں نارمل کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"آپ آرام کرے، لیلی کو اب میں ہینڈل کرونگا"

انھیں سمجھا بجھا کر کمرے میں جانے کا کہا۔

نانو نے ایک بے بس نظر بند دروازے پہ ڈالی تھیں اور وہاں سے پلٹ گئیں۔

کمرے کے اندر بیڈ کے وسط میں تیڑھے میڑھے انداز میں لیلیٰ چیت لیٹی ہوئی تھی۔ سونی آنکھیں چھت پہ گھومتے ہوئے فین پہ تھی۔اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ بنا ہیٹر جلائے فین چالو کئے ہوئے خود کو جیسے سزا دے رہی تھی۔ماحول کی تھنڈک سے بے نیاز جیسے وہ کہی گم تھی۔اس کے کان میں نرس کی آواز گونج رہی تھی۔

ہوش میں آنے پر اس کے پاس نانو موجود تھیں۔اس نے ہوش میں آنے کے بعد ہی اپنے اطراف اسے ڈھونڈا تھا مگر وہ نہیں تھا۔نرس اس کے ڈسچارز پیپرز لے آئی تھی۔اسے نرس کے آنکھوں میں اپنے لئے صاف رشک و حسد کے جذبے نظر آئے تھے۔

"چلو بیٹا اب گھر چلتے ہیں"

نانو جیسے جانے کو تیار تھیں۔وہ بھی نانو کے پیچھے نکل آئی مگر تھوڑی دور جا کر ہی رکی۔

"نانو! وہ میں بیگ روم میں بھول گئی"

"کوئی بات نہیں بیٹا، لے آو میں یہی موجود ہوں"

نانو ہاسپٹل کے کاریڈور میں دیوار سے لگے بینچ پہ بیٹھتے ہوئے بولیں۔

اور وہ تیزی سے پلٹی، روم میں داخل ہو کر سائیڈ میں رکھا بیگ اٹھائی تھی اور نرس کو دیکھی جو اسے دیکھتے ہوئے کمرے کے آلات ٹھیک کر رہی تھی "سنو۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ نرس سے مخاطب ہوئی

"وہ۔۔وہ۔۔۔کیسا۔۔۔ہے؟"

لیلیٰ نے اپنی ڈھڑکنوں کو کنٹرول کرتے ہوئے سوال کی۔

"کیا آپ نہیں جانتی؟"

اس کے سوال پہ نرس کے آنکھوں میں حیرانی صاف نظر آئی

"مجھ سے سوال مت کرو، جواب دو"

وہ نرس کو جھڑکی تھی۔

پہلے ہی اس کا موڈ بری طرح آف ہو رہا تھا۔دل میں موجود بڑھتا ہوا درد احساس دلا رہا تھا کہ وہ مر کر پھر زندہ ہوا ہے، ایک بار پھر مرنے کے لئے۔

"وہ بہت ہی خوبصورت بندہ ہے، انسانوں میں سے لگتا ہی نہیں، ایسا لگتا وہ کوئی آسمانی مخلوق ہے، میں نے آج تک ایسا مکمل و خوبصورت بندہ نہیں دیکھا، اس کی ہمت و جرات قابل تعریف تھی، وہ دنیا کو ٹھکروں پہ رکھنے والا انسان لگتا تھا، وہ بے حد نڈر اور بولڈ بندہ تھا،

www.novelsclubb.com

میڈم! وہ بہت مغرور تھا مگر آپ کے سامنے اس کے غرور کی کوئی اوقات ہی نہیں تھی، وہ بہت بے رحم اور مضبوط لگتا تھا مگر آپ کے لئے تو جیسے وہ سراپا رحم اور نرم تھا، بستر پہ آپ تھی مگر لگتا تھا کہ بیمار وہ ہے، سانسیں آپ کی بند ہو رہی تھی مگر لگتا تھا کہ جان اس کی جا رہی ہو، وہ بہت ہی۔۔۔۔۔۔"

لیلیٰ مبہوت سا سنے جا رہی تھی۔ اپنے دل کی بغاوت پہ جیسے وہ ہوش میں آئی تھی جو ایک ہی رٹ لگا رہا تھا

"یہ وہی ہے لیلیٰ جس کے تم خوب دیکھتے آئی ہو، وہی ہے"

"شٹ اپ میں نے تم سے اس کی انفارمیشن مانگی تھی، شاعری کرنے کے لئے نہیں کہا تھا"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ نرس کو بری طرح جھڑک کر کمرے سے نکلی تھی۔

کاریڈور میں چلتے قدم جیسے بے جان ہوئے جا رہے تھے۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس وقت کی تکلیف زیادہ تھی کہ جب اس کے خواب ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوئے تھے یا اب اس وقت کی جب اس کا دل کہہ رہا تھا کہ اس کا آئیڈیل کہی قریب ہے۔

"اے دل! آگ لگادوں گی تجھے، جان لے، میں بے وفا نہیں ہوں"

اپنے دل کو بری طرح جھڑکتے جیسے وہ ایک مرتبہ پھر ٹوٹ نے والی تھی

"تم کہی سے آجاوا جنبی خدا کی قسم تمہیں چھوڑوں گی نہیں"

وہ جلتے دماغ سے جیسے قسم کھائی تھی۔ یہ اذیت جیسے اس سے پہلی اذیتوں سے کہی بڑھ کر تھی۔

نانو لیلی کو شکستہ قدموں آتے دیکھ ہی ٹھیٹھک گئی تھیں۔

لیلیٰ سے ہزار پوچھنے پر بھی کہ "اسے کیا ہوا؟"

لیلیٰ چپ تھی۔ ان کا دل اندیشوں سے بھرنے لگا تھا۔

اور گھر آتے ہی لیلیٰ کو بھربھری مٹی کے مانند صوفے پہ ڈھتے دیکھ وہ لرز گئی تھیں۔

"میری جان کیا ہوا ہے؟"

نانو نے اپنا سوال ایک مرتبہ پھر دوہرایا تھا۔

اور اس مرتبہ لیلیٰ جیسے پھٹ پڑی تھی

"میں کیا بتاؤ نانو کہ کیا ہوا؟، کیا یہ کہ مجھے ذلیل و خوار کیا گیا، مجھے عرش سے گرایا گیا ، میں جو خود کو قیمتی سمجھتی تھی مجھے بے قیمت کیا گیا، میری نسوانی انا اور فخر کو توڑا گیا، جانتی ہیں کس کے ذریعے؟، آپ کے نواسے کے ذریعے،

وہ ہسٹریائی انداز میں چیختے ہوئے کہہ رہی تھی اور نانو سن سی لیلیٰ کو دیکھ رہی تھیں۔

"میرا خواب توڑا گیا جس خواب پہ میں فخر کرتی تھی، اپنے دوستوں میں اتراتی تھی، کیوں کہ وہ خواب میں نے اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے دیکھا تھا"

وہ جیسے ایک مرتبہ پھر ٹوٹ رہی تھی بکھر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ بار بار کا ٹوٹنا اور جڑنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے کوئی اس جیسی لڑکی سے پوچھتا

"اور آپ جانتی ہیں اس خواب کو کس نے توڑا۔ جس پہ بھروسہ کرتے ہوئے سارے خواب دیکھی تھی۔ جو بھروسہ کرنے والوں کا بھروسہ نہیں توڑتا، اس نے توڑا میرا خواب۔۔۔۔ میرا خواب۔۔۔ اللہ نے توڑا ہے"

آخر میں اس کا لہجہ کانپا تھا اور نانو کا دل۔۔

"اللہ رحم" ان کے دل سے بے ساختہ سدا بلند ہوئی

"میں بڑے فخر سے کہتی تھی کہ جب میرا لائف پاٹنر میری زندگی میں آئے گا تو میں پوری دنیا میں علان کروں گی۔ پوری دنیا اسے دیکھ کر رشک کرے گی اور جب حقیقت میں میرا پاٹنر آیا تو میں اس کے مطالق دوستوں تک سے کہہ نہیں پائی، وہ جانتے ہی نہیں ہیں کہ میری شادی ہو گئی ہے، میں انہیں بتا ہی نہیں پائی، اس ڈر سے کہ میرا یہ قول غلط نا ہو جائے جو میں بڑی شان سے کہتی تھی کہ "اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں کے خواب کبھی ٹوٹا نہیں کرتے"۔

اسے نجانے کون کونسے غم یاد آنے لگے تھے

"مگر سچ تو یہی ہے نانانو کہ۔۔۔اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں کے خواب بھی ٹوٹ جایا کرتے ہیں"

بہت ہی ٹوٹے لہجے میں وہ کہہ رہی تھی اور نانو کا دل ایک مرتبہ پھر اپنے پروردگار سے رحم کا طالب ہوا تھا۔

"اور کس کے ذریعے توڑا گیا؟،آپ کے نواسے کے ذریعے،آپ خود بتائے کیا اس جیسا جاہل میرے لائق تھا،کیا میں اتنی بے قیمت تھی کہ مجھے اس جیسے بزدل سے نوازہ گیا،میں نے تو بڑی منتیں اور دعائیں کی تھی اللہ سے اپنے پاٹنر کی خوبیوں کے لئے،اب جا کر پتہ چلا کہ وہ ساری دعائیں رد ہوئی"

www.novelsclubb.com

وہ اپنے بہتے آنسوں کو بار بار پوچھ رہی تھی اور وہ بار بار اس کے غم میں ساتھ دینے کے لئے چلے آرہے تھے،اس کے رخسار کو بھگو رہے تھے

"آپ جانتی ہیں، جس عمر سے لڑکیاں بہکنا شروع کرتی ہے اس عمر سے میں نے خود کی حفاظت کی ہے، اس طرح کہ مجھے ہر گز گوارہ نہیں ہوتا کہ کوئی غیر محرم مجھے نظر بھر کر دیکھے، چودہ سال کی عمر سے میں نے پردہ کرنا شروع کر دیا تھا، جس کی پہلی وجہ اللہ کا حکم تھا تو دوسری میرے پاٹنر کی محبت میں خود کی حفاظت، میں چودہ سال سے چوبیس تک اس ان دیکھے پاٹنر کی عشق میں مبتلا رہی جس کا خاکہ میں نے دل میں بنایا تھا۔ جس کے لئے میں دعائیں مانگتی رہی تھی۔اور جب میرا پاٹنر میری زندگی میں آیا تب میری دس سالہ محبت اسے دیکھتے خود باخود میرے دل کے ساتھ مر گئی۔اس میں اگر ایک بھی خوبی ہوتی تو میں سنبھل جاتی۔اس سے محبت کرنے کی کوشش کرتی، مگر اس میں تو صرف خامیاں ہی خامیاں تھی، جسے دیکھ کر دنیا صرف مزاق اڑا سکتی ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ تڑپ تڑپ کر کہہ رہی تھی اور نانو کا دل جیسے دکھ سے بھر گیا تھا۔ان کے آنکھوں سے بھی آنسوں بہنا شروع ہو چکے تھے۔

"اللہ اس نادان لڑکی کو معاف کر دے، جو یقینا تجھ سے بہت محبت کرتی ہے، جو تیرے لئے پاک دامن رہی ہے، جو تجھ سے ناراض لگتی ہے، کیونکہ یہ نادان تیرے حکمتوں سے بے خبر ہے، اسے معاف کر دے اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے اور اپنی حکمتوں کی حقیقت اس پر کھول دے تاکہ یہ تجھ سے اپنی بدگمانی دور کر لے، اور وہ خود پہ نازاں ہو کہ اب تک جو بھی نیکیاں اس نے کی وہ اس کی خوبی نہیں تھی بلکہ وہ تو تیری رحمتیں تھی جو اس کو ڈھانپے ہوئے تھی اور اس سے نیکیاں کرواتی رہی ورنہ کس انسان کے بس میں ہے کہ تیری مرضی کے بغیر تیری طرف رجوع کرے، سچ تو یہی ہے کہ تو جسے پسند کرتا ہے، رحم و فضل فرماتا ہے اسے ہی عبادت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جسے پسند نہیں کرتا اسے ایک سجدہ کی بھی توفیق عطا نہیں کرتا، انسان کو چاہے کہ جو وہ نماز پڑھ رہا ہے، روزے رکھ رہا ہے، ذکر و عبادت کر رہا ہے اس پر بھی شکر ادا کرے کہ اللہ نے اسے توفیق عطا کی ورنہ وہ اس کی خوبی ہر گز نہیں ہیں، مگر ہم انسان تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نیکی کر رہے ہیں تو

www.novelsclubb.com

یہ ہماری خوبی ہے بلکہ اصل تو یہ اللہ کی رحمت ہے، بس اللہ تعالی تجھ سے ہم سب رحم و توبہ کے طالب ہیں" (آمین)

نانو دل میں ہزاروں دعائیں کرتی ہوئیں لیلیٰ کو خود سے لگائی تھیں جس کی اذیتیں کم ہونے پہ نہیں آرہی تھی۔

"میری بچی خود کو سنبھالو، اللہ کی حکمتوں سے ہم سب بے خبر ہوتے ہیں میری جان"

نانو ٹوٹتی ہوئی لیلیٰ کو سمیٹنے کی کوشش کر رہی تھی جو اور بکھر رہی تھی۔

"بتائیں میرے خواب توڑنے کی کیا حکمتیں ہیں آپ کے اللہ کے پاس؟ کیا یہی کہ میں تو ٹوں بکھروں"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ جیسے بپھر گئی تھی، اور نانو اس کے جملے پر لرز کر اللہ سے دل ہی دل میں رحم مانگ رہیں تھیں۔

اگر نانو کی جگہ کوئی اور ہوتا اور لیلیٰ کے جملے سنتا بلا جھجھک اس پر کفر کا فتوا لگا دیتا۔اس کے احساسات اور جذبات سمجھے بغیر (کتنا آسان ہوتا ہے خود کو چھوڑ کر ہر دوسرے پر گناہ گار، برائی، جہنمی کا لیبل لگانا، خود یہ نہیں جانتے کہ قیامت میں ان کے ساتھ کیا ہو گا لیکن یہ ضرور جانتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ کیا ہو گا)

اور نانو نا صرف لیلی کے احساسات سمجھ رہی تھیں بلکہ اس کے دکھ کو محسوس بھی کر رہی تھی۔

ہر انسان کے ساتھ کبھی نا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ ٹوٹتا ہے، اللہ سے شکوہ کرتا ہے، اس کے پاس بہت سارے سوالات ہوتے ہیں۔ مگر ایسے موقع پر کوئی نہیں ہوتا جو ہمیں صحیح سمجھتے ہوئے ہمارے سارے سوالات کا جواب دے یا پھر کوئی بے حد خوش نصیب لوگوں کو کوئی ایسا میسر آ بھی جاتا ہے جیسا کہ اس وقت لیلیٰ کو آیا تھا۔

"چلو فرض کرتے ہیں تمہاری ہر بات شکوے شکایتیں درست ہے، اور اب میں تم سوال کرتی ہوں کہ تم کہہ رہی تھی کہ تم اپنے پاٹنر سے محبت کرتی ہو"

www.novelsclubb.com

انھوں نے لیلیٰ کے آنسوں کو انگلیوں سے سمیٹتے ہوئے کہا، جو پھر بہہ آئے تھے۔

"کرتی تھی" لیلی بے ساختہ تلخی سے بولی

"اچھا اب کیوں نہیں کرتی ہو؟"

"کیونکہ اس میں کوئی ایک بھی خوبی نہیں ہے جس کے مطابق میں نے سوچا تھا صرف خامیاں ہی خامیاں ہے"

وہ جھلے سے زیادہ تلخی سے بولی

"لیکن میری جان! کسی کو اس کی خامیوں اور برائیوں سمیت قبول کرنا ہی تو محبت ہوتی ہے ورنہ خوبیاں تو دشمن کو بھی متاثر کرتی ہیں"

نانو کے دھیمے، نم لہجے میں کہی گئی بات لیلیٰ کی تمام بدگمانیوں، تلخیوں اور دکھو کو چیرتے ہوئے دل پہ کھبی تھی۔ تڑپتی مچلتی لیلیٰ جیسے ساقط ہوئی تھی۔

لفظوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے یہ زخم دیتے ہیں تو مرحم بھی بنتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"نانو اگر ایسا ہے تو میں خوش کیوں نہیں ہوں؟ اتنی اداس اور غمگیں کیوں ہوں؟ کیوں میرا دل اتنی تکلیف میں ہے؟ میں کیوں اتنی بدگمان ہوا اپنے اللہ سے؟ میں راضی کیوں نہیں ہو جاتی اپنی قسمت پر، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں ایسی جگہ پہ کھڑی ہوں جہاں چاروں طرف کھائی ہیں، نا آگے بڑھ سکتی ہوں اور نا قدم پیچھے ہٹا سکتی ہوں، ایسا لگتا ہے میں تنہا ہوں میری مدد کے لئے کوئی بھی نہیں ہیں"

وہ جیسے ایک جواب سے مطمئن نا ہوتے ہوئے دوسرے سوالات کا ڈھیر لگا چکی تھی نانو اس کے سوالات پہ مسکرا اٹھیں۔

"میری جان! اگر تم ایسی جگہ کھڑی ہو جہاں چاروں طرف گہری کھائی ہے، تمہارے لئے نا آگے جانے کا راستہ رہا اور نا پیچھے ہٹنے کا تو تم جان لو کہ تمہارے ساتھ دو معاملے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اللہ تمہیں اڑنا سیکھا دے گا یا دوسرا یہ کہ اللہ تمہیں سیدھا تھام لے گا اور تمہیں ضائع نہیں ہونے دے گا اور یہ دونوں ہی صورتیں اس وقت ہو سکتی ہیں، جب اس یقین کے ساتھ تم قدم بڑھاو، وہی یقین

اور امید جو کہتی ہیں کہ 'اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں کے خواب کبھی ٹوٹا نہیں کرتے"

نانو کہہ رہیں تھیں اور ان کی نظریں لیلیٰ پہ تھی، جو ساقط نظر آرہی تھی جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ کہی کچھ پگھل رہا تھا، یا بد گمانی کا دھول دھل رہا تھا۔

"لیلیٰ کبھی دیکھا ہے ایسے بچے کو جسے ہوا میں اچھالا جائے تو وہ ہنستا ہے، ڈرتا نہیں کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ اس سے محبت کرنے والا اسے گرنے نہیں دے گا، تم بھی اس بچے کی طرح ابھی ہوا میں ہو، اور تب تک جس نے تمہیں ہوا میں اچھالا ہے (آزمائش میں گھیرا ہے) دوبارہ تھام نا لے، تم کہہ ہی نہیں سکتی کہ اس (اللہ) نے تمہارا بھروسہ توڑا ہے، کیا تم ایک بچے سے زیادہ ناسمجھ اور کمزور ہو؟"

www.novelsclubb.com

"اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ اتنی ساری دعاوں اور ریاضتوں کے بعد بھی وہ تمہیں نوازے گا نہیں، بلکہ تمہاری سوچ سے بڑھ کر عطا کرے گا مگر تم اندھیروں میں دیکھنے کی اتنی عادی ہو گئی ہو کہ تم روشنی دیکھنا ہی نہیں چاہتی، تم وہ دیکھنا ہی نہیں

چاہتی جس سے تم نوازی گئی ہو، تم کندن نا ملنے کے غم میں ایک ہیرے کو ٹھکرا رہی ہو"

وہ سن سی نانو کی باتوں کو سنی گئی دماغ تو کب کا قائل ہو گیا تھا

بس دل ضد پہ اڑا تھا اور بھلا کیوں؟

"میں نے آج تک ایسا مکمل و خوبصورت بندہ نہیں دیکھا ہے۔۔"

اس کے ذہن میں نرس کی باتیں گونج رہی تھی جسے ذہن سے جھٹکتے ہوئے وہ نانو کی جانب متوجہ ہوئی

"چلیں ہر بات مان لیتی ہوں، سب کچھ، یہ بھی کہ میں آپ کے نواسے کے لائق تھی جبھی میری اس سے شادی ہوئی"

نانو نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن آخری بات مجھ سے برداشت نہیں ہو پا رہی، میں بے وفا نہیں ہو سکتی، میں اس عام سے شخص کو مان لیتی جسے اللہ نے میرے لئے چنا، پھر بعد میں اللہ کو کسی ایسے کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی جو میرے آئیڈیل جیسا ہو، اب میں اپنے دل کو کیسے سنبھالوں، جو بے قابو ہونے پہ تلا ہے، اللہ کے اس آزمائش پر میں ثابت قدم کیسے رہوں؟"

نانو کو ایسا لگا جیسے سارے پچھلے اثر کرنے والے جملے بے اثر ہوئے تھے وہ پھر سے بے قابو ہو رہی تھی۔

"میری جان! جب اپنے دل کو حقیقت اور سراب کا فرق سمجھاوں گی تو خود ہی قابو میں آجائے گا"

www.novelsclubb.com

نانو کی اس بات پہ اس کا دماغ کھول اٹھا تھا۔

"نانو آپ نہیں سمجھ سکتی جو مجھ پر بیت رہی ہے، آپ ہر گز نہیں سمجھ سکتی"

وہ تلخی اور بد تمیزی سے کہتے ہوئے دھاڑ سے دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے میں گھسی تھی اور نانو کا دل دہل اٹھا تھا

پورا ایک دن اونہوں نے اس کی منتیں کیئں مگر لیلیٰ نے دروازہ نہیں کھولا تھا مجبورا خوف سے لرزتیں کہ لیلیٰ خود کو نقصان نا پہچالے انھون نے اسے کال کیا تھا۔

اور اس نے انہیں تسلی دے کر آرام کرنے کا کہا تھا بھلا وہ آرام کیا کرتیں، پچھلے دن اور رات سے وہ مصلی بچھا کر لیلیٰ کے لئے دعا کر رہی تھیں اور ابھی بھی انہیں یہی کرنا تھا

"آپ ہر گز نہیں سمجھ سکتی"

کمرے میں جاتے ہوئے انھیں لیلیٰ کی بات یاد آئی تو وہ افسردگی سے مسکرائیں

"جب ہم کسی کی بات سمجھ نا ہی نہیں چاہتے تب اسے یہی کہہ کر خاموشی کر دیتے کہ "تم نہیں سمجھ سکتے" بات دراصل یہ ہوتی ہے کہ ہم خود ترسی میں اتنے ڈوبے ہوتے ہیں کہ ہم کسی کی نصیحت، صیح بات سمجھ نا ہی نہیں چاہ رہے ہوتے"

_____**_____*__

عصر کے بعد کا وقت تھا وہ کمرے سے ملحق گلیری میں نکل آئی ہلکی ہلکی بر فباری میں ماحول سحر زدہ ہو رہا تھا، ہتھلی کو پھیلا کر، سر کو اونچا کر کے آنکھیں بند کئے وہ برف کے ننھے ننھے زروں کی تھنڈک کو محسوس کرتے ہوئے اسے اپنے شہر کی بارش یاد آئی۔اسے بارش کچھ خاص پسند تو نہیں تھا مگر بارش کی ہلکی ہلکی پھوار میں سیاہ لباس پہن کر واک کرنا بے حد رومینٹک لگتا تھا، برستی بارش میں دونوں ہاتھ پھیلائے، چہرہ کو آسمان کی جانب کئے بارش کو دل سے محسوس کرنا اور دل ہی دل میں اللہ سے مانگنا بے حد اچھا لگتا تھا۔

اور ابھی بھی وہ یہی کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

"اے پیارے اللہ! ناممکن کو ممکن کرنے والے رب! جس طرح مردہ زمین کو بارش برسا کر آپ دوبارہ زندہ کرتے ہیں اسی طرح میرے مردہ دل کو اپنی رحمت اور محبت کی بارش برسا کر دوبارہ زندہ کر دیجئے، اے اپنے بندوں سے محبت کرنے والے اللہ! میں اپنے محرم سے محبت کرنا چاہتی ہوں، میرے دل میں میرے محرم کی محبت ڈال دیجئے"

نانو کی ساری باتوں کو وہ نظر انداز کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی مگر وہ نظر انداز کرنے والی باتیں تو ہرگز نہیں تھی۔ وہ سب بار بار یاد آتے اور اس کے دل پہ جمی دھول کو دھو دیتے بس آخری جالا دل میں رہ گیا تھا

اور وہ تھا وہ "اجنبی" اور لیلی اچھے سے جانتی تھی کہ یہ جالا اللہ کی مدد کے بغیر صاف نہیں ہو سکتا تھا۔ بڑی شرمندگی و ندامت سے وہ اللہ کے دربار میں حاضر ہوئی تھی، دو رکعت صلوت التوبہ پڑھ کر جو معافی مانگتے ہوئے روئی گڑگڑائی تو لگا جیسے دل

www.novelsclubb.com

دھل کر نا صرف صاف ہو گیا تھا بلکہ وہ آخری جالا بھی کمزور ہو گیا تھا اور اس وقت ایک مرتبہ پھر اللہ سے دعا مانگ رہی تھی۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ بارش کے وقت دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے اور وہ بھی پورے دل سے مانگ رہی تھی

"لیلیٰ آپ بھی حد کرتی ہے کتنی نازک سی تو ہے آپ، پھر سے بیمار پڑھنے کا ہے کیا آپ کو جو برفباری کا مزہ لے رہی ہے"

اپنے محرم کی آواز پہ وہ آنکھیں کھولتی ہوئی مڑی اور اسے خفا دیکھ کر مسکرائی

وہ میرون کلر کے شلوار قمیض میں ڈوپٹہ کو نماز کے اسٹائل میں چہرے کے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔ناک کا کونا ٹھنڈ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔بے تحاشا رونے سے جیسے چہرہ نکھر گیا تھا اور اوپر سے اتنی سادہ خوبصورت مسکراہٹ نے لیلی کے محرم کے دل پہ بجلی گرایا تھا۔

"نانو تو کہہ رہی تھیں آپ ٹھیک نہیں ہے مگر مجھے تو آپ ٹھیک لگ رہی ہیں"

اس کے وجود سے نظریں چراتا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کی سانسیں رکی تھی۔ کیونکہ لیلی بنا کچھ کہے بے حد آہستگی سے اس سے لگی تھی

"میں تم سے محبت کرنا چاہتی ہوں" وہ جو سانس روکے ہوا تھا لیلیٰ کے اس جملے پر بوکھلایا تھا اور شاید شرمایا بھی تھا کیونکہ اس نے لیلیٰ کو خود سے آہستگی سے الگ کرنے کی کوشش کی تھی

مگر لیلی نے اس کا کرتا مٹھیوں میں بھینچ لیا اور سر اٹھا کر اسے دیکھا جس کے کان اور گردن سرخ نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مم۔۔مجھے کام۔۔سے جا۔۔نا ہے"

لیلیٰ کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ ہکلاتا ہوا بولا۔

"میں تم سے محبت کرنا چاہتی ہوں، تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں ہو گی"

لیلیٰ اسے اس طرح گھبراتے ہوئے دیکھ شرارت سے چھیڑی۔

لیلیٰ کے جملے پہ اس نے بے ساختہ لیلیٰ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی، بے حد قریب سے نظروں کا تصادم ہوا تھا، اس مرتبہ لیلی ان ہنی کلرڈ آنکھوں میں ڈوب کر ابھری تو رہا سہا آخری کمزور جالا بھی صاف ہو گیا تھا۔ لیلیٰ کو لگا شاید ابھی مانگے جانے والی دعا پوری ہوئی ہو۔ ان آنکھوں میں کوئی بھی ڈوب سکتا تھا۔ اس کے نظریں پھیرنے پر لیلیٰ جیسے ٹرانس سے نکلی تھی اور ٹھنڈی سانس لے کر اسے دیکھی جس کی پیشانی پر اس کی قربت سے اس قدر ٹھنڈ میں بھی پسینہ در آئے تھے

لیلیٰ جیسے اس پر رحم کرتے ہوئے دور ہٹی تھی

www.novelsclubb.com

"ویسے کوئی بھی تمہیں دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ تم اتنے ہی شرمیلے ہو جیسے ظاہر میں نظر آتے ہو، میرے خیال کے مطابق تم اتنے شرمیلے اس لئے نظر آتے ہو کیوں کہ تم مجھ سے چھوٹے ہو"

لیلیٰ اسے چھیڑنے کے لئے کہہ رہی تھی

لیلیٰ نے جیسے اپنے پاٹنر کی ہر خامیوں کو دل سے مان لیا تھا اور اپنی قسمت پر بھی راضی ہو گئی تھی۔

"اور آپ کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ اتنی بے شرم ہو سکتی ہیں"

وہ جیسے جل کر بولا

"اور اگر آپ بھول گئی ہیں تو بتا دو آپ صرف مجھ سے ایک سال چھوٹی ہیں"

وہ خفگی سے کہتے ہوئے جانے کو مڑا تھا

لگتا تھا جیسے خاص طور سے عمر والی بات اسے بری لگی تھی، وہ کھل کر ہنسی تھی، بڑی ہی خوبصورت کھنکدار ہنسی تھی جس نے اس کے قدم روک دئے تھے اس نے بے ساختہ لیلیٰ کو پلٹ کر دیکھا اور مبہوت رہ گیا

گردن پیچھے کو پھینکتی ہوئی لیلیٰ اس کی پچھاڑے دل کو اور بری طرح پچھاڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں میں بہت اچھی لگ رہی ہوں ناں"

آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے لیلی نے اسے دیکھا تھا جو اسے مبہوت سا دیکھ رہا تھا۔

لیلی کو اس کا دیکھنا اچھا لگا تھا اس لئے اگلے ہی پل بڑے خوش دلی سے چھیڑی اور وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔

لیلی کو افسوس سے دیکھتا ہوا گردن نفی میں ہلاتا ہوا وہ واپس جانے کے لئے مڑ گیا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ "اس کا کچھ نہیں ہو سکتا"

لیلی کھل کر مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے جانا چاہتی تھی مگر جا نہیں پائی نانو کا سوچتے ہوئے وہ سخت شرمندہ ہو رہی تھی جن سے اس نے کافی بد تمیزی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس کمرے میں مڑتے ہوئے سیل فون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے بیڈ پر اوندھا گری۔آج بڑے دنوں بعد وہ اپنے دوستوں سے بات کرنے والی تھی۔اب تک کی آئی اس کے زندگی کی تبدیلی کو بتانے والی تھی

اب وہ پوری دنیا کو اپنی شادی کی بات بتانے کے لئے تیار تھی اور یہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ وہ دوستوں سے کافی گالی، طعنے، لعنت، ملامت سننے والی تھی۔

خود کو تیار کرتے ہوئے وہ کانفرنس کال کرنے والی تھی کہ جبھی بانو چلی آئی جو نانو کے یہاں کام کرتی تھی۔

"باجی کوئی آپ سے ملنے آیا ہے"

"کون؟"

وہ اٹھ بیٹھی

"وہ جی کوئی لڑکی ہے بڑی خوبصورت سی"

www.novelsclubb.com

"اچھا! تم چلو میں آتی ہوں"

وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی

"اچھا سنو بانو! وہ کہاں ہے؟"

"کون جی؟"

بانو جاتے جاتے پلٹی تھی

اور وہ جیسے خود کو کوسی، بھلا کوئی یقین کرے گا اس بات پر کہ لیلی عازب خان کو شادی کے ایک مہینے بعد بھی اپنے شوہر کا نام نہیں معلوم تھا

"نانو کا نواسا"

www.novelsclubb.com

لیلی کی بات پہ بانو جیسے مسکرائی تھی

"اچھا چھوٹے صاحب، باجی وہ تو چلے گئے"

بانو کہہ کر جان چکی تھی

"اچھا وہ اتنی جلدی چلے گیا، بتا کر بھی نہیں گیا، اب ملے گا تو سب سے پہلے میں اس کا نام پوچھوں گی"

لیلی بڑبڑاتے ہوئے سیڑھیاں اتری تھی اور سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر مبہوت رہ گئی تھی اس لڑکی کا بھی وہی حال تھا

چھٹا باب: محبت اور ہار

(Love and defeat)

وہ بہت ہی خوبصورت حویلی تھی جو گاؤں کی آبادی سے دور تھی۔ حویلی کے دیو ہیکل گیٹ کے سامنے ٹیکسی سے اترتے ہوئے لیلی نے آس پاس بغور دیکھا تھا

"باجی کرایہ؟"

www.novelsclubb.com

ٹیکسی ڈرائیور کی آواز پہ وہ جیسے چونکی تھی۔ہینڈ بیگ سے ہزار روپے نکال کر اسے تھمائی۔اور دوبارہ حویلی کو دیکھی پتہ نہیں کیوں وہ یہاں چلی آئی تھی اس لڑکی کی بات سن کر،وہ سوچتے ہوئے ہاتھ میں موجود وزیٹنگ کارڈ کو دیکھی۔

نجانے کیوں اس کا دل سہما جا رہا تھا۔دل کو کڑا کر کے وہ حویلی کے بڑے گیٹ تک گئی اور ساتھ ہی بیل پر انگلی رکھی تھی۔تھوڑی دیر بعد ہی گیٹ کے چوکھٹے سے ایک آدمی باہر جھانک رہا تھا اس کی بڑی بڑی مونچھیں لیلی کو ڈرانے کے لیے کافی تھی

"کیا ہوا باجی؟ کس سے ملنا ہے؟"

بڑی ہی کھردری آواز تھی۔لیلی نے خود کو ہمت دلاتے ہوئے کارڈ اس موچھڑ کو تھمایا جسے دیکھ کر موچھڑ نے چھوٹا گیٹ کھول دیا تھا۔

وہ دل کو کڑا کر کے اندر داخل ہو گئی تھی۔ایک لمبی روش تھی جو حویلی تک جاتی تھی لمبی روش کے اطراف بڑے بڑے ناریل کے پیڑ کے قطار لگے تھے

اور ساتھ ہی سیاہ لباس میں چاک و چوبند ہتھیاروں سے لیس سیاہ لباس میں گارڈز کھڑے تھے۔لیلی اندر کا منظر دیکھ کر لرز گئی تھی۔وہ ایک عام سی لڑکی تھی جس کا تعلق کالج سے گھر تک تھا۔گن وغیرہ اس نے صرف فلموں اور ڈراموں میں دیکھا تا حقیقت میں وہ پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی اور خود کو کوس رہی تھی

"کیا ضرورت تھی مجھے منہ اٹھا کر یہاں آنے کی،وہ لڑکی یقیناً پاگل تھی"

لرزتے قدموں سے وہ آگے بڑھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

"یقیناً وہ لڑکی اس سے کوئی دشمنی نکال رہی تھی ورنہ یہ جگہ تو کسی ولن کے اڈے سے کم نہیں لگ رہا تھا،لیلی اپنی خیر چاہتی ہو تو واپس ہو لو"

خود کو آخر کب تک ہمت دلاتی رہتی۔وہ آدھا روشنی طے کر چکی تھی،وہ الٹے قدموں واپس ہونے کے لئے پلٹی تھی کہ اسے رکنا پڑا تھا

بڑا گیٹ کھلا تھا اور تین گاڑیاں روش پہ پھسلتی چلی آ رہی تھی۔ لیلی کی نظریں تو درمیان والی ریڈ فراری پہ تھی۔ جو اس کے پینڈو شوہر کے پاس تھا۔

(تو کیا وہ واقعی میں کسی منسٹر کا ڈرائیور ہے، پتہ نہیں وہ اسے یہاں دیکھ کر کیا ریکٹ کرے گا)

وہ انتظار کر رہی تھی کہ گاڑی کا اگلا ڈور کھول کر وہ کب نکلتا ہے کہ لیلی کی نگاہ پچھلے ڈور کی جانب گئی جسے ایک باوردی شوفر کھول رہا تھا

ڈور کھولنے پر سیاہ بوٹ والا پیر نکلا پھر وہ پورا،

سیاہ شلوار سوٹ میں اس کی پرسنیلٹی بہت زبردست لگ رہی تھی۔ وہ ناک کی سیدھ میں چل رہا تھا اس کے ساتھ چلتا ہوا لڑکا ہاتھ میں ٹیب لیے اسے کچھ بتا رہا تھا ان دونوں کے پیچھے تین گارڈز چل رہے تھے۔

(واہ کیا شان ہے)

چلتے وقت کاندھے تک آتے سیاہ سلکی بال دلفریب انداز میں جنبش کر رہے تھے۔
لیلی سانس روکے اسے دیکھے گئی

"وہ بہت خوبصورت بندہ ہے، انسانوں میں سے لگتا ہی نہیں، ایسا لگتا کہ وہ کوئی آسمانی مخلوق ہے میں نے آج تک ایسا مکمل اور خوبصورت بندہ نہیں دیکھا"

اس کے دماغ میں نرس کی آواز گونجی تھی

نرس کی ہر بات کی جیسے اس کا دل تصدیق کر رہا تھا۔ کھڑی غرور سے اٹھی ناک، خوبصورت شہد رنگ آنکھوں میں بھی غرور کی جھلک ملتی تھی، سنہرے سرخی مائل چہرے پر برف جیسے تاثرات تھے

وہ چلتا ہوا سرد گلیشئر لگتا تھا جسے کوئی نہیں پگھلا سکتا تھا۔ وہ چلتا ہوا لیلی کے سامنے سے بھی گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا مگر کچھ قدم چل کر جیسے وہ ٹھٹھک کر رکا تھا اس کے ساتھ چلتا ہوا لڑکا بھی رکا تھا اور پیچھے چلتے ہوئے باڈی گارڈز بھی۔

وہ سانس روکے کھڑی لیلی کے سامنے آیا تھا

"آپ یہاں؟"

اس کے آنکھوں میں حیرانگی والی تاثیر صاف دیکھی جاسکتی تھی

یہ وہی آواز تھی جو ہمیشہ وہ ہوش گنوانے کے بعد سنتی تھی

"تو وہ تم تھے؟"

لیلی کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی تھی دماغ غصے سے سنسنا اٹھا تھا۔اور پھر لیلی نے پوری طاقت لگا کر ہاتھ ہوا میں بلند کیا تھا اور اس کے چہرے پر پڑا تھا

"باس!"

www.novelsclubb.com

ساتھ کھڑے لڑکے کے منہ سے حیرت اور پریشانی میں بے ساختہ نکلا تھا

تمام گارڈز جوان دونوں کی جانب متوجہ تھے ان کے چہرے پر حیرت اور خوف تھا

یہاں تک کہ باہر اپنی کار میں بیٹھی خوبصورت لڑکی نے حیرت کی زیادتی سے اپنے

منہ پہ ہاتھ رکھا تھا، جو لیپ ٹاپ پہ سی سی ٹی وی کیمرہ ہیک کئے سب دیکھ رہی تھی۔

"تو وہ تم تھے؟"

لیلیٰ نے تھپڑ مارنے سے پہلے پوچھا تھا۔

تھپڑ کھانے کے بعد اس کا چہرہ سپاٹ تھا اب وہاں حیران گی بھی نظر نہیں آرہی تھی

"کس نے؟ اتنے سپاٹ انداز میں اس نے پوچھا تھا کہ لیلیٰ نے اپنے اندر سرد لہر روڑتا محسوس کیا وہ تھوک نگل کر اپنے حلق سے آواز نکالنا چاہتی تھی

بانو کے کہنے پر لیلیٰ نیچے آئی تو اس کے قدم اس لڑکی کو دیکھ کر جم گئے تھے جو اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ بے حد خوبصورت لڑکی تھی بہت زیادہ ہی،

ڈارک گرین ساڑھی میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔لیلیٰ کو وہ پہلی نظر میں پسند آئی تھی۔ بھلا اتنی خوبصورت لڑکی کو کون ناپسند کر سکتا تھا۔ مگر خوبصورت لڑکی اسے دیکھ کر سخت مایوس ہوئی تھی۔

"آئی ایم سفرہ مرجان"

اس لڑکی نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تھا

"مائے نیم از لیلیٰ، لیلیٰ عازب خان"

محبت پاس ہی کہی کھڑی طنز سے مسکرائی تھی (اب آئے گا مزہ)

لیلیٰ نے بے حد خوش دلی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا

www.novelsclubb.com

سفرہ نے ایک نظر اپنے اور اس کے ہاتھ کو دیکھ کر ہاتھ کھینچ لیا

"بیٹھو لیلیٰ"

وہ اس کے گھر میں اسی کو بیٹھنے کو کہہ رہی تھی۔ سفرہ کی کانفیڈنٹ پر لیلیٰ متاثر ہوئی تھی ورنہ وہ خود تھوڑی نروس تھی (بھلا اتنی خوبصورت لڑکی کے سامنے کون نروس نہیں ہوگا)

"آر یو میرڈ؟"

"یس" لیلیٰ کو لگا اس کی آواز میں ہلکی سی لرزش تھی (چلو بھر پانی میں ڈوب مرو لیلیٰ، قابل ڈاکٹر کا یہ حال ہے)

"واٹس نیم یور ہسبنڈ؟"

اس سوال پر۔ تو لیلیٰ کا دل کیا واقعی میں ابھی ڈوب مرے

www.novelsclubb.com

"ڈونٹ نو"

لیلیٰ کی آواز میں شرمندگی تھی

"بہت معصوم لگتی ہو"

سفرہ کے لہجے میں طنز کے علاوہ بھی کچھ تھا جو لیلیٰ کو برا لگا تھا اب کی مسکراہٹ سجائے لیلیٰ کی مسکراہٹ سمٹی تھی

(میرا شوہر، میری مرضی نام یاد رکھو یا نہیں یہ کون ہوتی ہے پوچھنے والی)

لیلیٰ یہ صرف دل میں کہہ پائی اتنی خوبصورت لڑکی کو تھوڑا مارجن تو دینا ہی پڑتا ہے

"تم کیا کرتی ہو؟"

"میں MBBS کے لاسٹ ائیر میں ہوں"

"اوہ ڈاکٹر!، بس ایک یہی خوبی ہے تم میں"

سفرہ کے طنزیہ مسکرانے پر اب کے وہ سنجیدہ ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

کیونکہ سامنے والی اسے بے عزت کر رہی تھی

"میں سمجھی نہیں سفرہ کہ آپ۔۔۔"

لیلیٰ واقعی الجھن میں تھی

"جس لڑکی کو اپنے ہسبنڈ کا نام نہیں پتہ ہو وہ کچھ نہیں سمجھ سکتی، اور میں تم سے یقیناً دو سال چھوٹی ہوں'

"میں اپنے ہسبنڈ کا نام یاد رکھو یا نا رکھو، اٹس ناٹ یور ہیڈیک، اور کیا یہی بتانے یہاں آئی ہو کہ تم مجھ سے دو سال

چھوٹی ہو"

اب کی بار لیلیٰ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا تھا جو سفرہ کو پسند نہیں آیا تھا

(یہ دو ٹکے کی لڑکی جس کی میرے سامنے کوئی اوقات نہیں مجھ سے بحث کر رہی ہے، کول سفرہ کول ڈاون)

"کہنے تو بہت کچھ آئی تھی مگر تمہیں دیکھ کر بہت مایوس ہوئی، بھلا تمہارا اور میرا کیا مقابلہ، یقیناً مجھے ہی کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی، مگر یہ سچ ہے کہ میری کہانی کے ساتھ تم جڑی ہوئی ہو اور تمہیں بھی حق ہے کہ حقیقت کیا ہے سمجھو، اگرچہ تم میں دماغ

ہوتا تو تم خود حقیقت تک پہنچتی مگر پتہ چلا تم میں شکل کے ساتھ دماغ بھی نہیں ہے"

سفرہ مرجان اسے بری طرح بے عزت اور حقارت سے ذلیل کر کے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی

آمنے سامنے کھڑے وہ دونوں بے شک ایک دوسرے سے الگ تھے۔اپوزٹ، مرر امیج، مگر پھر بھی دنیا میں چاہے کوئی اس سے کتنا بھی بیسٹ کیوں نا ہو اسے حقیر ،بے عزت کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا

(سیلف ریسپیکٹ بھی کوئی چیز ہے)

"اگر کوئی تمہیں خود سے کم تر لگ رہا ہو تو سمجھ لو تم اسے دور سے دیکھ رہے ہو یا پھر غرور سے"

"اوہ تو تمہیں بولنا بھی آتا ہے"

سفرہ مرجان کو اس کی حاضر جوابی تلملا گئی

"اگر کوئی آپ کا لحاظ کر کے خاموش ہو، آپ کی ریسپیکٹ کر رہا ہو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا نا کہ اس کے منہ میں زبان نہیں ہے اور اسے بولنا نہیں آتا"

"میں یہاں تمہاری لاجک سننے نہیں آئی"

سفرہ مرجان بگڑ کر بولتے ہوئے بیگ میں سے ایک کارڈ نکال کر سینٹرل ٹیبل پر رکھی تھی

"دئے ہوئے وقت پر اس جگہ پہنچ جانا تمہاری آنکھوں سے بہت سے پرزے ہٹ جائے گے_

سفرہ مرجان تنفر سے بولی تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے تو اب تک یہی سمجھ نہیں آیا کہ تم کون ہو؟اور مجھ سے اتنی فضول بکواس کرنے کی وجہ کیا ہے؟اور تم سمجھتی ہو کہ تم مجھے کہوں گی وہاں چلے جاو اور میں بھاگے چلے جاو گی"

سفرہ مرجان کے جملے سے زیادہ اس کا لہجہ لیلیٰ کو سلگا گیا تھا۔

"میرے خیال کے مطابق تم اس شخص کو جان نا چاہو گی جو تمہیں ہمیشہ مرنے سے بچا لیتا ہے"

سفرہ نے بے حد چبھتے لہجے میں کہا تھا

لیلیٰ جیسے سن ہوئی تھی

وہ سفرہ مرجان سے پوچھ نہیں پائی کہ اس شخص سے بھلا تمہارا کیا تعلق؟

اور وہ اس وقت اسی شخص کے سامنے کھڑی تھی

"سفرہ مرجان نے بتایا آپ کو"

تراب نے اپنے اندر غصے کے لہر کو دوڑتا محسوس کیا تھا

(یہ لڑکی اس کا کام خراب کر رہی تھی اسے اوقات میں رکھنا ہی ہوگا)

"اور آپ اس کی بات سن کر یہاں دوڑی چلی آئی"

اس نے غصے سے لیلی سے پوچھا تھا

"ہو آر یو؟"

اس کے سوال کو نظر انداز کئے وہ بڑے سرد انداز میں پوچھ رہی تھی

زندگی میں پہلی مرتبہ ابو تراب بن ابو بکر شبلی کو احساس ہوا کہ سرد لہجہ سامنے والے پر کیسا اثر کرتا ہے۔ خصوصا اس وقت جب سامنے والا ہمیں عزیز بھی ہو

www.novelsclubb.com

"جیسے آپ تو جانتی ہی نہیں"

وہ کہتے ہوئے لیلی کے ہاتھ کو دیکھا جسے وہ بار بار جھٹک رہی تھی

(پتا نہیں لوہے کا بنا ہے، مارا میں نے ہے اور لگا بھی مجھی کو ہے)

"کیا زیادہ تکلیف ہو رہی ہے؟"_

اس نے لیلیٰ کے ہاتھ کو تھام کر پوچھا تھا ساتھ ہی ہتھیلی کا جائزہ بھی لیا جو سرخ ہو رہا تھا

ہزار ضبط کے باوجود تراب کے چہرے پر فکر مندی جھلک رہی تھی

ساتھ کھڑے غمام کو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ کہاں تو وہ سب انتیظار کر رہے تھے کہ ان کا باس لڑکی کو اس کی سنگین غلطی کی سزا دے گا بلکہ یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہو رہا تھا۔ باس اسی ہاتھ کی مرہم کر رہا تھا جس ہاتھ نے اسے زخم دئے تھے۔ وہ کیا لڑکی ہو گی جس کے لئے باس اپنے اصول توڑ رہا تھا۔

اور یہی بات باہر کار میں بیٹھی ہوئی خوبصورت لڑکی سوچ رہی تھی

"بھلا اس میں کیا ہے جو مجھ میں نہیں ہے"

سفرہ مرجان کے آنکھوں سے نجانے کب سے آنسوں بہہ رہے تھے

وہ اس کا ہو کر بھی اس کا نہیں تھا وہ اپنی جیتی ہوئی بازی ہار گئی تھی

کس بات کا غم کرے اور کس کا نا کرے سفرہ کو سمجھ نہیں رہا تھا

اس نے لیپٹاپ بند کیا

وہ ایک عام سی لڑکی کو سفرہ مرجان پر ترجیح دے رہا تھا

ایک الوداعی نظر حویلی پہ ڈال کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کیا۔

"تمہارے دھوکہ اور فریب سے زیادہ نہیں" لیلیٰ نے کہتے ہوئے تنفر سے اپنا ہاتھ

اس کے ہاتھ سے کھینچا تھا

وہ لب بھنیچ کر رہ گیا

www.novelsclubb.com

"دیکھیں لیلیٰ۔۔۔۔"

وہ ابھی کچھ کہتا کہ اس کے کان پہ غمام جھکا تھا

"باس اگر آپ کو یاد ہو تو ہم یہاں ٹراپینگ پلان کے تحت آئے تھے، شاہ زر آ چکا ہے"

غمام نے پریشانی سے کہنے کے ساتھ ہی آنکھوں سے گیٹ کے جانب اشارہ کیا تھا جہاں گاڑیوں کی لمبی لائن داخل ہو رہی تھی

"ٹیک پوزیشن" تراب کی آواز گونجی تھی اور اس کے سب آدمی الرٹ ہوئے تھے

"آپ غلط وقت پہ غلط جگہ موجود ہے"

وہ جیسے اس کے لئے پریشان ہوا تھا

"چلیں"

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھا تھا

"میں کہی نہیں جاوں گی جب تک مجھے میرے سارے سوالات کا جواب نا مل جائے"

"یہ ضد کا وقت نہیں ہے لیلیٰ"

وہ جھلایا تھا

مگر وہ ڈھیٹ بنی رہی

جبھی پیچھے سے فائرنگ ہونے لگی تھی

لیلیٰ کا دل خوف سے دھڑک اٹھا

تراب نے لیلیٰ کو بازو سے پکڑ کر اپنی حفاظتی حصار میں لیا تھا

اور فوراً ناریل کے درخت کے اوٹ میں ہوا

لیلیٰ کی ساری ضد جیسے ختم ہوئی تھی۔ تراب کے شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑے اس کے سینے میں چہرہ چھپائے وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔

گنز کی تڑتڑاہٹ لیلی کے حواس گم کر رہے تھے

www.novelsclubb.com

لیلیٰ کی پیٹھ درخت سے لگی تھی اور تراب اس کے قریب ہی کھڑا خود بھی رہ رہ کر اوٹ سے نکل کر شوٹنگ کر رہا تھا اور اپنے آدمیوں کو سجیشن دے رہا تھا۔

"مجھے شاہ زر ہر حال میں چاہیئے"

تراب نے غصلے لہجے میں غمام سے کہا تھا اور وہاں سے ہٹنے لگا تھا مگر لیلیٰ کی مٹھیوں میں جکڑے شرٹ نے روک لیا

تراب نے اسے دیکھا جو خوف سے کانپ رہی تھی

"مم۔۔۔مجھے۔۔۔ڈر لگ رہا ہے"

وہ شاید رو بھی رہی تھی

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا، آپ یہاں سیف ہے یہاں سے کہی نہیں جائے گا"

کہنے کے ساتھ ہی وہ وہاں سے گیا تھا

لیلیٰ اسے روکنا چاہتی تھی مگر اس کی آواز حلق میں گھٹی تھی

www.novelsclubb.com

دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرتے ہوئے وہ روئے جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ خود کو کوس بھی رہی تھی کہ وہ یہاں کیوں چلی آئی تھی

جبھی اس کی آنکھیں خوف سے پھٹی تھی سامنے ہی ایک آدمی اس پر گن تانے ہوئے نظر آیا تھا لرزتے قدموں سے وہ درخت کے اوٹ سے نکل آئی جہاں اندھا دھند گولیاں چل رہی تھی

لیلیٰ نے دیکھا اس آدمی کے پیچھے سے تراب نے آکر گن چھینا تھا اور ایک چھانپڑ رسید کیا تھا جس کے سبب اگلے پل وہ زمین پہ تھا

"لیلیٰ۔۔۔"

تراب لیلیٰ کے پیچھے دیکھ رہا تھا جہاں ایک گن مین نے لیلیٰ کا نشانہ نا صرف لیا تھا بلکہ گن بھی چالا یا تھا

مگر لیلیٰ تو تراب کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پہ شدید اذیت اور کرب نظر آرہا تھا جیسے وہ بہت قیمتی چیز کھونے والا ہو

"بستر پہ آپ تھی مگر لگتا تھا کہ بیمار وہ ہے، سانسیں آپ کی بند ہو رہی تھی مگر لگتا تھا کہ جان اس کی جا رہی ہو"

لیلیٰ کے دماغ میں نرس کی آواز گونج رہی تھی اور جبھی تراب نے اسے اپنی پناہوں میں لیا تھا اور لیلیٰ کو لگا جیسے اس کی پشت پہ کسی نے دہکتا ہوا انگارہ رکھا ہو۔

"لیلیٰ آر ہواوکے؟"

وہ دیوانے جیسے انداز میں پوچھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"لیلیٰ آر یو اوکے؟"

اس نے دیوانے جیسے انداز میں پوچھا تھا

"باس میم کو لے جائے یہاں سے میں سب سنبھال لوں گا"

غمام نے پریشانی سے کہا تھا جسے پتہ نہیں تراب نے سنا بھی تھا یا نہیں کیونکہ وہ شدید اضطراب میں بے جان لیلیٰ کو بازوں پہ اٹھا کر اندر لایا تھا

"لیلیٰ بلٹ کہاں لگی ہے؟"

وہ لیلیٰ کو ٹیبل پر بیٹھا کر اس کی پشت کی جانب چیک کر رہا تھا

لیلیٰ نے آنسوں بھری آنکھوں سے دیکھا جن میں آنسوں کے ساتھ حیرت بھی تھی

"آپ بتاتی کیوں نہیں ہے کہ آپ کو بلٹ کہاں لگی؟"

لیلیٰ کو اپنی جانب یک ٹک روتا دیکھ وہ شدید اضطراب میں زور سے پوچھا تھا

"پلیز بتائیں ناں"

www.novelsclubb.com

اب کی جیسے اس نے التجا کی تھی

"بلٹ۔۔۔۔۔بلٹ۔۔۔۔مجھے نہیں تمہیں لگی ہے"

لیلیٰ نے جو کہا تھا اسے تراب کو سمجھنے میں دقت ہوئی تھی اور جب سمجھا تراب کو لگا اس کا بایاں بازو شدید درد سے گذر رہا ہے۔اب اسے درد کا احساس ہو رہا تھا۔تو بلٹ لیلی کو نہیں اسے لگی تھی۔سوچ کر تراب کے اعصاب پر سکون ہوئے تھے البتہ درد جو کے توں تھا

لیلیٰ لرزتے قدموں سے کھڑے ہوتے ہوئے اسے الٹا بینچ پہ لٹائی تھی جو بلا حیل و حجت کے لیٹ گیا تھا

لیلیٰ نے کمرے پہ نظریں دوڑائی وہ کمرا کسی آپریشن تھیٹر پورا اترتا تھا۔سرجری کے سارے آلات اور میڈیسین وہاں موجود تھے۔

کانپتے ہاتھوں سے تراب کو انجکشن لگا کر وہ اب اس کے پشت کے وہاں سے کپڑا سیزر سے کاٹ رہی تھی جہاں بلٹ لگی تھی

تراب کا کرتا پیچھے سے خون میں بھر گیا تھا۔اس پاس کھڑی عورت کو تراب کے بلڈ گروپ کا خون ارینج کرنے کے لئے کہا جسیے سن کر عورت کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

لیلیٰ کانپتے ہاتھوں سے بلٹ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی جو تیسری کوشش میں خود کو مضبوط کرتے ہوئے وہ کامیاب ہو گئی تھی

جس پر تراب کی بڑے دیر بعد درد سے بھری سسکی سنی۔پھر خون کی بوتل دائیں ہاتھ کے پشت پہ لگا کر وہ پاس ہی رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی اور ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی تھی

www.novelsclubb.com

"تم رو کیوں رہی ہو؟"

دماغ نے اس سے پوچھا تھا

"میں نہیں جانتی"

"مگر میں جانتا ہوں"

"مگر مجھے مت بتانا"

وہ اور تیزی سے روتے ہوئے جیسے اپنے اندر کی بات نہیں سننا چاہتی تھی

"تم اس لئے رو رہی کیوں کہ تم ہار گئی ہو، تم اس لئے رو رہی ہو کیوں کہ تم اس سے محبت کرنے لگی ہو"

"نہیں میں اس سے محبت نہیں کر سکتی بھلا میں ایک فریبی، دھوکہ باز، بہروپیا سے کیسے محبت کر سکتی ہوں جبکہ میں یہ بات جانتی بھی ہوں"

"تمہیں یہی بات تو رلا رہی ہے کہ یہ جاننے کے بعد بھی کہ وہ ایک بہروپیا بن کر تمہاری زندگی میں داخل ہوا پھر بھی تم اس سے محبت کرنے لگی ہو۔ بلٹ اسے لگی تھی تکلیف تمہیں ہوئی تھی، درد اسے ہو رہا ہے رو تم رہی ہو، تو یہ ماننے میں کیا ہے لیلیٰ کہ تم اس سے محبت کرنے لگی ہو"

اس کے اندر کی تلخ آواز پہ وہ اور شدت سے رونے لگی تھی

"نہیں ہے مجھے محبت سنا تم نے"

وہ اپنے اندر کسی کو بری طرح جھڑکی تھی

"کیا ہوا لیلیٰ آپ ٹھیک تو ہے؟"

اس کے رونے کی آواز سن کر تراب پشت کے درد کو بھلائے متوحش سا اٹھ بیٹھا

"تم کیوں اٹھے؟"

اپنے آنسوں کو سراعت سے ڈوپٹہ سے رگڑتے ہوئے وہ اس تک آئی تھی

"لیٹو تم"

www.novelsclubb.com

"آپ رو کیوں رہی تھی؟ آپ کو کہی لگا تو نہیں؟"

وہ اپنی تکلیف چھوڑ اس کے لئے پریشان ہو رہا تھا

لیلیٰ کے اندر جیسے دھواں بھرنے لگا تھا، غم کا دھواں۔اس کا دل کیا ایک اور تھپڑ لگا کر پوچھے کہ وہ اس کے زندگی میں فریب بن کر کیوں داخل ہوا تھا، کس موڑ پر لایا تھا اس نے ان کے رشتے کو، لیلیٰ نے خود کو کنٹرول کیا وہ اس کے حالت کے پیش نظر ان ساری باتوں کو نظر انداز کرنا چاہتی تھی

"باس شاہ زر اور اس کے آدمی بھاگ گئے ہیں، یہاں مزید ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہیں"

جبھی غمام اندر آکر نہایت ادب سے سر اور نظریں جھکائے بولا تھا

"میں نے کہا تھا مجھے ہر حال میں شاہ زر چاہیئے_

تراب غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔بے رحمی سے ہاتھ میں لگی ڈراپ کو کھینچا تھا جس سے خون کے چند قطرے نکل آئے تھے

"یہ کیا کر رہے ہو بے حس انسان"

لیلیٰ جیسے تڑپ کر ٹشو پیپر کو اس کے ہتھیلی کے پشت پہ رکھی تھی جہاں خون کے قطرے چمک رہے تھے۔

اور تراب کو لگا جیسے کسی نے اس کے جلتے دماغ پہ ٹھنڈا پانی الٹ دیا ہو۔اس کا سارا غصہ لمحوں میں غائب ہوا تھا۔وہ یک ٹک لیلیٰ کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھیں غصے سے اور چھوٹی ہو گئی تھی۔وہ ٹشو پیپر سے اس کا ہاتھ صاف کر رہی تھی

تراب کو کہی اندر بے بسی کا احساس ہوا تھا ساتھ ہی اپنی بے بسی پر غصہ بھی آیا تھا

"تمہیں آرام کی ضرورت ہے"

"میں ٹھیک ہوں، غمام صحیح کہہ رہا ہے ہمیں یہاں سے نکلنا چاہئے"

اب کی بار وہ ہلکی سی سرد مہری سے کہتے ہوئے لیلی سے اپنا ہاتھ نرمی سے چھڑیا تھا

"ایٹی ٹیوڈ تو دیکھو اس کا جیسے میں مری جا رہی ہوں ہاتھ پکڑنے کے لئے"

لیلیٰ کا کب سے کنٹرول کرتا ہوا موڈ ان کنٹرول ہوا تھا

"میری بلا سے، دو تین بلٹ اور مار دو اسے تاکہ یہ ایکدم ٹھیک ہو جائے"

شدید غصے میں وہ غمام سے کہہ رہی تھی اور ان ہی غصے بھری نظروں سے تراب کو دیکھی تھی جس کے چہرے پر ایک مرتبہ پھر بے بسی طاری ہوئی تھی

"بڑا آیا کہی کا آئرن مین، میں ٹھیک ہوں"

وہ غصے سے کہتے ہوئے آخر میں اس کے لہجے کی نقل اتاری تھی اور کمرے سے نکل گئی تھی

کب سے ہنسی ضبط کرتا ہوا غمام کھل کر ہنسا تھا

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے باس، آپ میم سے ڈرتے ہیں، میم کے سامنے آپ کی شخصیت ایکدم بدل جاتی...."

www.novelsclubb.com

غمام ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا مگر جیسے ہی خشمگی نگاہوں سے گھورتے تراب پڑی اس ہنسی فوراً رکی تھی۔

"سوری باس"

غمام پھر سے مودب ہوا تھا۔

فرافری سے ٹیک لگائے وہ سیل فون پہ بزی تھی، تراب اور غمام کو اپنی جانب آتا دیکھ وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ نے کے بعد سارا غصہ دروازے پہ اتاری تھی۔

ان دونوں نے ترحم بھری نگاہوں سے فرافری کو دیکھا تھا

"باس شی از ویری ڈینجر"

غمام جیسے جھرجھری کے کر بولا

وہ غمام کو وہ ڈینجر لگ رہی تھی جو کچھ دیر پہلے گنز کی آواز پر کانپ رہی تھی، اور اسی غمام نے سفرہ مرجان پر کوئی کمنٹس نہیں کیا تھا جس نے اس کے پیشانی پہ پسٹال رکھی تھی۔

تراب بے ساختہ ہنسا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا باس؟"

غمام حیرت سے اپنے باس کو دیکھ رہا تھا۔ وہ تراب کے ساتھ پچھلے تین سال سے مسلسل تھا لیکن اس نے تراب کو ہنستے تو کیا مسکراتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا۔ غمام اپنی باس کو پہلی مرتبہ ہنستے دیکھ رہا تھا۔

"نتھینگ"

"باس ایک بات تو طئے ہے یہ لڑکی کوئی بہت بڑی جادو گرنی ہے جس نے آپ جیسے ناقابل تسخیر شخص کو تسخیر کیا ہے،

باس کیا آپ جانتے ہیں آپ کو بیڑیوں سے جکڑا جا چکا ہے اور وہ بیڑیاں لوہے کی نہیں ہے جسے آپ آسانی سے توڑ دے، وہ محبت کی بیڑی ہے ریشم جیسی جسے آپ چاہ کر بھی نہیں توڑ پائے گے، آپکو محبت سے نفرت تھی اب آپ کو یہی محبت ہرا دے گی باس"

غمام کا ایک ایک جملہ تراب کو جیسے برف کے خول میں چھپا رہا تھا۔ وہ پھر سے نا پھگلنے والا گلیشئر بن رہا تھا

"باس آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ وہ آپ کی شطرنج کے گیم کا ادنی سا مہرہ ہے، اگر آپ اس مہرے کی جگہ بدلنا چاہے گے تو آپ سارا گیم ہار جائے گے باس"

تراب ایک سرد نظر غمام پہ ڈالی تھی اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا

"آپ کو محبت سے نفرت تھی اب یہی محبت آپ کو ہرا دے گی باس"

غمام کا ایک ایک جملہ جیسے تراب کے دماغ پہ ہتھوڑے کی طرح لگ رہا تھا

انا مد مقابل ہو تو ہم پسپا نہیں ہوتے

www.novelsclubb.com

محبت رو برو آئے تو سب کچھ ہار جاتے ہیں

----*---*---

اس کی نیند سیل فون کی آواز پہ کھلی تھی جو مسلسل بجے ہی جا رہا تھا

وہ دکھتے سر کو ہاتھوں میں تھام کر اٹھ بیٹھی وہ تراب کا سیل فون تھا جو بج رہا تھا۔ لیلی کی نظریں بے ساختہ گھڑی کی جانب اٹھی تھی جو صبح کے ساڑھے دس بجا رہے تھے۔ اس نے تراب کو کمرے میں ڈھونڈا جو کے نہیں تھا۔ ترب رات بھر بخار میں کر رہا تھا۔ رات بھر لیلی ٹھنڈے پانی کی پٹیاں اس کی پیشانی پہ رکھتی رہی تھی۔ اسے دوائی اور انجیکشن بھی دیا تھا جو وہ اپنے ساتھ حویلی سے لائی تھی۔ رات بھر جاگنے کی وجہ سے اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ اس نے مڈیکل کی ٹف پڑھائی میں بھی کبھی رت جگا نہیں منایا تھا۔ یہ اس کی پہلی رات تھی سو حالت بہت خراب تھی فجر کی نماز پڑھ کر سوئی تو اب اسے تراب کے بجتے سیل فون نے اٹھایا تھا اور وہ کمرے سے غائب تھا۔ جبھی وہ واش روم سے نکلتا نظر آیا۔ سیل فون کو ریسیو کرتے ہوئے اس نے ایک نظر لیلیٰ پر ڈالی جو مندی مندی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

لائٹ براون کلر کے شلوار سوٹ میں وہ کہی جانے کے لئے مکمل طور پر تیار نظر آرہا تھا۔

اس کے وہ بال جسے وہ ہمیشہ تیل میں چپڑے دیکھنے کی عادی تھی اس وقت بہت خوبصورت نظر آرہے تھے بے حد سلکی کاندھے تک نظر آتے بال تراب کے ہلنے پر وہ بھی ہلتے تھے۔لیلیٰ کا دغا باز دل ان بالوں میں کہی اٹکا تھا

تراب سیل فون آف کرتے ہوئے،اسے مکمل طور پر اگنور کئے دروازے کے جانب بڑھا تھا

(پتہ نہیں کس مٹی سے یہ انسان بنا تھا یقیناً اس مٹی میں لوہا ملا ہو گا، کوئی اسے دیکھ کر کہہ سکتا تھا بھلا کہ اس انسان کو کل بلٹ لگی تھی۔۔۔)

"کہاں جا رہے ہو؟"

وہ کل سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ اسے مسلسل اگنور کرتے ہوئے روڈ ہو رہا تھا

حالانکہ اگر کسی کو ایسا کوئی رویہ دیکھانا بنتا تھا تو وہ، وہ تھی۔

لیلیٰ کو اس کا برتاو غصہ دلا رہا تھا

اور اب وہ دروازے سے لگے کھڑی پوری فارم میں تھی

"آپ سے مطلب؟، آپ میری بیوی ہے سو بیوی ہی رہیئے گارجن بننے کی کوشش مت کریں"

تراب کے اتنی بدتمیزی سے کہنے پر لیلیٰ کا میٹر پورا گھوما تھا

"اچھا ہوا تم نے خود یاد دلا دیا کہ میں تمہاری بیوی ہوں، سو تو کیا تم یہ بتانا پسند کرو نگے کہ تم نے مجھ سے شادی کیوں کی؟ اگر کی تو اپنی اپنی اصلیت میں کیوں نہیں، کیوں میرے زندگی میں بہروپ بن کر داخل ہوئے، آواز تک بدل کر بات کرتے رہے، کیوں اپنی شخصیت کو مجھ سے چھپانا چاہتے ہو؟ تم ہو کون؟، مجرم؟، جاسوس،؟، یا کوئی مافیا کی شخصیت؟،۔۔۔ ہو آر یو؟"

لیلیٰ کے لہجے میں اتنی سختی اور حقارت تھی کہ وہ دیکھتا رہ گیا تھا

"ہو آر یو مسٹر۔۔۔!! ارے ہاں مجھے تو تمہارا نام بھی نہیں معلوم، بھلا میں کس نام سے پکاروں تمہیں؟"

لیلیٰ کی آنکھوں میں اتنی اجنبیت تھی کہ تراب کا دل تڑپ اٹھا

"مجنون۔۔۔"

تراب کے منہ سے بلا ساختہ نکلا تھا

"آپ مجھے مجنون کہہ کر بلا سکتی ہیں"

اس کا جواب سن کر لیلیٰ کا دماغ بھک سے اڑا تھا اگر وہ مزاق کر رہا تھا تو بہت غلط وقت پر کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیلیٰ کا پارہ جیسے مزید چڑھا تھا

"اور باقی سب جواب دینا پسند کرو نگے؟"

"نہیں"

"کیا نہیں؟"

"میں آپ کے کسی سوال کا جواب دینا پسند نہیں کروں گا"

"کیوں دینا پسند نہیں کرو گے؟"

"کیونکہ میں آپ کو جواب دینے کا پابند نہیں"

اگر لیلیٰ نے اجنبیت طاری کی تھی تو اب تراب نے بھی اجنبیت کا لبادہ اوڑھا تھا،

اپنے تڑپتے دل کو اس نے برف کے دیوار میں قید کر دیا تھا

"اچھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ چل کر اس کے قریب آئی تھی، درمیان میں تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تھا

اپنی جلتی آنکھوں کو تراب کے آنکھوں میں گاڑی تھی، ان آنکھوں میں اتنی آگ

تھی کہ تراب کا برف کی دیواری میں قید دل بھی جلنے لگا تھا۔

"تو پھر ٹھیک ہے، تم جواب دینے کے پابند نہیں اور اب میں واقعی میں نہیں چاہتی کہ تم پابند رہو"

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

تراب نے اپنے جلتے دل کو نظر انداز کرتے ہوئے بگڑ کر پوچھا تھا

"اب کچھ بھی ہو جائے لیلیٰ عازب خان تم سے خلع لے کر رہے گی"

تراب کا دل سن کر کانپا تھا اور اس مرتبہ اس کے ساتھ لیلیٰ کا دل بھی تھا، مگر دونوں ہی اپنے اپنے دل کو کچل رہے تھے

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں آپ کے منہ سے ایسا کوئی جملہ نہیں سنو، مگر آپ کو ایک بار کا کہا سمجھ میں نہیں آتا؟"

www.novelsclubb.com

تراب کا وجود جیسے لمحوں میں گلیشئر بنا تھا۔ بے حد سرد تاثرات سے اس نے درمیان کے خلاء کو ختم کیا تھا۔ مگر اس مرتبہ لیلی ڈر کر پیچھے نہیں ہٹی تھی

"تم ہوتے کون ہو مجھے حکم دینے والے؟"

تراب کا ایسا انداز اسے ڈرا دیتا تھا مگر اس مرتبہ وہ ڈر کر بھی اپنی جگہ ڈٹی رہی تھی۔

ہنوز اس کے سرد آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھی

"میں بتاوں آپ کو کہ، میں کون ہوں؟" اس مرتبہ تراب کا دماغ مکمل ان کنٹرول ہوا تھا، شدید غصے میں آتے ہوئے لیلیٰ کو صوفے پہ گرا کر مکمل لیلیٰ پر جھکتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا

لیلیٰ کی ساری اکڑ اور غصہ، تراب کے اس قدر غصے اور قربت کو دیکھ کر ہوا ہوا تھا۔

"ہاں! کیا بتاوں میں کہ میں کون ہوں؟"

www.novelsclubb.com

"میں بتاوں آپ کو کہ، میں کون ہوں؟"اس مرتبہ تراب کا دماغ مکمل ان کنٹرول ہوا تھا، شدید غصے میں آتے ہوئے لیلیٰ کو صوفے پہ گرا کر مکمل لیلیٰ پر جھکتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا

لیلیٰ کی ساری اکڑ اور غصہ، تراب کے اس قدر غصے اور قربت کو دیکھ کر ہوا ہوا تھا۔

"ہاں! کیا بتاوں میں کہ میں کون ہوں؟"

بے حد قریب سے لیلی کے سفید پڑتے چہرے اور لرزتیں پلکوں کو دیکھ کر تراب کو اپنے غصے کی شدت کا احساس ہوا تھا

وہ اگلے ہی پل جھٹکے سے پیچھے ہٹا تھا بنا لیلیٰ پر ایک نظر ڈالے وہ کمرے سے نکل رہا تھا پیچھے لیلیٰ کا تپتے دل اور وجود سے رو دی۔

جسے کمرے سے نکلتے ہوئے تراب نے صاف سنا تھا اور کرب سے آنکھیں بھینچ کر رہ گیا۔

----*----*---

ساتواں باب: محبت کی مثلث

(Love triangle)

بیت امن پہنچ کر وہ سیدھا اپنے اور سفرہ مرجان کے مشترکہ کمرے میں گیا تھا جہاں سفرہ کو آرام سے سوتے دیکھ تراب کا دماغ جل اٹھا تھا

"میرے پلانز میں دخل اندازی کر کے تم اتنے آرام سے کیسے سو سکتی ہو؟"

جھٹکے سے سفرہ کو بازو پکڑ کر تراب نے اسے نیند سے اٹھا کر بیٹھایا تھا۔

اس افتاد پر سفرہ فوراً حواس میں آئی تھی۔ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہی تو الماس روتی ہوئی سفرہ کو سمجھا کر، سلا کر گئی تھی

سفرہ نے کل دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا

www.novelsclubb.com

وہ مسلسل کمرہ بند تھی پھر صبح ناشتے پر بھی وہ نہیں آئی تھی۔الماس اس کا انتیظار بارہ بجے تک کیا تھا مگر سفرہ نے شکل تک نہیں دیکھائی، بے حد پریشان ہو کر الماس کمرے میں آئی تھی

حال سے بے حال روتی ہوئی سفرہ کو دیکھ کر نیلم کا دل بیٹھا تھا

"سفی میری جان! کیا ہوا؟'

بیڈ سے پشت لگائے وہ نیچے قالین پہ بیٹھی تھی

"مما دل چاہ رہا ہے کہ مر جاوں، کیا مر جاوں مما؟"

سفرہ کی آواز میں اذیت تھی، ناامیدی تھی، آنکھیں سونی اور بے جان تھی

www.novelsclubb.com

"اللہ نا کرے کہ میری بچی کو کچھ ہو، مرے تمہارے دشمن"

الماس نے تڑپ کر سفرہ کو خود سے لگایا تھا۔

"تم نے ایسا کہتے ہوئے ایک مرتبہ اپنی اس ماں کا نہیں سوچا جو صرف تمہیں دیکھ دیکھ کر جیتی ہے'

الماس کے آنسوں نکل آئے تھے

"ہو کیا ہے تمہیں، بولوں گی تم؟'

اس مرتبہ کمزور پڑتی ہوئی نیلم خود کو سنبھال کر سفرہ کا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے پوچھی

"مما۔۔۔وہ۔۔۔تراب۔۔۔۔۔"

سفرہ مرجان روتے سسکتے ہوئے الماس کو سب بتاتی گئ

الماس دل پہ ہاتھ رکھے سب سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا ایک مرتبہ پھر تاریخ خود کو دہرانے والی تھی؟

کیا اس مرتبہ پھر کوئی الماس خالی ہاتھ، خالی دل رہ جانے والی تھی؟

نہیں وہ اپنی بیٹی کو الماس نہیں بننے دینگی

سفرہ کو وہ اس کی محبت دلا کر رہے گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

(اس مرتبہ عینا مرجیہ تم ہار جاوں گی) الماس کے ذہن میں شبلی کے ساتھ ہنستی مسکراتی ہوئی عینی آئی تھی

(الماس اپنی بیٹی کو محبت کے معاملے میں ہارنے نہیں دے گی)

"رونا بند کرو اور میری بات غور سے سنو_

الماس نے روتی ہوئی سفرہ کو سختی سے جھنجھوڑ کر کہا تھا

"تم عام نہیں ہو سفرہ مرجان تم بے حد خاص ہو، تم سب کچھ کر سکتی ہوں اس لڑکی کی طرح عام سی شکل وصورت کی نہیں ہو تم، میں محبت کے معاملے میں ہار گئی تھی مگر تمہیں جیتنا ہو گا، اس مرتبہ تم ہی جیتو گی سفی، کیوں کہ تم بھی اس کی بیوی ہو، اگر تراب تمہیں. پسند نہیں کرتا تو تمہیں کوشش کرنی ہو گی کہ وہ تمہیں پسند کرے"

"مم۔۔۔وہ مجھے پسند نہیں کر سکتا، جب تک لیلیٰ، تراب کی زندگی میں ہے تب تک تراب مجھ سے محبت نہیں کر سکتا"

سفرہ مرجان نے روتے ہوئے کہا تھا

"تب تو پھر لیلیٰ کو تراب کی زندگی سے جانا ہو گا، چاہے طلاق کی شکل میں ہو یا موت کے"

الماس کی آنکھوں میں اتنی نفرت تھی کہ سفرہ کے آنسوں ٹھٹھرے تھے۔وہ جانتی نہیں تھی کہ الماس کی نظروں کے سامنے اس وقت صرف ایک ہی چہرہ تھا جس سے وہ شدید نفرت آج تک کرتی آئی تھی اگرچہ وہ مر ہی کیوں نا گئی ہو اور وہ تھی

"عینا مرجیہ"

www.novelsclubb.com

الماس کی محبت ابو بکر شبلی پر ڈاکا ڈالنے والی

"مگر مما یہ تو غلط ہے ناں"

"میری جان محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے، اور ابھی تو محبت بھی ہے اور جنگ بھی، تم سفرہ مرجان جسے دنیا میں کوئی ہرا نہیں سکتا یہاں تک کے موت بھی نہیں، تمہیں اپنی محبت کو جیتنا ہو گا ہر حال میں، اب ٹھو، آنسوں پوچھو، اور جنگ لڑنے کے لئے تیار ہو جاو"

الماس کی باتیں سفرہ کے ذہن میں ابھی بھی گونج رہی تھی، بیڈ سے کھڑی ہوتی ہوئی وہ حال میں آئی

جہاں تراب اپنی تمام سنگ دلی اور غصے کے ساتھ کھڑا تھا۔

"میں نے سوچا تھا آپ کی پہلی بیوی کو پتہ ہونا چاہئے آپ کی اصلیت"

تراب کے سامنے جس کی ذبان لڑکھڑا جاتی تھی وہ اس مرتبہ مضبوطی سے بول رہی تھی یعنی سفرہ مرجان نے جنگ کی شروعات کر دی تھی

"تمہیں میری زندگی میں مداخلت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے"

تراب نے آنکھیں سکیڑ کر سفرہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو بدلی نظر آ رہی تھی

"بلکل ہے کیوں کہ میں آپ کی بیوی ہوں"

تراب کی باتیں سفرہ کو ہرٹ کر رہی تھی وہ ذخمی لہجے میں بولی

"اوہ اچھا، جسے میں نے شادی سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس کی میرے نزدیک کوئی اوقات نہیں ہے، جو یہ بات میرے سیل فون سے بھی اچھے سے جان گئی تھی کہ میری شادی ہو چکی ہے مگ پھر بھی مجھ سے شادی کی، جسے میں اپنی بیوی سمجھتا ہی نہیں"

ترنے بے حد سرد لہجے میں کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتے تھے کہ۔۔۔"""

اگرچہ وہ تراب کی باتوں سے شدید ہرٹ ہو رہی تھی مگر حیران بھی تھی

"سفرہ مرجان تم ٹاپ کی جرنلسٹ ہو سکتی ہو مگر ابو تراب کے سامنے تم کچھ بھی نہیں ہو، میرے اجازت کے بغیر کوئی میری چیز کو دیکھ بھی نہیں سکتا تو پھر چھونے کی بعد تو دور کی ہے، تم میرے کمرے میں تھی اور تمہیں لگا کہ مجھے خبر نہیں ہو گی"

تراب طنزاہنسا تھا

(تو لیلیٰ کی وجہ سے تم ہنسنے بھی لگے ہو)

اس کے جملوں کے ساتھ ساتھ ہنسی نے سفرہ کو آگ لگائی تھی۔ حسد کی آگ۔

"سفرہ مرجان میں چاہتا تھا کہ تم جانو کہ میں شادی شدہ ہوں تاکہ تم پیچھے ہٹ جاو، اس لئے تم میرے سیل کو ٹچ کر پائی، اور اب میں وارنگ دے رہا ہوں تمہیں کہ میری زندگی سے دور رہو"

تراب سختی سے وارنگ دیتے ہوئے واپس جانے کے لئے مڑا تھا

"ویسے تراب کیا آپ کی پہلی بیوی کو پتہ ہے کہ اس کے شوہر کی کوئی دوسری بیوی بھی ہے؟"

سفرہ مرجان کی آواز پہ تراب کے قدم رکے تھے وہ مڑ کر سفرہ کو دیکھا جو فاتحانہ انداز میں مسکرا رہی تھی

تراب کے ذہن میں ایک منظر آیا تھا

ڈرائیو کرتے ہوئے تراب کو احساس ہوا تھا کہ لیلیٰ اسے بار بار دیکھ رہی تھی جیسا کچھ پوچھنا چاہتی ہو

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا کچھ پوچھنا ہے آپ کو؟"

غمام سے بات کرنے کے بعد وہ لیلی سے بہت روڈلی برتاو کر رہا تھا

"کہی ہاتھ میں درد تو نہیں ہو رہا ہے"

"ہو رہا ہے، کیا کرے گی آپ؟"

"انجیکشن لگا۔دوں گی اور کیا"

تراب کے اتنے روڈلی برتاو پر غصے سے بولی تھی

"نہیں میں ٹھیک ہوں"

بلٹ سے زیادہ تو انجکشن کا خوف ہوتا ہے،اور کیا پتہ وہ واقعی میں غصے میں آکر دے بھی دے، تراب نے جھرجھری لی

"وہ لڑکی کون تھی؟"

لیلیٰ نے پہلے سے زیادہ غصے سے پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"کون سی لڑکی؟"

"پتہ نہیں اور کتنی لڑکیاں ہے؟صفرہ مرجان؟"

"اچھا وہ میری کزن ہے"

تراب کنکھیوں سے لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے بولا جس کی حجاب سے جھانکتی ہوئی غصے بھری آنکھیں نظر آرہی تھی

"صرف کزن تو نہیں لگتی"

لیلیٰ نے بلکل بیوی والے لہجے میں تفتیش کیا

"تو پھر دوسری بیوی ہو گی میری"

تراب مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اسے چھیڑا تھا جو ایک طرح کا سچ تھا

"شکل دیکھو اس کی، اتنی خوبصورت لڑکی ملے گی اسے"

لیلیٰ نے جل کر کہا تھا

www.novelsclubb.com

تراب نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا تھا

(پتہ نہیں وہ اسے کیا سمجھتی تھی ورنہ ساری دنیا اس پر مرتی تھی)

پھر ہنس دیا

"صیح کہا آپ نے اس شکل پہ تو کوئی بد صورت لڑکی ہی ملے گی مجھے، جو کہ مل بھی گئی"

"کیا مطلب ہے تمہارا کہ میں بد صورت ہوں"

لیلیٰ نے غصے سے چیخ کر کہا تھا، اس مرتبہ وہ شدید ناراض ہوئی تھی

کہ باقی کا سارا راستہ اس نے تراب سے کوئی بات نہیں کی تھی

حالانکہ تراب نے اس سے بات کرنے کی کافی کوشش کی تھی

وہ جانتا تھا کہ لیلیٰ نے اس بات کو۔مزاق سمجھا ہو گا اور اب وہی بات سفرہ کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

"لیلیٰ سے دور رہنا سفرہ ورنہ نقصان اٹھاوں گی"

پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں تراب نے کہا تھا

"میں ہر طرح کا نقصان اٹھانے کے لئے تیار ہوں تراب، سوائے تمہیں کھونے کے"

نہایت اٹل انداز میں کہتے ہوئے سفرہ نے جیسے "آپ" کا تکلف بھی درمیان سے ہٹاتے ہوئے کہا تھا

"سفرہ پلیز میرے معاملات سے دور رہو"

ایک لمحے کے لئے تراب کو سفرہ پر رحم آیا تھا

وہ جانتا تھا کہ وہ یہ سب اس وجہ سے کر رہی ہے کہ اسے اس سے محبت ہے وہی محبت جو اسے لیلیٰ سے تھی

www.novelsclubb.com

سو اب کی بار تراب نے نرمی سے کہا تھا

"تمہارا ہر معاملہ اب مجھ سے جڑا ہے، اس لئے دور رہنا اب ممکن نہیں'

"دیکھو صفرہ۔۔۔"

تراب جیسے اس بحث سے بور ہونے لگا تھا

"مجھے تم سے محبت ہے"

سفرہ کے کہنے ایک لمحے کے لئے تو جیسے تراب خاموش ہوا تھا

"مگر مجھے تم سے نہیں ہے" اب وہ پہلے سے زیادہ اکتایا ہوا تھا

"تمہیں مجھ سے کرنی پڑے گی"

سفرہ کے لہجے میں ایک طرح کی ضد تھی

جس سے تراب کے ماتھے کی تیوریاں چڑھی تھی وہ ضد صرف ایک ہستی کی پوری کرنے لگا تھا جو کہ سفرہ نہیں تھی

www.novelsclubb.com

"اچھا مگر میں نہیں کر پاؤ گا، کیوں کہ میں پہلے ہی کسی سے محبت کرتا ہوں"

"اور اگر وہ 'کسی' ہی نا رہے تب؟"

سفرہ کے کہنے پر تراب کو لگا کہ اس کا دل ایک لمحہ کے لئے رکا ہو

"شٹ اپ، میں نے کہا لیلیٰ سے دور رہو ورنہ تمہیں طلاق دینے میں مجھے لمحہ نہیں لگے گا"

نہایت شدید غصے میں بے دردی سے سفرہ کو بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے دیوار سے لگا یا تھا جس سے سفرہ کے سر پہ چوٹ آئی تھی مگر وہ چوٹ تراب کے لفظوں سے زیادہ تکلیف دہ نہیں تھی

آخری سرد نگاہ وہ صدمے سے بت بنی سفرہ پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا تھا

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہے"

وہ تینوں ہی نہیں جانتے تھے کہ وہ تینوں

"لوٹرائے اینگل" میں داخل ہو چکے تھے جو "برمودہ ٹرائے اینگل" سے زیادہ خطرناک تھا

_____*____*___

محبت کیا ہے

دو لفظوں میں بتاتا ہوں

تیرا مجبور کرنا

اور میرا مجبور ہو جانا

"اسلام علیکم نانو"

سیل فون ریسیو کرتے ہوئے اس نے ساتھ چلتے ہوئے غمام کو ہاتھ کے اشارے سے اپنا نان اسٹوپ چلتا منہ بند کرنے کے لئے کہا

مگر اب دوسری جانب نانو شروع ہو چکی تھیں

www.novelsclubb.com

"حد کرتے ہو تراب بچی کی جان لینی ہے کیا تمہیں، تین دن سے وہ بخار میں مبتلا ہے، نا کچھ کھا رہی ہے اور نا ہی پی رہی ہے، تم سے کی زیادہ ضدی ہے، تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ صرف تم سے ہی سنبھلتی ہے"

نانو کی شکات سن کر اس نے ایک لمبی آہ کھینچی

(حد کرتیں ہیں لیلیٰ آپ بھی، جتنا آپ نے مجھے پریشان کیا اتنا تو کسی نے نہیں کیا)

"نانو وہ میں۔۔۔۔'

اس نے ہمیشہ کی طرح نانو کو بہلانے کی کوشش کرنی چاہی

"مجھے کچھ نہیں سننا، آو اور سنبھالو اپنی بیوی کو"

نانو شدید ناراضی سے کہتے ہوئے فون رکھ دیں

(آہ لیلیٰ۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ لیلیٰ کو کیسا ٹریٹ کرے، سختی کرنے جاتا تو دل بیچ میں آجاتا اور نرمی کرنے جاتا تو دماغ)

www.novelsclubb.com

ابھی بھی وہ کھڑکی میں کھڑے ہو کر اسے سوچ رہا تھا۔فل مون کی رات جگمگاتا چاند جیسے لیلیٰ کے چہرے میں ڈھلا تھا

لیلیٰ کا ناراض چہرہ وہ رو بھی رہی تھی

پچھلے تین دن سے مسلسل اس کے کان میں لیلیٰ کی روتی ہوئی آواز گونج رہی تھی۔

دل اپنی جگہ مچل کر رہ جاتا جسے وہ نظر انداز کر رہا تھا۔ مگر آج نانو نے اس کی بیماری کا ذکر کیا تو دل کو نظر انداز کرنا مشکل لگ رہا تھا

مگر اس مرتبہ لیلیٰ کی ضد پوری کرنا بھی تو آسان نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ لیلیٰ خود ساختہ بیماری میں مبتلا ہے۔ اور اسے اس وقت تک رہنا تھا جب تک وہ اس کی ضد نہیں پوری کر دیتا۔ اور یہ تو ممکن ہی نہیں تھا

تو پھر اسے لیلیٰ کو بہلانا تھا

کل بہت امپورٹینٹ کام تھا وہ پرسوں ہی لیلیٰ سے مل سکتا تھا۔

مگر دل تو جیسے لیلیٰ کے پاس جانے کے لئے مچل رہا تھا۔ اسے جیسے کوئی بھی عذر قبول نہیں تھا

جبھی اس کے سیل پہ سیٹ کیا ہوا رمائنڈر بجنے لگا تھا۔اس کے انگلیوں کا لمس پاتے ہی سیل فون ان لاک ہوا،اس نے اسکرین پہ رمائنڈر کے ساتھ بجتا ہوا نوٹ پڑھا۔ اور اس مرتبہ جیسے تراب اپنے بے قابو ہوتے دل کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکا تھا۔

(ابھی ساڑھے گیارہ بج رہے تھے تین گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ لیلیٰ کے لولینڈ پہنچ جائے گا پھر لیلیٰ سے مل کر فوراً واپس ہو جائے گا)

ٹیبل سے گاڑی کی کیز اٹھاتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔

_____*___*___

سفید وادی پہ آسمان پہ چمکتا فل مون کھڑکی پہ کھڑی لیلیٰ کو مبہوت کر رہا تھا۔ماحول بہت سحر انگریز ہو رہا تھا۔

دن بھر سونے سے رات میں نیند تو آنے سے رہی تھی سو وہ رات پھر کتابیں پڑھتی رہتی۔ابھی بھی ایک کتاب ختم کر کے کھڑکی پہ آ کے کھڑی ہوئی تھی۔چاند کو دیکھتے ہوئے فورا کوئی یاد آیا تھا، جسے وہ مسلسل تین دن سے سوچ رہی تھی۔

"میں تمہارا نام تک نہیں جانتی، یہ بھی نہیں جانتی کہ کون ہو؟، میری زندگی میں کیوں داخل ہوئے ہو؟, میں کچھ بھی نہیں جانتی، مگر مجھے لگتا ہے میں پھر بھی تم سے محبت کرنے لگی ہوں اور شاید تمہیں معاف بھی کر دوں"

چاند میں تراب کا چہرہ دیکھتے ہوئے وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہی تھی

"کیونکہ محبت کا دوسرا نام معافی ہی تو ہوتا ہے"

ساتھ ہی لیلیٰ کو سفرہ مرجان یاد آئی تھی

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتی اس لڑکی سے تمہارا کیا تعلق ہے مگر میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ تم مجھے دھوکہ دو یا فریب تمہارے معافی مانگنے پر میں معاف کر دوں گی مگر بے وفائی کی تو ہر گز معاف نہیں کروں گی"

لیلیٰ ایکدم چپ ہوئی تھی اسے اپنے پیچھے آہٹ کا احساس ہوا تھا وہ فورا مڑی، اپنے ایکدم پیچھے سیاہ ہیولے کو دیکھ کر لیلیٰ کی خوف سے چیخ نکلنے والی تھی کہ اس ہیولے نے فورا اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا

"لیلیٰ یہ میں ہوں_

ہیولے کی آواز پہچاننے کے بعد لیلیٰ نے جیسے سکون کا سانس لیا

"حد کرتے ہو تم بھی"

اپنے منہ پر سے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ ناراضگی سے بولی تھی

مگر تراب تو جیسے سانسیں روکے لیلیٰ کو دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

نیم اندھیرے کمرے میں بھی لیلیٰ صاف نظر آ رہی تھی جو بنا ڈوپٹے کے کھڑی تھی

اوپر سے ان جانے میں ہی دونوں بے حد قریب آ گئے تھے

تراب کا بایاں بازو لیلیٰ کے کمر کے گرد حمائل تھا جس کا احساس لیلیٰ کو

ابھی ہوا تھا۔

"دور ہٹو، ایسا کیا دیکھ رہے ہو"

تراب کو دھکے سے پیچھے ہٹاتے ہوئے وہ بیڈ پر رکھے ڈوپٹے کی جانب بڑھی تھی

تراب نے سٹ پٹا کر لیلیٰ کے وجود سے نظریں ہٹایا تھا۔

ڈوپٹہ کاندھے پر پھیلا کر وہ تراب کی جانب مڑی، جو غائب دماغی سے کھڑکی

سے نظر آتے چاند پہ نظریں جمائے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

نیم اندھیرے کمرے میں بھی اس کے کان سرخ نظر آ رہے تھے

"یہ کونسا طریقا ہے کسی کے کمرے میں داخل ہونے کا؟"

"یہ کسی کا نہیں میری بیوی کا کمرہ ہے سو میں کسی طریقے سے بھی داخل ہو سکتا ہوں"

وہ لیلیٰ کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا

"یہ کسے دیکھ رہے ہو مجھے ؟"

نجانے کیوں لیلیٰ کی پلکیں لرزی تھی

"واو آپ شرماتی بھی ہے"

حد ہے وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا۔

"کیوں آئے ہو؟"

www.novelsclubb.com

غصے سے پوچھا گیا

"بھوک لگی ہے"

چہرے پہ معصومیت سجائے وہ کہہ رہا تھا

"تو کچن میں جاوں یہاں کیا کر رہے ہو؟"

لیلیٰ کو شدید غصہ چڑھا

اگر اس نے سوچا تھا کہ وہ معافی مانگنے والا ہے، مگر بھلا اس نے اس سے پہلے بھلا کب معافی مانگی تھی جو اب مانگے گا، ناک نہیں کٹ جائے گی۔

لیلیٰ نے اس کے غرور سے کھڑی ناک کو دیکھتے ہوئے منہ بنایا تھا

"میں نے سوچا کیوں نا ہم نیسلے ریسٹورینٹ میں جا کر ڈنر کرے"

تراب مسکراہٹ چھپائے کہہ رہا تھا

اور ادھر لیلیٰ کے منہ میں پانی آیا

www.novelsclubb.com

نیسلے ریسٹورینٹ اس کا فیورٹ تھا وہاں کا پلاوز بر دست ہوتا تھا، اور ہاں وہاں سموسے بھی ملتے تھے اور لیلیٰ نے بڑے دونوں سے سموسے نہیں کھائے تھے

لیلیٰ کا دل مچل اٹھا تھا

اور ساتھ ہی اسے یہ یاد آیا تھا کہ وہ دو دن سے بھوکی ہے۔

"مجھے نہیں جانا کسی ریسٹورینٹ میں"

اب بھلا منہ اٹھا کر کیسے چل دیتی

ناراض تھی وہ، معافی صیح نا مانگے مگر اسے ریکویسٹ تو کر سکتا تھا

"پلیز چلے ناں"

اور اب تراب فرصت سے منتیں کر رہا تھا

"اچھا ٹھیک ہے، اگر تم اتنا ہی ریکویسٹ کر رہے ہو تو میں چلتی ہوں"

تراب کے سات پشتوں پر حسان کرتے ہوئے جیسے وہ مانی تھی

www.novelsclubb.com

"اٹس مائے پلیزر میم"

تراب نے بڑے دلفریب انداز میں گردن کو خم کرتے ہوئے کہا تھا

لیلیٰ کا دغا باز دل فوراس کے انداز پر فدا ہوا تھا

"ویسے رات کے ڈھائی بجے تمہارے لئے کون ریسٹورینٹ کھولے رہے گا"

دل کو ڈپٹتے ہوئے وہ تراب کو منہ بنا کر بولی

"اگر آپ کو یاد ہو تو وہ آپ کا فیورٹ ریسٹورینٹ ہے جو چوبیس گھنٹے اوپن رہتا ہے"

"ہاں مجھے پتہ ہے، مگر یہ تو بتاو، تم میرے بارے میں اور کیا جانتے ہو؟"

لیلیٰ گڑگڑائی تھی مگر فورا مشکوک بھی ہوئی تھی

"سب کچھ جانتا ہوں"

تراب نے مسکرا کر جواب دیا تھا

www.novelsclubb.com

"تو پھر مجھے اپنے بارے میں کیوں نہیں بتا رہے ہو؟"

لیلیٰ کا موڈ بگڑا تھا

"آپ تیار ہو کر نیچے آیئے، میں گاڑی میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں"

بنا کوئی جواب دیئے وہ فورا باہر نکلا تھا

"تمہیں تو آج میں نہیں چھوڑوں گی"

دانت پیستے ہوئے لیلیٰ نے دل میں پختہ ارادہ کیا تھا

فرافری کے بونٹ پہ بیٹھا تراب سیل فون پر غمام سے بات کر رہا تھا کہ ہیل کی آواز پہ فورا چہرہ موڑ کر دیکھا جہاں سے وہ آ رہی تھی

"۔۔۔۔۔سوپریٹی۔۔۔"

تراب بات کرتے ہوئے جیسے سارے الفاظ بھولا تھا

وہ تو روتی بسورتی، لاپرواہ، سر جھاڑ پھرتی لیلیٰ پر فدا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

اور یہ تو کوئی اور ہی تھی

"سیاہ ٹخنوں سے کچھ اوپر تک آتے لانگ فراک جس پہ گولڈن ورک تھا، سیاہ اسٹالر چہرے کے گرد لپیٹے ہوئے تھا۔ چاند بھی اس پر جیسے فدا ہوتے ہوئے اپنی ساری روشنی اس پر لٹا رہا تھا۔

چاند کی روشنی کے ہالے میں وہ کوئی ماورائی مخلوق لگ رہی تھی

گاڑی کے جانب آتے لیلیٰ کے جذبات بھی تراب جیسے تھے

گاڑی کے بونٹ پہ سیل فون کان سے لگائے وہ بہت اسٹائلیش اور ہنڈسم لگ رہا تھا

(اف کمبخت پتہ نہیں کیوں اتنا ہینڈسم ہے)

لیلیٰ نے بے ساختہ دل میں سوچا تھا

www.novelsclubb.com

گاڑی کے فرنٹ سیٹ پر لیلیٰ بیٹھی تو جیسے وہ ہوش میں آیا تھا بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بھی بونٹ سے نیچے اتر آیا

ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے تراب نے لیلیٰ پر ایک تفصیلی نگاہ ڈالی

"کیا اب چلنے کا ارادہ بھی ہے یا یہی فجر کرنی ہی ہے"

گردن موڑے تراب کے شہد رنگ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ پوچھ رہی تھی

سیاہ کاجل اور لائنرز سے سجی آنکھیں تراب کے دل میں ہل چل مچا گئی

"افکورس چلنا ہی تو ہے"

تراب نے خود کو کہتے سنا تھا پھر سر جھٹکتے ہوئے اپنی ساری توجہ ڈرائیونگ کی جانب کی

ریسٹورینٹ کی پارکنگ میں گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ فوراً چل کر لیلیٰ کی ڈور کی جانب آیا تھا۔اس طرح کے لیلیٰ کے نکلنے کے بعد وہ سامنے دیوار کی طرح کھڑا تھا۔ لیلیٰ نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی تو فوراً اس نے اپنا ہاتھ گاڑی پہ رکھکر لیلیٰ کی کوشش ناکام بنایا

"اب کیا ہے؟"

جھنجھلا کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی لیلیٰ فوراً حیا سے نظریں جھکا گئی

جو بڑے ولہانا انداز میں اس کی آنکھوں کو تک رہا تھا

(کیا ضرورت تھی اتنا تیار ہونے کی) لیلیٰ نے اب کی بار نروس ہوتے ہوئے بری طرح خود کو کوسا تھا حالانکہ وہ کچھ خاص تیار نہیں ہوئی تھی۔

"مجھے کچھ کہنا ہے"

اس کے کان کے پاس جھک کر نہایت دھیمے لہجے میں کہا تھا کہ لیلیٰ کی بیٹس مس ہوئی

"مم۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔سے فلرٹ۔۔ کرنے۔۔۔ کی۔۔۔ کوشش۔۔۔ کوشش ۔۔۔مت کرنا"

www.novelsclubb.com

تھوک نگلتے ہوئے لیلیٰ نے ہکلا کر بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا

"میں سفرہ مرجان نہیں ہوں"

کہنے کے ساتھ ہی پھرتی سے اس کے بازو کے نیچے سے نکلی تھی

"آپ ہو بھی نہیں سکتی ہے"

تراب جیسے اس کے آخری جملے پہ ہنستے ہوئے بولا

"میں سفرہ مرجان کیوں نہیں ہو سکتی؟"

ٹیبل پر بیٹھ کر اوڈر نوٹ کرانے کے بعد وہ پوچھ رہی تھی۔

"کیونکہ وہ بہت خوبصورت ہے"

تراب نے اسے چھیڑا تھا

جس کی سزا لیلیٰ نے اس کی پنڈلی پہ ہیل مار کر دی تھی

www.novelsclubb.com

"اووو۔۔۔ بڑی ظالم ہیں آپ"

تراب بے ساختہ کراہا تھا

"آئیندہ میرے سامنے ایسا کچھ مت کہنا کہ مجھے ظلم کرنا پڑے"

لیلیٰ اس پر رعب جماتے ہوئے بولی تھی

"جو حکم آپ کا ملکہ عالیہ"

تراب سہمنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا

اسی طرح کی باتوں میں انہوں نے ڈنر مکمل کیا تھا۔

ریسٹورینٹ کی پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے تراب کا سیل فون بجنے لگا تھا

"رات کے تین بجے اگر کسی کے سیل فون پہ کال آسکتی ہے تو وہ صرف تم ہو"

تراب کو پاکٹ سے سیل فون نکالتے دیکھ وہ جل کر بولی

"گنگسٹر کہی کا"

www.novelsclubb.com

سیل فون کو کینا توز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

"تھینک یو"

تراب لیلیٰ کے اس لقب پر کھل کر ہنسا تھا

"آپ باہر چلیں میں گاڑی پارکنگ سے لاتا ہوں"

سیل فون ریسیو کرتے ہوئے تراب بولا تھا

یقیناً اس نے لیلیٰ کو وہاں سے ہٹانے کے لئے بولا تھا

"نجانے کس سے بات کرنی تھی جو میرے سامنے نہیں ہو سکتی تھی"

وہ گیٹ سے نکلنے سے پہلے تراب کو دیکھ جو ابھی بھی سیل پر بزی تھا

"آہ کیا اب میں ایک شکی بیوی بننے والی ہوں، حد ہے"

وہ دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی تراب کو سوچ رہی تھی بھلا رات کے تین بجے کون ہوتا وہاں مگر یہ لیلیٰ کی بھول تھی

www.novelsclubb.com

ریسٹورینٹ کے تھوڑے فاصلے پر وہ پیدل ہی سوچوں میں گم چلی آئی

اسے احساس تو تب ہوا جب اس نے پاس ہی بہت سارے لڑکوں کی ہنسنے کی آواز سنی۔

اس کے سامنے ہی روڈ سے لگ کر دو جیپ کھڑی تھی جس کے بونٹ پر چار پانچ لڑکے ہاتھوں میں بوتل تھامے بیٹھے تھے جس سے وہ گھونٹ گھونٹ کچھ پی رہے تھے

"ہائے سوئٹی، وہیر آر یو گوئنگ؟"

اسے دیکھتے ہی وہ سب جیب سے اتر آئے تھے

لیلیٰ کے قدم خوف سے جمے رہ گئے، حلق خشک ہوا تھا۔ وہ بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھی، ریسٹورینٹ کا گیٹ بہت دور نظر آرہا تھا

اور تراب کا کہی پتہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"واو ویری بیوٹیفل آئیز"

لیلیٰ کا چہرہ اسٹالر کے کونے سے کور تھا البتہ کاجل اور لائنرز سے سجی آنکھیں نظر آرہی تھی

"مم۔۔مجھے جانے۔۔۔دو"

لیلیٰ کو لگا خوف سے اس کا دل بند ہو جائے گا

"دیکھو، یہ کیا کہہ رہی ہے؟"

وہ سب اس کے سامنے پہنچ کر ہنسنے لگے تھے

"مال غنیمت کو کون یونہی چھوڑتا ہے بے بی"

ان میں سے ایک لڑکے نے بڑی بے حیائی سے آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا

لیلیٰ کو لگا کہ اب واقعی میں وہ خوف سے بے ہوش ہو جائے گی

جبھی اسے پیچھے فراری کی مخصوص جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ جس نے اس کے خوف سے سہمے دل کو پر سکون کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ آ گیا ہے"

لیلیٰ کا دل خوشی سے چلا اٹھا تھا

"کیا کہا؟..مال غنیمت؟..سوری کرو ورنہ اتنی مار پڑے گی کہ زندگی بھر نہیں بھولوں گے"

لیلیٰ کا ایٹی ٹیوڈ فورا بدلا تھا

ڈری سہمی لڑکی کی اچانک بدلتے ایٹی ٹیوڈ نے انہیں حیران کیا مگر اگلے ہی پل وہ سب ہنس پڑے۔

"دیکھو ذرا اس لڑکی کی دلیری، جیسے اسے ہم سے کوئی بچالے گا"

چاروں اس لڑکے کی بات پر ہنس پڑے تھے

"بلکل مجھے کوئی بچالے گا اور وہ کوئی تم لوگوں کی طرح معمولی لوفر نہیں ہے، ہی از دا گینگسٹر"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ نے پر سکون انداز میں کہا تھا

جس پر وہ ایک مرتبہ پھر مزاق اڑانے والے انداز میں ہنس پڑے تھے

"چلو اپنا ہینڈ بیگ دو ہمیں"

ان میں سے ایک چاقو نکالتے ہوئے بولا

"یہ لو۔۔۔"

لیلیٰ نے کہتے ہوئے اپنا ہینڈ بیگ آگے بڑھایا تھا

چاقو والا آگے بڑھ آیا تھا تاکہ لیلیٰ سے ہینڈ بیگ کے سکے مگر جبھی لیلیٰ نے وہ بیگ اس کے سر پر دے ماری جس سے اس کا سر چکرا گیا تھا۔

"آہ۔۔۔ جانے کیا پتھر بھرے ہے اس میں"

وہ سب اپنے ساتھی کے ساتھ ایسا برتاو دیکھ کر لیلیٰ کے جانب غصے سے چھپٹے تھے

www.novelsclubb.com

"تم لوگ جانتے ہو کس کے ساتھ بد تمیزی کر رہے ہو؟"

تراب لیلیٰ کے سامنے ڈھال کی طرح آتے ہوئے بولا

"اب آئے گا مزہ، میں نے کہا تھا ناں سوری کرو ورنہ پیٹو گے"

لیلیٰ چہکتے ہوئے کہہ رہی تھی

"اسے تو ہرگز نہیں چھوڑنا، اس نے مجھے مال غنیمت کہا تھا"

لیلیٰ نے ایک لڑکے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تراب سے کہا تھا

تراب نے بے حد سرد نظروں سے اس لڑکے کو دیکھا، اس لڑکے نے بے ساختہ اپنے اندر خوف دوڑتا محسوس کیا تھا۔

انہوں نے خوف سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ تراب کو دیکھتے ہی سمجھ گئے تھے کہ یہ کوئی اسمارٹ فائٹر ہے

"بھائی جانے دو، ہم سے غلطی ہو گئی"

www.novelsclubb.com

جس نے لیلیٰ سے بد تمیزی کی تھی وہ خوفزدہ ہنستے ہوئے بولا

مگر بھلا مجنون اپنی لیلیٰ سے بد تمیزی کرنے والوں کو بنا سزا دئے کیسے معاف کر سکتا تھا۔

تراب انہیں سزا دے رہا تھا اور لیلیٰ گاڑی سے لگی کھڑی ہنس رہی تھی۔

تراب کے سزا کے زد سے ایک لڑکا بھاگ آیا تھا لیلیٰ کی جانب، لیلیٰ کی ہنسی اسے دیکھ کر فورا رکی

"بہت ہنسی آرہی ہے تجھے، آج اگر مجھے کچھ ہوا تو تجھے بھی نہیں چھوڑوں گا"

اس لڑکے نے لیلیٰ کو سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے چاقو نکالا تھا۔

اور لیلیٰ کی جانب بڑھا تھا۔ لیلیٰ بے ساختہ تراب کو دیکھی جوان چاروں کو پیٹتے ہوئے لیلیٰ سے غافل ہو گیا تھا

وہ لڑکا لیلیٰ کی جانب بڑھا تھا اور لیلیٰ سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ ایکدم قریب آگیا تھا اس نے چاقو والا ہاتھ پوری طاقت سے مارنے کے لئے اوپر اٹھایا تھا اس سے پہلے کے وہ چاقو لیلیٰ کو نقصان پہنچاتی، لیلیٰ کا ہاتھ اپنے ہینڈ بیگ سے باہر نکلا ، جس میں پیپر اسپرے تھا جسے لیلیٰ نے اس لڑکے کے آنکھوں پر اسپرے کیا تھا۔

وہ بے ساختہ درد سے چلاتا ہوا لیلیٰ سے دور ہٹا تھا۔

"That's my queen"

لیلیٰ کے جانب دوڑ کر آتا تراب رکا اور کھل کر مسکرایا تھا

"آپ تو کافی اسمارٹ ہے"

گردن اکڑائے کھڑی لیلیٰ کے پاس آکر وہ مسکرا کر بولا

"اس میں کوئی شک؟"

شان بے نیازی سے کہتی وہ گاڑی وہ بیٹھی تھی

تراب نے بھی مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالا تھا۔

www.novelsclubb.com

تراب نے گھر کے سامنے گاڑی روکی تو لیلیٰ فورا اترنے لگی تھی کہ تراب نے کہنی پکڑ کر اسے روکا۔

"اب کیا ہے؟"

چہرے پر سے کور ہٹاتے ہوئے وہ مڑی تھی

"ہیپی برتھ ڈے"

تراب ہاتھ میں پکڑے جیولری کیس کو اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا تھا

"اوہ۔۔۔مائے گڈ نیس"

لیلیٰ کا دل خوشی سے اچھل پڑا تھا

جیولری کیس میں جانی پہچانی رنگ پوری آب وتاب سے چمک رہی تھی

("میں نے جیسے ہی اس رنگ کو دیکھا تبھی پوری جان سے فدا ہو گئی تھی اس وقت دل سے پہلی خواہش اور دعا یہی نکلی کہ اللہ یہ رنگ مجھے اپنے پارٹنر کے ذریعے دلوائے"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ نے رنگ کی امیج کے ساتھ لفظوں کو ٹائپ کر کے فیس بک پر اپ لوڈ کیا تھا جسے اس کے فرینڈز لوگوں نے لائکز کرتے ہوئے کمنٹس بھی کئے تھے۔

"لیلیٰ اللہ کرے تیری دعا پوری ہو"

"لیلیٰ کچھ مہنگی نہیں ہے رنگ"

"لیلیٰ رنگ ملے گی تو ایک دن کے لئے مجھے ادھار دینا پلیز"

"لیلیٰ ڈیر ہمیں بتانا ضرور کے یہ رنگ ملی یا نہیں ملی"

ان لوگوں نے الگ الگ کمنٹس کئے تھے اور وہی رنگ آج اس کے سامنے تھی)

بلیک گولڈ کی وہ بہت خوبصورت باریک ڈیزائن والی رنگ تھی جو کئی چھوٹے ڈائمنڈس سے سجے تھے، درمیان میں ایک بڑا ڈائمنڈ تھا جس کے اطراف بھی چھوٹے ڈائمنڈس لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے اس کی ساری دعائیں پوری کی تھی بلکہ اسے اس کی دعاوں سے بڑھ کر نوازہ گیا تھا

اور وہ کتنی ناشکری بندی تھی۔

اس کے آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے لگے تھے۔

"کیا ہوا لیلیٰ؟"

آنسوں سے جھل مل کرتی آنکھیں تراب کو پریشان کر گئی۔

"نتھینگ"

لیلیٰ مسکرائی، بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی، تراب مبہوت ہوا تھا

"یہ تو بہت قیمتی ہے"

لیلیٰ نے اس کے نظروں کے ارتکاز توڑنے کے لئے کہا تھا

جس پر وہ کامیاب ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

"یہ اب انمول ہے"

انگوٹھی کو اس کے بائیں ہاتھ کے فنگر رنگ میں پہناتے ہوئے بولا۔اور ساتھ ہی

بے خود سا اس کے ہاتھ کو لبوں سے چھوا تھا

لیلیٰ نے اپنے ہاتھوں سے ہوتے ہوئے پورے بدن میں کرنٹ دوڑتا محسوس کیا تھا۔بے ساختہ اس کا ہاتھ کانپ اٹھا تھا،پلکیں حیا سے جھکی تھی۔رخسار دہک اٹھے تھے۔

"آپ شرماتی ہوئی بہت خوبصورت لگتی ہے"

تراب جیسے مدہوش ہوتا ہوا اس کی پیشانی پر جھکا،لیلیٰ کی پیشانی جیسے جل اٹھی تھی

"مجنون۔۔"

لیلیٰ بے ساختہ بوکھلا کر اسے روکنے کی کوشش کی جواب اس کے رخسار پر جھک رہا تھا۔

مگر اس نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا۔وہ لیلیٰ کی قربت میں جیسے ہوش گنوا رہا تھا کہ جبھی سیل فون بج اٹھا۔

تراب نے بجتے ہوئے سیل کو سن کر اس طرح سر جھٹکا جیسے سر پہ چڑھے سرور و نشہ کو جھٹک رہا ہو۔

سیل فون کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے اس نے لیلیٰ کو دیکھا جو اس کی، کی گئی گستاخیوں پر ابھی بھی لرز رہی تھی۔

وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

"لیلیٰ آپ جا کر سو جائیں"

لیلیٰ نے بنا کچھ کہے فورا سر ہلایا تھا۔

اور بنا اس کی طرف دیکھے فورا باہر نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیلیٰ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں چل رہی ہے، آسمان پہ یا زمین پر، بوکھلاہٹ میں اس نے بند گیٹ سے ہی اندر گھسنے کی کوشش کی تھی جس کی وجہ سے گیٹ اس کے سر پر لگ تھا۔

"سنبھل کر"

پیچھے سے تراب کی آواز پر لیلیٰ نے دانتوں میں لبوں کو دبا کر خود کو سرزنش کی (پتہ نہیں اس کی اس حرکت پر تراب کیا سوچ رہا تھا)

گیٹ کھول کر بند کرتے ہوئے وہ بے ساختہ گاڑی میں بیٹھے تراب کو دیکھی۔ جو اسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"گڈ نائٹ، سویٹ ڈریمز ڈیئر وائف!"

تراب کے شرارت سے کہنے پر وہ شرمندگی سے مڑ گئی تھی

البتہ اپنے کمرے میں آکر وہ بے خود سا بیڈ پر گری

www.novelsclubb.com

"اف۔۔۔۔۔کتنا۔۔"

لیلیٰ کو اس سے آگے کچھ سوچا ہی نہیں. گیا تھا۔

شرما کر تکیے میں منہ چھپا کر وہ ہنس دی تھی۔

__*___*__

"کہاں ہے وہ لیلیٰ کی بچی؟ ہم نے اسے چھوڑنا نہیں ہے"

یہ آسیہ تھی

"مجھے یقین نہیں آتا لیلیٰ اتنی بے وفا بھی ہو سکتی ہے"

یہ حبہ،

"جبھی کہوں کہ لیلیٰ کیوں کال اور میسیجز کا جواب نہیں دیتی تھی"

اور یہ شاہینہ،

وہ تینوں طوفان گیٹ سے ہی چلاتے ہوئے اندر داخل ہوئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اور آتے ہی سارا گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔

"آپ سب کو کس سے ملنا ہے جی"

بانو کچن سے گھبرائی نکل کر پوچھ رہی تھی

اپنے کمرے میں شور کی آواز سن کر لیلیٰ بھی نکل آئی تھی

"حبہ، شاہینہ، آسیہ!"

لیلیٰ اپنے بچپن، اسکول، کالج کے دوستوں کو دیکھ کر حیرت اور خوشی سے اچھل پڑی تھی

ابھی پرسوں ہی تو اس نے بڑے دنوں بعد فیس بک پر اپ لوڈ کیا تھا۔

اپنے ہاتھ کی فوٹوں کھینچ کر، جس میں انگوٹھی جگمگا رہی تھی۔اور ساتھ ہی الفاظ لکھے تھے۔

"مائے ڈریم رنگ فارم مائے پاٹنر"

www.novelsclubb.com

اور ساتھ ہی اس کے وائٹ لولینڈ کا ایڈریس بھی تھا

وہ جانتی تھی یہ پوسٹ پڑھ کر تینوں حیران ہو گے اور ساتھ ہی اس کی خیر نہیں رہے گی وہ تینوں اس ایڈریس پر پہنچ کر اس کی خبر ضرور لے گیں۔ مگر اتنی جلدی یہ نہیں پتا تھا۔

"بے وفا، دغا باز لڑکی"

وہ تینوں ہی اسے صوفے پہ گرا کر کشن اور مکوں سے مار رہیں تھیں۔

"سوری۔۔۔ سوری۔۔۔ سوری ناں یار"

وہ ہنستے ہوئے بار بار معافی مانگ رہی تھی۔ مگر ان تینوں نے پوری بھڑاس نکالے بغیر لیلیٰ کو چھوڑنا نہیں تھا

بانو دور کھڑی حیران بھی تھی اور لیلیٰ کی درگت بننے پر ہنس بھی رہی تھی۔

البتہ نانو شاید سو رہی تھی کیونکہ وہ دوپہر میں آرام کرتی تھیں ورنہ اتنے شور اور ہنگامہ سن کر تو وہ بھی ضرور آتیں۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں لیلیٰ کے کمرے میں نیچے قالین پہ بیٹھیں نظر آئی، تینوں فریش لگ رہیں تھیں، ان کے ساتھ لیلیٰ بھی تھی۔

وہ چاروں سرکل کی شکل میں بیٹھی تھیں، درمیان میں تین پزا کے باکس کھلے تھے، جن میں سے آدھا کھایا جا چکا تھا۔ ساتھ ہی سموسے اخبار سے جھانکتے نظر آرہے تھے اتنی ٹھنڈ میں بھی کولڈ رنکس موجود تھی جس میں سے وہ سب گھونٹ گھونٹ پی رہی تھیں۔

درمیان میں ٹشو باکس بھی تھا جو آدھا ختم ہو چکا تھا کیوں کہ لیلیٰ اپنی اسٹوری انہیں سنا رہی تھی جس کی شروعات آنسوں سے ہوئی تھی۔

ان کے گروپ میں موجود سب سے ذہین اور اسمارٹ لڑکی جو دنیا کی بیسٹ ہیکر میں سے تھی انگوٹھی کے اندرونی سائیڈ موجود باریک سے ڈیجیڈز کو دیکھ کر یہ پتا لگا چکی تھی کہ انگوٹھی کہاں سے لی گئی اور اس کی پرائس کتنی تھی اور اب وہ سب بیٹھی لیلیٰ

کے سیل فون میں موجود تراب کی فوٹوں دیکھ رہی تھیں جو لیلیٰ نے تراب کی لاعلمی میں لیا تھا۔

وہ تینوں تراب کو دیکھ کر بری طرح فدا ہوئی تھی اور لیلیٰ پہ رشک کر رہی تھی

"یار لیلیٰ یہ ماننا پڑے گا کہ تم بڑی لکی ہو جیسا اپنے پاٹنر کے مطابق سوچا تھا ویسا ہی مالا، تمہارا خواب تو پورا ہو گیا لیلیٰ مبارک ہو"

شاہینہ نے کہا تھا جس پر لیلیٰ مسکرا دی

"نہیں بندہ لیلیٰ کی سوچوں سے بھی بڑھ کر ہے، کیا بندہ ہے"

آسیہ کولڈ ڈرنک کا گھونٹ لیتے ہوئے کہہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"اور کافی ریچ بھی لگتا ہے"

حبہ پزا کا بائٹ لیتے ہوئے اپنے لیپ ٹاپ میں گھسی ہوئی تھی۔

ان تینوں کا ہی فیوچر کافی برائٹ تھا

شاہینہ آرکیٹک تھی، آسیہ سرجن، اور حبہ ٹاپ کی ہیکر، بچپن سے ہی حبہ کا مائنڈ جاسوسی کی طرف زیادہ مائل ہوتا تھا، جاسوسی فلمیں، جاسوسی بکز، اور وہ کافی ذہین بھی تھی، ابھی ابھی اس نے انٹلیجینس کو جوائن کیا تھا۔ حبہ کا یہ سیکریٹ صرف وہ تینوں جانتی تھی۔ یہاں تک کہ حبہ کے پیرنٹس بھی نہیں جانتے تھے۔

بس ان میں لیلیٰ پیچھے رہ گئی تھی کیونکہ وہ درمیان میں بیمار پڑ گئی تھی جس کی وجہ سے اس کا ایک سال ذائع ہو گیا تھا، ورنہ وہ بھی اپنی دوستوں کی طرح پریکٹیکل لائف میں داخل ہو چکی ہوتی۔

"ویسے یقین نہیں آتا کے تمہیں مجنون بھائی کے بارے میں کچھ نہیں پتہ یہاں تک کے نام بھی نہیں"

www.novelsclubb.com

شاہینہ کی حیرت بجا تھی

"بتایا تو ہے تمہیں میں نے کہ وہ کس طرح میری زندگی میں داخل ہوا تھا"

لیلیٰ نے باکس میں موجود پزا کا آخری ٹکڑا اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

"اور اس طرح داخل ہونا مجنون کو بہت مشکوک بناتا ہے"

آسیہ نے لیلیٰ کے ہاتھ سے پزا کا آخری ٹکڑا چھینا جس کا لیلیٰ نے ابھی ایک ہی بائٹ لیا تھا

لیلیٰ کے گھور کر دیکھنے پر وہ شرارت سے مسکرائی تھی

"یہ تم مجنون کے آگے بھائی کیوں نہیں لگا رہی ہو؟"

شاہینہ نے مشکوک نظروں سے آسیہ کو گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بھئی مجھ سے اتنے ہینڈسم بندے کو بھائی نہیں بنایا جاتا، سوری لیلیٰ چاہئے تمہیں اچھا لگے یا برا میں تو اسے بھائی کہنے سے رہی"

www.novelsclubb.com

آسیہ کی بات پر لیلیٰ نے اسے گھور کر دیکھا تھا شاہینہ اور حبہ ہنس دیں۔

"ویسے سیر یسلی لیلیٰ جب تم نے اپنے مجنون کو اس حویلی میں بلکل الگ لک میں دیکھا تھا تمہیں کیسا لگا تھا، یعنی جب تمہیں لگا کہ وہ ویسا تھا ہی نہیں جیسا تمہارے سامنے نظر آتا تھا تو تم نے کیا محسوس کیا تھا؟"

آسیہ کے پوچھنے پر لیلیٰ کے سامنے وہ منظر چھا گیا تھا۔ جب اس نے اپنے پنڈو، جاہل، بے ڈھنگے شوہر کو فراری سے کسی اور ہی لک میں نکلتے دیکھا تھا

بے حد ہنڈسم، اسمارٹ سا انداز تھا اس کا، باڈی گارڈز کے درمیان بڑی شان اور بے نیازی سے چلتا وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔ لیلیٰ نے حیرت سے بت بنے اسے دیکھا تھا

کہاں تو وہ اپنے حلئے سے پنڈو لگتا تھا اور کہاں یہ اسٹائلیش سا، دونوں حلئے میں زمین و آسمان کا فرق تھا، ہر وقت تیل میں چپڑے بال، اس وقت سلکی کاندھے تک آتے ہوئے اسے اور اسٹائلیش بنا رہے تھے

"کہاں کھوئی ہو؟"

لیلیٰ کو یک ٹک خلا میں گم دیکھ کر شاہینہ نے ٹہوکا دیا

"ہاں۔۔۔۔"

لیلیٰ جیسے ہوش میں آتے ہوئے انہیں دیکھی جن کے چہرے پر سوال درج تھا

"کیا بتاوں کیسا محسوس ہوا تھا، حیران گی تھا، غصہ تھا بلکہ بہت ذیادہ غصہ تھا، تم لوگ نہیں جانتی میں پچلے ایک مہینے سے اس کے حلیے طور طریقے دیکھ کر شدید اذیت میں تھی اس اذیت کو چھوڑو، بر فیلی ندی میں گرنے کے بعد کی اذیت اس سے کئی ذیادہ تھی اس وقت میری آنکھیں بند تھی مگر حواس جاگے ہوئے تھے میں اس وقت یہ سوچ کر خوفزدہ ہوتی رہی تھی کہ میں ایک غیر محرم کے رحم و کرم پر ہوں اس بات سے قطعی انجان تھی کہ وہ غیر محرم نہیں میرا محرم تھا یہ بات بھی چھوڑو، اس کے بعد جب میں اسے اجنبی سمجھتے ہوئے جو کہ میرا آئیڈیل تھا جس کے لئے میرا دل بغاوت کر رہا تھا، میں یہ سمجھتی رہی کہ وہ غیر محرم ہے میں بے وفائی کر رہی ہوں اپنے شوہر سے جو بھلے ہی گیا گذرا کیوں نا ہو مگر میری وفا کا حقدار

تھا،اس اذیت کا تو میں بتا ہی نہیں سکتی، میں سمجھتی رہی مجھے ہر مرتبہ بچانے والا کوئی اجنبی، غیر محرم ہے مگر دراصل تو وہ میرا محرم تھا، میرا دل جس کے لئے بغاوت کر رہا تھا وہ بھی میرا محرم تھا،ان سب نے مجھے اتنا غصہ دلایا تھا کہ حیران گی اور اس بات کی خوشی کہ مجھے میرے آئیڈیل سے نوازہ گیا تھا میرا خواب نہیں ٹوڑا گیا تھا سب کہی غائب ہو گیا تھا اور غصہ غالب آگیا تھا اور اس غصے کو میں نے تمام شدتوں سے اس کے چہرے پر تھپڑ کی صورت میں مار کر دیا تھا"

لیلیٰ کی آواز میں ابھی بھی ہلکا سا غصہ در آیا تھا

البتہ تھپڑ مارنے کی بات سن کر شاہینہ اور آسیہ نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

حبہ لیلیٰ کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

"تم جس مغرور اور بے رحم شخص کا ذکر کر رہی ہو اسے تم نے تھپڑ مارا تو یقیناً اس نے سوچا تمہیں سزا دی ہو گی"

www.novelsclubb.com

شاہینہ نے کہا تھا

"نہیں اس نے الٹا یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ کہی اسے زور سے مارنے سے میرا ہاتھ دکھ تو نہیں رہا"

اس مرتبہ لیلی کے ہنٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی، گردن فخر سے اکڑی تھی۔

"وہ یقینا مجنون ہے۔۔۔۔لیلیٰ وہ تم سے محبت کرتا ہے"

شاہینہ اس طرح چیخی جیسے اسے کوئی راز ملا ہو

"یہ تو صاف نظر آرہا ہے، بے وقوف"

www.novelsclubb.com

آسیہ نے شاہینہ کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"ویسے لیلیٰ تم مجنون بھائی کا سیل فون نمبر دو میں ان کا سیل ہیک کرنے کی کوشش کرتی ہوں"

حبہ لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کر لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے بولی

"وہ بات۔۔۔۔یہ۔۔۔ہے کہ۔۔میری کبھی۔۔۔اس سے۔۔ سیل فون پر۔۔۔۔ بات نہیں ہوتی۔۔سو اس کا نمبر نہیں پتا"

لیلیٰ نے ان تینوں کو ٹھہر ٹھہر کر بے چارگی سے دیکھ کر کہا

وہ تینوں ایک لمحے کے لئے حیران نظر آئی مگر اگلے ہی پل تینوں نے ملامت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا

"اوہ مائے گڈنیس، یہ کیسے ہسبنڈ، وائف ہیں؟"

شاہینہ دل پہ ہاتھ رکھے صدمے سے کہہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"او۔کے میں غمام سے نمبر لے کر تمہیں دیتی ہوں"

لیلیٰ نے ان کی ملامت بھری نظروں سے بچنے کے لئے فوراً آپشن رکھا تھا۔

"یہ غمام کون ہے؟"

آسیہ نے پوچھا تھا

"شاید اس کا اسیسٹینٹ"

"یہ لو یہ تو ہر بات پہ شاید کا تڑکا لگا رہی ہیں، اپنے ہسبینڈ کے متعلق سے ایک بات میں بھی شیور نہیں ہے"

"یقیناً اسے مجنون بھائی کا ڈیٹ آف برتھ بھی نہیں پتہ ہو گا"

شاہینہ نے جیسے اس کا مزاق اڑایا تھا

"اب ایسا بھی نہیں ہے، مجھے اس کا ڈیٹ آف برتھ معلوم ہے، 23 نومبر"

لیلیٰ کو بھلا اس کا ڈیٹ آف برتھ کیسے نا یاد رہتا، اس ایک بات پہ بھی تو اس نے کہرام مچایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار یہ تو کمال ہو گیا"

کب سے خاموش حبہ بول اٹھی

"اب تم بھی طنز کر لو"

لیلیٰ ناراض گی سے بولی

"نہیں پاگل لڑکی واقعی میں یہ کمال کی بات ہے کہ تم دونوں کا ڈیٹ آف برتھ ایک ہی مہینہ میں آتا ہے"

حبہ نے جیسے لیلیٰ پہ افسوس کرتے ہوئے کہا تھا

"ارے ہاں لیلیٰ کی برتھ ڈے تو 15 نومبر کو تھی اور ایک ہفتے بعد ہی مجنون بھائی کی آتی ہے، 23 نومبر، یار یہ تو واقعی میں کمال کی بات ہے"

آسیہ حیران تھی

www.novelsclubb.com

"آج کی 18 تاریخ ہے اس کا مطلب چار دن بعد ہم مجنون بھائی کی برتھ ڈے سلیبریٹ کر سکتے ہیں"

"اوہ یس"

وہ تینوں ہی ایکسائیڈیڈ تھے

"گفٹ کیا دو گی تم لیلیٰ، انہوں نے تو تمہیں بہت قیمتی گفٹ دیا تھا"

حبہ کے پوچھنے پر لیلیٰ کے چہرے پر بے چارگی طاری ہوئی

"تم سب تو جانتی ہی ہو کہ میں ابھی اسٹوڈنٹ ہوں، میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہے کہ اسے کوئی اچھا سا تحفہ دے سکوں، البتہ تم تینوں کافی امیر ہو میری مدد کر سکتی ہو"

لیلیٰ کے بے چارے جیسے چہرے کے تاثرات دیکھ کر وہ تینوں فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھیں

www.novelsclubb.com

"مجھے مام کو کال کرنی ہے"

آسیہ نے کہتے ہوئے جیسے لیلیٰ کی بات سنی ہی نہیں تھی

"ارے ہاں ہمیں بھی گھر انفارم کرنا ہے کہ لیلیٰ کے وائٹ لولینڈ پہنچ چکے ہیں"

وہ دونوں بھی اٹھ کھڑی ہوئیں

"کہاں جا رہیں ہو چنڈالوں؟ دوست کو مصیبت میں اکیلا نہیں چھوڑتے"

اپنے دوستوں کی اس قدر طوطا چشمی پر لیلیٰ نے بے ساختہ دہائی دی

مگر ان تینوں نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئیں

ابھی تو ملا تھا انھیں لیلیٰ سے بدلہ چکانے کا موقع بھلا وہ اس سنہرے موقع کو یونہی چھوڑ دیتے۔

آٹھواں باب: چیس ومین

www.novelsclubb.com

(Chess women)

وہ کمرہ کسی آفس کے مانند ڈیکوریٹڈ کیا ہوا تھا

ٹیبل کے پیچھے تراب چیئر پہ بیٹھا تھا جو فائل میں لگی کاغذات کو دیکھ رہا تھا۔

"اسلام علیکم باس"

جبھی غمام نے اندر داخل ہوتے ہوئے سلام کیا

"وعلیکم"

بنا سر اٹھائے اس نے سلام کا جواب دیا تھا

"باس! آپ کے کہنے کے مطابق لیلیٰ میم کی حفاظت کے لئے دو لیڈی گارڈز کو ڈرائیور کے طور پر بھیج دیا گیا ہے، ایک اور لیڈی گارڈ کو گھر کے اندر ملازمہ کے بھیس میں بھیجا تھا جس نے اپنا کام بخوبی انجام دیا ہے یعنی کہ اس نے لیلیٰ میم کے سیل فون میں جی پی ایس ٹریکر کو لگا دیا ہے۔۔۔اور ہاں لیلیٰ میم کی کچھ فرینڈز گھر آئیں ہوئی ہیں"

www.novelsclubb.com

غمام کرسی سنبھالتے ہی نان اسٹاپ شروع ہو چکا تھا، تراب نے اس کی ساری باتیں فائل میں سر جھکائے ہوئے سنی تھی مگر جملے کے آخر میں اس نے سر اٹھایا۔

"کونسی فرینڈز؟"

معمول کی طرح سنجیدہ سپاٹ آنکھوں کو غمام پر جما کر اس نے پوچھا تھا

لیلیٰ کی اس کی زندگی میں آنے کے بعد سے اس کی شخصیت پہ چھائی سرد مہری کم ہوئی تھی۔اس میں ہلکی سی نرمی آئی تھی(دوسروں کے لئے صرف تھوڑا سا اور لیلیٰ لئے پورا۔۔۔آہ محبت تیرے بھی کھیل عجیب ہیں)

"میم کی بچپن پلس اسکول پلس کالج فرینڈز ہیں البتہ ان کی یونیورسٹی مختلف ہیں،وہ تین ہیں شاہینہ نام کی لڑکی آرکیٹک ہے،آسیہ سرجن اور حبہ ایک رائٹر ہے،وہ سب عام سی عرکنگ ومین ہیں_

غمام پوری انفارمیشن کے ساتھ تھا

"اور کچھ۔۔۔؟"

"نو باس"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور شاہ زر کے متعلق سے کچھ پتا چلا؟"

"باس میں نے اس کے سارے اڈے چھان مارے ہیں مگر نجانے وہ کہاں چھپا بیٹھا ہے۔اس کے سارے نمبر اور فون بند جا رہے ہیں"

"تو پھر۔۔۔؟"

تراب کے آنکھوں میں سردی چھائی تھی آنکھوں میں سختی تھی

"باس آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ وہ اس شطرنج کی گیم کا دشمن کی جانب سے بہت ہی اہم مہرہ ہے،لائیک آ بیشپ(like a bishop:شطرنج کی گیم میں کنگ اور کوئین کے بعد کا اہم مہرہ بیشپ کہلاتا ہے)اور ہمیں اس اہم مہرے کو جال میں پھانسنا ہے،چارے کے طور پر ادنی مہرے کو استعمال کرنا ہو گا وہی ادنی مہرہ باس جسے آپ نے چنا تھا"

غمام کی بات سن کر تراب نے کئی لمحوں کے لئے اپنی آنکھیں بند کی

"ٹھیک ہے"

آنکھیں کھول کر وہ سپاٹ لہجے میں بولا غمام نے اس کے چہرے پہ کچھ کھوجنے کی کوشش

کی تھی جو کہ ناکام کوشش تھی۔

"او۔کے باس"

سر کو ہلکا سا خم کرتے ہوئے غمام آفیس سے نکل گیا تھا۔

غمام کے جانے کے بعد تراب کے چہرے پہ تھکاوٹ اتر آئی اور آنکھوں میں کرب وبے چینی۔

اس کی نظریں ٹیبل کے کونے پہ رکھے ہوئے فائل پہ گئی تھی جس پر مار کر پین سے

"لیلیٰ عازب خان" لکھا تھا

اس فائل میں لیلیٰ کی پیدائش سے لے کر اب تک کی چھوٹی سی چھوٹی انفارمیشن تھی

مگر تراب کی نظریں تو فائل کے ماتھے پہ لکھے ہوئے لفظوں پہ تھی

جہاں لکھا تھا

"chesswomen"

شطرنج کی کھیل کے ادنی سے مہرے کو جیس مین کہتے ہیں جسے چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے مگر تراب کے اس کھیل میں وہ مہرہ "chesswomen" تھی۔جو کے لیلیٰ عازب خان تھی۔

"باس آپ جانتے ہیں کہ وہ آپ کی گیم کا ایک ادنی سا مہرہ ہے اگر آپ اس مہرے کی جگہ بدلنا چاہے گے تو آپ سارا گیم ہار جائے گے"

غمام کی کہی گئی بات تراب کے ذہن میں ابھری تھی جس سے تراب مزید اذیت میں مبتلا ہوا تھا۔

تراب نے اس لڑکی کے لیے بہت سے اصول توڑے تھے مگر وہ اصول کیسے توڑ دے جو اس ہرا دے۔

ایک بات تو طئے تھی کہ

وہ لیلیٰ کے لی ئے ہار نہیں سکتا تھا۔

کیوں کہ اسے عین مرجیہ کے لی ئے جیتنا تھا۔

جو بے مول کرتا ہے وہ خود بھی بے مول ہوتا ہے اور تراب بھی بے مول ہونے والا تھا بری طرح،

محبت اس کے اندر ہی کہی ہنسی تھی۔مزاق اڑا رہی تھی، محبت نے جو طے کیا تھا تراب کو سزا دینے کے لی ئے وہ تراب کو عنقریب ملنے والی تھی۔

ایسی سزا جس میں تراب منہ کے بل گرنے والا تھا۔پل پل ہر پل اذیت جھیلنے والا تھا

جیت آسانی سے نہیں ملتی

اور ابو تراب بن ابو بکر شبلی کو اس جیت کی بہت بڑی قیمت چکانی تھی۔

||||||||||||||||||||||||||||||||||||||||||||

"میں بھی چلو گی ناں تم لوگوں کے ساتھ ہو"

وہ تینوں نک سک سی تیار شاپنگ جانے کے لیے نکل رہی تھیں

اور ان کے پیچھے لیلیٰ منہ بسورتے ہوئے منتیں کر رہی تھی۔ لیکن جیسے انہیں لیلی کی کوئی بات سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔

"کتنی ظالم ہو تم تینوں جانتی ہوں کہ اس کی برتھ ڈے آنے والی ہے، میں اسے کیا گفٹ دوں گی ہاں؟"

www.novelsclubb.com

"تم تو اس طرح کہہ رہی ہو جو ہمارے کہنے پر ہی مجنوں بھائی سے شادی کی ہو، اتنی جلدی معافی نہیں ملنے والی تمہیں، سو اپنے برے منہ کو اور برا مت بناؤ"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاہینہ کے طبیعت صاف کرنے پر لیلی سیدھی ہوئی تھی

آسیہ اور حبہ شاہینہ کی بات پہ ہنس رہی تھیں

"اللہ کرے تم لوگوں کی شاپنگ خراب ہو جائے چنڈالوں"

کھا جانے والی نظروں سے تینوں کو گھورتے ہوئے لیلیٰ نے بددعا دی

"لیلی جان! شاپنگ انڈا نہیں ہے جو خراب ہو جائے گا"

آسیہ نے بہت پیار سے کہا تھا جس پر وہ دونوں بھی ہنس دی تھی

لیلی ابھی بھی انہیں گھورے جا رہی تھی، تینوں اس کا مذاق اڑاتے ہوئے چھڑتے ہوئے لاونج میں بیٹھیں نانو کو سلام کرتی ہوئی نکل گئیں تھیں

www.novelsclubb.com

وہ دل ہی دل میں انہی صلاواتوں سے نوازتی

نانو کے پاس صوفے پر آ بیٹھی تھی

"کیسی ہیں آپ؟"

وہ نانو سے نظریں نہی ملا پا رہی تھی

"ٹھیک ہوں میری بچی"

اس کے اتنے شرمندہ وندامت بھرے انداز پہ نانو شفقت سے مسکرادیں

"سوری نانو میں نے اس دن آپ سے بہت بدتمیزی کی تھی"

"تم اداس تھی ناراض تھی اس لئے اور اس میں کون سے معافی مانگنے والی بات ہیں"

لیلی نے بے ساختہ نظریں اٹھا کر انھیں دیکھا وہ دنیا کی عظیم ہستی تھیں

غلطی اس نے کی تھی اور دلیل وہ دے رہیں تھی

www.novelsclubb.com

"آپ بہت اچھی ہیں"

لیلی نے کسی ایسے بچے کے مانند کہا تھا جو پہلی مرتبہ کسی چیز سے بے حد متاثر ہوتے ہوئے کہتا ہو۔

نانو اس کے انداز پہ ہنس دیں

"کیونکہ تم اچھی ہو میری جان اس لیے میں اچھی لگتی ہوں تمہیں، انسان جیسا ہوتا ہے ویسے ہی نظریے سے دوسروں کو دیکھتا ہے، پانی سے بھرے گلاس سے پانی جھلکتا ہے، دودھ سے بھرے گلاس سے دودھ، اسی لئے جو انسان اچھا ہے اس سے اچھائی جھلکتی ہے، اور جو برا ہوتا ہے اس سے برائی"

"نانو آپ ایسی باتیں کیسے کر لیتی ہے؟"

لیلی نانو سے جتنا متاثر ہوتی کم تھا

"تجربہ انسان کو سکھا دیتا ہے اور اکثر مشاہدہ بھی، اور اب تم ناراض تو نہیں ہوں ناں؟"

www.novelsclubb.com

نانو نے کہتے ہوئے اس سے پوچھا

"نہیں بالکل بھی نہیں"

اس نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا

"اللہ کا شکر ادا کیا تھا؟"

نانو ایسی ماوں میں سے تھیں جو مصیبت پڑنے پر بھی شکر ادا کرنے کا کہتی اور خوشیاں ملنے پر اور زیادہ شکر ادا کرنے کا،

"جی نانو کی ہیں ناں"

عام سا انداز تھا لیلی کا،

"نہیں تم سمجھی نہیں، پتہ ہے شکر کیسے ادا کرنا چاہیے، مثال کے طور پر تم سخت گرمی کے موسم میں کسی بیابان علاقے میں جہاں دور دور تک نہ کوئی انسان ہوں نہ کسی قسم کا سایہ تم مسلسل بھٹک رہی ہو، سر پر تپتا ہوا سورج اور تمہارا حلق سوکھ رہا ہو، اتنا سوکھ گیا ہو کے حلق میں کانٹے پڑنے جیسا احساس ہو، تمہیں شدت سے پانی کی طلب ہو اور پانی مل کر نہیں دے رہی ہو، کافی بھٹکنے کے بعد بھی تمہیں پانی

نہیں ملتا ہے اور پھر تمہیں لگنے لگتا ہے کہ جیسے اب تم پیاس کی شدت سے مرنے والی ہو اور تبھی اچانک تمہیں ٹھنڈا میٹھا پانی مل جائے تب کیا تم پانی دینے والے کا نہایت عام سے انداز میں شکر ادا کرو گی،

میں تو کہوں گی نہیں کیوں کہ وہ صرف پانی نہیں ہے اگر وہ صرف پانی ہوتا تو بھی دل کی گہرائیوں سے شکر ادا کرنا بنتا تھا مگر وہ تو پانی کے ساتھ ٹھنڈا میٹھا ہیں جو روح کی گہرائیوں کو بھی سیراب کر دیتا ہے تو ایسے میں شکریہ بھی تمام شدتوں اور محبتوں سے ادا کرنا چاہیئے۔

لیلیٰ صرف تمہیں پانی سے نوازہ نہیں گیا تمہیں ٹھنڈے میٹھے پانی سے نوازہ گیا ہیں، اس کی ایک اور مثال کچھ یوں ہے کہ تم اپنے لئے اللہ سے ایک پھول کی ضد لگائے ہوئے تھی مگر اللہ نے تمہیں گلدستہ عطا کر دیا تو ایسے میں شکریہ پورے دل و جان سے ادا کرنا چاہیئے، عام سے انداز میں نہیں بہت ہی خاص انداز میں، صرف محبت

www.novelsclubb.com

کرنے والے انسانوں کے لئے ہی خاص اہتمام نہیں کرنا چاہئے بلکہ محبت کرنے والے اللہ کے لئے بھی خاص اہتمام کرنا چاہئے، بلکہ بے حد خاص"

نانو کی ایک ایک بات اسے سمجھ آئی تھی اور بہت اچھے سے سمجھ آئی تھی، اس کی زندگی بھی ویسی ہی تھی جیسی مثال نانو نے بیان کی تھیں اس کا شوہر اس کی زندگی میں بے شک سخت دھوپ بن کر داخل ہوا تھا مگر اب وہ ٹھنڈا میٹھا روح تک کو سیراب کرنے والا پانی بن گیا تھا، اس نے سوچا تھا اس کا خواب ٹوٹ گیا تھا مگر وہ خوب ٹوٹ کر بہت ہی خوبصورت سے جوڑا گیا تھا، واقعی میں اس نے اللہ سے ایک پھول چاہا تھا اور اسے گلدستہ سے نوازہ گیا تھا جس کے بارے میں اب تک یہ سوچتی آئی تھی کہ وہ تو کانٹے کی سی حیثیت بھی نہیں رکھتا،

www.novelsclubb.com

کتنی ناشکری کی تھی اس نے اور جاننے کے بعد کتنے عام سے انداز میں شکر ادا کیا تھا

اب اسے جس طرح اپنے مجنون کے لئے اہتمام کرنا تھا اسی طرح اپنے اللہ کے لئے بھی اہتمام کرنا تھا

"کیا ہو رہا ہے؟"

الماس نے لیپ ٹال میں مصروف سفرہ کے سامنے کافی کی ٹرے رکھتے ہوئے پوچھا تھا

""کچھ نہیں مما بس گڑے مردے اکھاڑ رہی ہوں"

"کیا مطلب؟"

الماس ٹھٹکی

"مما کچھ باتیں ہیں تراب کے والدین کے بارے میں جنھیں کلئیر کرنا چاہتی ہوں اس لیئے پچھلی ساری ڈیٹیلس نکال رہی ہوں"

"مطلب یہ ہیں کہ تم ایک ہی درخت کی ساری شاخوں کو ایک ایک کر کے کاٹنے کی کوشش کر رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

"یس مما"

"مگر بیٹا اس میں تو وقت بھی زیادہ لگے گا اور محنت بھی، میری جان سفی! جڑ پر مارو شاخیں خود بہ خود گر جائے گی"

الماس کے کہنے پر سفرہ نے اپنی ماں کو شتائس سے دیکھا

"یور آر آ جینیئس مما"

جوش سے کہنے کے ساتھ سفرہ مرجان اٹھ کھڑی ہوئی تھی، لیپ ٹاپ کو بیگ میں ڈالنے لگی تھی

"اللہ حافظ مما"

www.novelsclubb.com

الماس کی پیشانی کو چومتی ہوئی سفرہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

(اس نے اکثر تراب کو اسی طرح نانو کی پیشانی چومتے دیکھا تھا) سفرہ کے لبوں پر مسکراہٹ تھی

کمرے کے اندر بیٹھی الماس کی نظریں دروازے پہ تھی جہاں سے سفرہ مرجان گئی تھی

"پتہ نہیں سفی نے "جڑ" کسے سمجھا تھا، اگر وہ ہوتی تو عینا مرجیہ کو سمجھتی"

"کہاں جا رہی ہو؟"

شاہینہ نے حجاب میں لپٹی لیلیٰ کو باہر جاتے دیکھ پوچھا تھا، شاہینہ کی آواز پہ اپنے اپنے کام میں مصروف حبہ اور آسیہ نے بھی اسے دیکھا تھا۔

"کچھ خاص کام ہے"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ کی ہنٹوں پر پراسرار مسکراہٹ تھی۔

"ایسا کون سا کام ہے جس کے متعلق ہم نہیں جانتے؟"

آسیہ نے پوچھتے ہوئے حبہ اور شاہینہ کی جانب دیکھا گویا پوچھ رہی ہوں تم دونوں جانتی ہو؟، حبہ اور شاہینہ نے کاندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔

"ہیں بس"

لیلیٰ انہیں بتانا نہیں چاہتی تھی

"بتاو گی تو ہی جانے دے گے ورنہ نہیں"

وہ تینوں اس کے سامنے آ کھڑی ہوئیں تھیں

"کہی مجنون سے ہم سے چھپ کر ملنے کا پرو گرام تو نہیں ہیں؟"

آسیہ نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

"میں بھلا تم تینوں سے چھپ کر کیوں ملوں، شوہر ہے میرا ڈنکے کی چوٹ پر ملوں گی"

لیلیٰ ان تینوں کی بے وجہ کی تفتیش سے جھنجھلا کر بولی

"اوہ۔۔۔"

تینوں اس کی بات پر ہنسی تھیں

"پھر کہاں جا رہی ہو؟"

"یار وہ میرا اللہ کے درمیان کا معاملہ ہیں"

لیلیٰ نے بے بسی سے کہا تھا

"کون سا معاملہ؟"

شاہینہ حیران گی سے پوچھی

"ڈیئر فرینڈز! جس طرح ہمارے گناہ ہمارے اور اللہ کے درمیان ہوتے ہیں اسی طرح کچھ نیکیاں بھی ہوئی چاہیئے ناں"

www.novelsclubb.com

"اوووہ۔۔۔۔۔"

تینوں نے متاثر ہونے والے انداز میں منہ کھولا تھا۔

"تو تم نیکیاں کرنے جا رہی ہو؟"

آسیہ نے پوچھا تھا

"میں نے یہ کب کہا؟ میں نے تو یہ کہا کہ اللہ اور میرے درمیان کا معاملہ ہیں اور جہاں کہی بھی بندے اور اللہ کا معاملہ ہوتا ہیں تو گناہ کا تو نہیں ہوتا ناں"

نانو کے ساتھ رہ کر شاید وہ بھی نانو جیسی باتیں سیکھ رہی تھی

"جا۔۔۔بہن جا، ہمیں معاف کر"

آسیہ اس کی اتنی علامہ باتیں سن کر چکرا ہی گئی تھی

"اچھا تو کچھ ہماری جانب سے بھی نیکیاں کر دینا"

www.novelsclubb.com

یہ شاہینہ تھی

"نیکیاں ہماری تمہاری جانب سے نہیں ہوتی، وہ صرف اپنی جانب سے ہوتی ہیں، ہاں البتہ صدقہ کر دوں گی میں تم تینوں کی جانب سے"

"پیسے ہیں تمہارے پاس؟"

حبہ نے پوچھا تھا

"اب اتنی بھی بھکاری نہیں ہوں میں، بینک میں مہر کے ایک لاکھ تھے"

لیلیٰ نے اطمینان سے کہا تھا

"تھے؟۔۔۔سے کیا مراد ہے؟"

جاسوسی سے بھرا سوال حبہ ہی پوچھ سکتی تھی

"تھے سے مراد یہ ہے کہ میں اسے خرچ کر چکی ہوں"

لیلیٰ کے اطمینان نے ان تینوں کو بے اطمینان کیا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے اتنی ساری رقم تم نے کہاں خرچ کی، اور بتا بھی نہیں رہی ہو"

شاہینہ پریشان ہوئی تھی

"یار تم لوگ میرا موڈ مت خراب کرو سوالات پوچھ پوچھ کر، کچھ چیزیں سکریٹ بھی ہوتی ہیں"

لیلیٰ کہتی ہوئی فورا باہر نکلی تھی

ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد وہ بار بار اپنا سیل فون چیک کر رہی تھی۔اکاونٹ سے روپئے نکالنے کی اسے کوئی میسج نہیں ملی تھی۔پتہ نہیں اکاونٹ میں کتنی رقم بقیہ موجود تھی۔

سیل فون پر حبہ کو کال لگاتے ہوئے وہ سیل کو کان سے لگائی تھی

"یار حبہ میرا اکاونٹ چیک کر کے بتاو تو ذرا کہ کتنی رقم رہ گئی ہیں؟"

"لیلیٰ میں ابھی تمہارا اکاونٹ ہی چیک کر رہی تھی۔۔۔۔"

حبہ کہتے کہتے رکی تھی کیوں کہ بیچ میں شاہینہ اور آسیہ چلا پڑی

"مالدار غریب۔۔۔بس گھر آو پھر بتاتے ہیں ہم تمہیں"

www.novelsclubb.com

پہلا جملہ آسیہ نے دوسرا شاہینہ نے کہا تھا

"یار کام کی بات کرنے دو" حبہ نے انہیں ڈانٹا تھا

"ہاں لیلیٰ! میری بات غور سے سنو تمہارے اکاونٹ میں ابھی پچاس لاکھ روپئے موجود ہیں"

"تم لوگ مزاق کر رہی ہو؟"

لیلیٰ ہنسی تھی

"یار اس میں اب صرف چند ہزار ہی ہونگے"

"لیلیٰ میں مزاق نہیں کر رہی ہوں، تمہارے اکاونٹ میں اس وقت ٹوٹل اماونٹ پچاس لاکھ دس ہزار دو سو پچاس ہیں"

www.novelsclubb.com

حبہ کے سنجیدہ لہجے پر لیلیٰ حیران ہوئی

"کیا تم سیریس ہو حبہ؟"

لیلیٰ کو بھلا یقین کیسے آتا، اتنی بڑی رقم اس کے اکاونٹ میں بھلا کہاں سے آتا۔

"میں اس معاملے میں مزاق کیوں کروں گی؟"

حبہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھی

"مجھے پوری انفارمیشن چاہیئے اس کے متعلق سے"

لیلیٰ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ شدید پریشان بھی ہوئی تھی

"تمہارے اکاونٹ میں ایک مہینہ پہلے اکیاون لاکھ ٹرانسفر ہوئے تھے"

حبہ نے جس تاریخ کا ذکر کیا تھا وہ لیلی کی شادی کی تین دن بعد والی تھی

"یہ کیسے ممکن ہے؟"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ یقین نہیں کر پا رہی تھی

"جہاں تک مجھے اندازہ ہے یہ اس طرح ممکن ہے کہ تمہارے مجنون نے یہ رقم تمہارے اکاونٹمیں ڈالا ہیں"

"وہ اتنا امیر کیسے ہو سکتا ہے؟"

لیلیٰ جتنا حیران ہوتی کم تھا

"تم اپنے شوہر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی لیلی، کچھ بھی نہیں، تمہیں پتہ ہے جو رنگ تم نے پہنی ہوئی ہو اس کی قیمت ایک کروڑ تیئس لاکھ پچاس ہزار ہیں"

حبہ کے کہنے پر لیلیٰ کی نظریں بے اختیار اپنی انگلی میں جگمگاتی انگوٹھی پہ گئی تھی، لیلیٰ تو حیرت سے مرنے کو تھی

"یہ جھوٹ تھا ناں"

لیلیٰ کے منہ سے ڈری ڈری ہنسی نکلی تھی

www.novelsclubb.com

"ریلکس پریشان مت ہو، گھر واپس آو پھر بات کرتے ہیں"

حبہ لیلیٰ کی کیفیت سمجھتے ہوئے کہہ رہی تھی

"اور ہاں اپنے ہسبینڈ سے کال کر کے یہ سب پوچھنے نا لگ جانا، لیلیٰ یہ بات تو تم بھی اچھے سے جان گئی ہو کہ مجنون بھائی یہ نہیں چاہتے ہیں کہ تم ان کی اصلیت جانو اس لئے انہیں ہوا بھی مت لگنے دینا کہ ہم ان کی جاسوسی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"

حبہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کال کاٹا تھا

ادھر لیلیٰ آنکھیں پھاڑے انگلی میں پہنی انگوٹھی کو دیکھے جا رہی تھی

وہ اتنی مہنگی انگوٹھی پہنے گھوم رہی تھی اگر کبھی جو کھو جاتی، اتنی مہنگی انگوٹھی کو تو کسی خزانے کی طرح تجوری میں بند رکھنا چاہئے نا کہ ہر وقت ہاتھ میں پہنے رہنا چاہئے

www.novelsclubb.com

لیلیٰ انگوٹھی کو احتیاط سے اتار کر ٹشو پیپر میں لپیٹ کر بے حد احتیاط سے ہینڈ بیگ میں رکھا۔

ٹیکسی سے اتر کر لیلیٰ لمبی لمبی سانسیں لے کر جیسے خود کو سنبھال رہی تھی۔

نجانے اب اور کتنا حیران ہونا تھا،

کتنے راز کھلنے تھے،

"تم کون ہو مجنون؟"

اب نجانے لیلیٰ کو اس سوال کا جواب کب ملنا تھا؟

"باس میم بنا کسی کو بتائے، بنا ڈرائیور اور گاڑی لیئے ٹیکسی سے کہی گئی ہیں"

تراب بے حد امپورٹینٹ میٹینگ میں تھا جب اسے غمام کا میسیج موصول ہوا تھا، میسج پڑھ کر تراب کا دھیان میٹینگ سے ہٹا تھا

"لوکیشن کیا ہے لیلیٰ کی؟"

"باس میم شہر سے باہر نظر آ رہی ہیں، شہر سے باہر بسی بستی میں"

www.novelsclubb.com

غمام نے لیلیٰ کی لوکیشن جی پی ایس ٹریکر پر ٹریس کر کے بتایا تھا

"اس بستی کی انفارمیشن سینڈ کرو"

میٹینگ پہ دھیان دیتے ہوئے تراب نے میسج ٹائیپ کرتے ہوئے سینڈ کیا

"باس وہ بستی نہایت بدنام ہیں، نچلے طبقے کے غریب لوگ رہتے ہیں جن کا ذریعہ معاش حاصل کرنے کا مختلف طریقہ ہیں جیسے چوری کرنا، بھیک مانگنا، چرس بیچنا، جوا کھیلنا وغیرہ وہ لوگ معمولی روپئے پیسے کے لئے آسانی سے قتل بھی کر دیتے ہیں"

(لیلیٰ وہاں کیوں جا رہی تھی؟)

تراب پریشان ہوا تھا اس کا سارا دھیان میٹینگ سے ہٹا تھا، غمام کا اگلا میسج پڑھ کر تو وہ میٹینگ کی اہمیت کی پرواہ کئے بغیر میٹینگ چھوڑ کر باہر نکلا تھا

"باس! میم نے اکاونٹ سے ایک لاکھ کی اماونٹ نکالی ہیں"

"لیلیٰ نے بینک سے اتنی رقم کیوں نکلیں؟"

تراب غمام سے پوچھ رہا تھا۔

"نو آئیڈیا باس!"

غمام نے پریشانی سے جواب دیا

تراب نے لیلیٰ کو اپنی ذات پر بہت کم خرچ کرتے دیکھا تھا، پتہ نہیں لیلیٰ نے اتنی بڑی رقم کیوں نکالی تھی؟، اوپر سے وہ ایسی بستی میں تھی جو بدنام زمانہ تھا۔

لیلیٰ کے پاس بڑی رقم تھی اسے نقصان پہنچ سکتا تھا سوچ کر ہی تراب کا دل خوف زدہ ہو رہا تھا، اس نے سیل فون پر وقت دیکھا جو شام کے ساڑھے پانچ بجے کا بتا رہا تھا

www.novelsclubb.com

۔

"کیا لیلیٰ ابھی وہاں پہنچیں؟"

تراب نچلے جیب سے گاڑی کی چابی نکالتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"باس! میم ایک بجے سے اس بستی میں موجود ہیں"

غمام نے اپنے باس کو دیکھتے ہوئے خوف سے دھیرے دھیرے جملہ مکمل کیا۔

"وہاٹ؟۔۔۔؟"

سن کر ابو تراب کا دماغ بھک سے اڑا تھا

"وہ ساڑھے چار گھنٹے سے اس جگہ پر ہیں، اور یہ بات تم مجھے اب بتا رہے ہو"

شدید غصے میں آتے ہوئے اس نے غمام کا کالر پکڑ کر جھٹکا دیا، جس کی وجہ سے غمام کے شرٹ کے بٹن ٹوٹے تھے۔

"باس میٹنگ بہت اہم تھی سو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"لیلیٰ سے زیادہ اہم نہیں تھی"

غمام کی بات کاٹتا وہ سرد لہجے میں بولا جس سے غمام نے اپنے اندر خوف کی لہر دوڑتا محسوس کیا تھا۔

"تھی، میٹنگ لیلیٰ میم سے زیادہ اہم تھی، اگر آپ ہر اہم کام لیلیٰ میم کی وجہ سے چھوڑ دیں گے تو آپ ہار جائیں گے، اور باس آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ وہ صرف ہار نہیں ہو گی"

غمام کے لیے وہ صرف باس نہیں تھا، غمام اپنے مضبوط، فاتح، مغرور اور ہینڈسم باس کو بے انتہا پسند کرتا تھا، تراب کی کامیابی غمام کی کامیابی تھی، تراب کی ہار غمام کی ہار تھی اور پھر بھلا غمام تراب کو کیسے ہارنے دیتا،

غمام کی بات سن کر ابو تراب کے غصے پر جیسے بے بسی غالب آئی تھی

"غمام! میری زندگی میں دو عورتیں ہیں جن سے میں عشق کرتا ہوں، ایک میری ماں (عینا مرجیہ) ہیں جنھیں میں کھو چکا ہوں اور دوسری میری بیوی جسے میں کھونا نہیں چاہتا، بھلا میں جانتے بوجھتے اسے کیسے کھو دوں؟"

تراب غمام کے بکھرے شرٹ کو صحیح کرتے ہوئے بے بسی سے کہی رہا تھا۔

"اور رہی بات جیت کی تو اس. کھیل میں میں ہی جیتوں گا کیوں کہ میں ابو تراب ہوں جس کے ساتھ اس کی ماں کی دعائیں ہیں، اور میری ماں دنیا کی نیک ترین ماوں میں سے ہیں، وہ جنت کی ملکہ ہیں، حوروں کی ملکہ ہیں، میٹنگ کو تم دیکھ لینا"

تراب نے کہتے ہوئے غمام کے کاندھے کو تھپتھپایا تھا اور جانے کے لئے مڑ گیا تھا

غمام کو اپنے باس پر ترس آیا تھا اور ساتھ ہی سفرہ مرجان پر بھی، سفرہ مرجان کے لئے تراب اہم ترین تھا اور تراب کے ذہن میں دو عورتوں کے سوا تیسری کا وہم و گمان تک نہیں تھا۔

تراب بستی کے باہر کار کو پارک کرتے ہوئے باہر نکلا تھا۔ زیادہ سے زیادہ پچاس چھوپڑی کی وہ بستی تھی اور بستی میں اس وقت جیسے عید کا سا سماں تھا۔ ننگ دھڑنگ گندے پھرتے بچے دھلے اور صاف نئے مگر سادے کپڑوں میں نظر آرہے تھے، ان کے پیروں میں بھی نئے جوتے نظر آرہے تھے، تراب نے بستی کے انٹرنس

کے جانب پلٹ کر دیکھا جہاں تین چار لوڈنگ ٹرک کھڑے نظر آئے تھے۔ جن پر بڑے بڑے مختلف بینرز چپکے نظر آرہے تھے۔

وہ بستی کا گہری نظروں سے جائزہ لیتے ہوئے بستی میں داخل ہوا سب بچے ہی نہیں بلکہ عورت اور مرد بھی صاف ستھرے اور نئے کپڑے میں ملبوس نظر آرہے تھے۔ کیا کوئی شادی ہو رہی تھی؟

وہ ساری بستی گھوم چکا تھا مگر اسے لیلیٰ نظر نہیں آئی تھی، البتہ سب بہت خوش نظر آ رہے تھے

غمام نے اس سے کہا تھا کہ بستی کے لوگ خطرناک تھے مگر ابھی تک اسے کوئی خطرہ نظر نہیں آیا تھا۔ جبھی اسے بستی کے باہر پنڈال نظر آیا۔

وہاں جانے پر اندر عورتیں نظر آرہی تھیں اور ان عورتوں کے ساتھ لیلیٰ کو بیٹھے دیکھ وہ حیرت سے دنگ ہوا تھا

وہ معمولی عورتیں جن میں کوئی بھکاری کوئی چور اچکا تھا۔وہ سب لیلیٰ کے اسٹیٹس کے نہیں تھے مگر لیلیٰ ان کے درمیاں نہ صرف آرام سے بیٹھیں ہنس کر بات کر رہی تھی بلکہ ان کے ساتھ بیٹھی کھا بھی ہی رہی تھی۔

وہ آج بہت خوش تھی وہ اپنے انداز سے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتی تھی پورے اہتمام سے،اور اپنے اہتمام سے خوش تھی، مطمئن تھی،دل مسرور تھا۔

لیلیٰ نے محسوس کیا کہ جو محسوس کر رہی تھی وہ خوشی سے بڑھ کر تھا،ایسی کیفیت جو اس نے اب سے پہلے کبھی محسوس ہی نہیں کیا تھا، سکون واطمینان والی جو لفظوں میں بیان ہونا بھی مشکل تھا۔وہ مسرور سی چلی جا رہی تھی کہ اچانک لیلیٰ کو اپنے پیچھے آہٹ کا احساس ہوا تھا، جیسے کوئی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہو،

شام کے سائے پھیل رہے تھے ایسے میں اس طرح کا احساس لیلیٰ کو خوفزدہ کر گیا تھا،

اپنے ہینڈ بیگ میں دھیرے سے ہاتھ ڈال کر اپنے ہتھیار (پیپر اسپرے) کو باہر نکالا اور پھر پوری ہمت سے مڑ کر اسپرے کو استعمال کرنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تھا۔

"لیلیٰ یہ میں ہوں"

تراب نے لیلیٰ کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

"اوہ۔۔۔ شکر"

لیلیٰ کو سکون کا احساس ہوا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" لیلی کو غصہ چڑھا

"آپ کا پیچھا کر رہا ہوں" تراب اطمینان سے کہتے ہوئے لیلیٰ کے ساتھ چلنے لگا تھا

"مگر کیوں؟"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ کا غصہ دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا، وہ پہلے ہی اس کی وجہ سے پریشان تھی، نہ جانے وہ کون سا گیم اس کے ساتھ کھیل رہا تھا؟

"کیونکہ آپ میری بیوی ہے"

"بیوی۔۔۔"

وہ دونوں گاڑی کے پاس آکر رکے تھے، لیلیٰ اسے طنزیہ انداز میں دیکھ رہی تھی، لیلیٰ کا دل کیا اس پر سوالات کی بوچھاڑ کر دے،

مگر وہ صرف حبہ کے لئے ضبط کئے ہوئے تھی۔

"میں دنیا کی اکلوتی ایسی بیوی ہوں جو اپنے شوہر کا نام تک نہیں جانتی، اس کی شخصیت اور فیملی کی بات تو دور ہے"

www.novelsclubb.com

لیلیٰ بہت چبھتے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی

"بالکل آپ کیسی بیوی ہے؟ جسے اپنے شوہر کا نام تک نہیں معلوم"

تراب لیلیٰ کی کیفیت کو جانے بغیر شرارت سے چھیڑا تھا لیلیٰ کے دل سے دھواں اٹھنے لگا

"تو پھر مجھے اپنا نام بتاؤ"

لیلیٰ ضدی لہجے میں بولی۔

"کیا آپ میرا نام بھی معلوم نہیں کر سکتیں؟"

"کر سکتی ہوں، مگر تمہارے منہ سے سننا چاہتی ہوں"

"اور میں آپ سے"

تراب نے لیلیٰ سے پہلی ضد چاندھی، جس کے نقصان کا اندازہ تراب کو نہیں تھا اگر ہوتا تو وہ کبھی لیلیٰ سے ضد نہیں باندھتا۔

"کیا تم جانتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

لیلی کے اندر دھواں پھیلا تھا، لہجے سے ضد غائب ہوئی، انداز شکستہ ہوا، اور ان سب نے تراب کے دل کو مشکل میں ڈال تھا

"میں تم سے ہارنے لگی ہوں، کیونکہ۔۔۔"

اعتراف کرنا مشکل ہوتا ہے

اور لڑکیاں بھلا خود سے اعتراف کرتی ہوئی کہاں اچھی لگتی ہے

"۔۔۔نہ جانے کیوں، تمہارے لئے ہار سکتی ہوں، تمہارے لئے جیت سکتی ہوں، تمہاری ساری غلطیوں کو معاف کر سکتی ہوں، مگر ایک بات یاد رکھنا! اگر اس سب کے پیچھے کوئی لڑکی نکلی تو میں تمہیں معاف نہیں کر سکتی اور معاف نہیں کروں گی" آخری جملہ سختی سے کہتے ہوئے وہ فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھی۔

کتنے ہی لمحے تراب نے اس کے جملے کو دل پر محسوس کیا تھا

اس ضدی لڑکی نے اعتراف نہیں کیا تھا مگر پھر بھی اس کے ہر جملے سے اعتراف ظاہر ہو رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ گیم جیت جائے گا۔

اور یہ بھی جانتا تھا کہ اس سب میں وہ اپنی محبت ہار جائے گا۔

"آپ ٹھیک نہیں لگ رہی، کیا ہوا"

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے لیلیٰ سے پوچھا۔ جو چہرہ مڑے مسلسل باہر دیکھ رہی تھی۔ اس کے سوال پر کوئی رسپانس نہیں دیا۔

تراب اسے دیکھتے ہوئے اذیت سے لب بھینچا، اگر وہ دکھی تھی تو اس کی ساری تکلیف تراب اپنے دل پر محسوس کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"باجی! میری بہن بہت بھوکی ہے، کچھ روپئے دے دو ناں"

وہ بارہ تیرہ سال کا لڑکا تھا جس کی گود میں دو سالہ روتی ہوئی بچی تھی، وہ خود بھی نم آنکھوں شرمندگی سے مانگ رہا تھا

لیلیٰ کا دل موم بن کر پگھلا، اس کے سارے پیسے خرچ ہو چکے تھے۔ ہینڈ بیگ میں ایک روپیہ بھی نہیں تھا۔

"اپنا والٹ دو"

اس کی جانب فورا متوجہ ہوتے ہوئے حق سے مانگا

تراب ایک نظر لڑکے پر ڈال کر لیلیٰ کو اپنا والٹ تھمایا۔ لیلیٰ نے روپیوں سے بھرے والٹ میں سے آدھے سے زیادہ رقم نکال کر لڑکے کو تھمایا۔

لڑکے کا منہ حیرت کی زیادتی سے کھلا تھا

ناصرف لڑکے کا بلکہ تراب کا بھی،

www.novelsclubb.com

روتے ہوئے لڑکے نے کانپتے ہاتھوں سے پیسے پکڑے اس نیکی کی پری کو دعائیں دے رہا تھا۔

لڑکے کو اتنی ساری رقم لیتے دیکھ پیچھے سے ایک اور بھکاری جھٹ آیا تھا

"باجی! میں تین دن سے بھوکا ہوں، گھر میں بوڑھی ماں بیمار ہے، بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔۔۔۔" وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا

جو فراٹے سے اپنی تکالیف گنوا رہا تھا۔

لیلی نے اس کی کہانی پوری سنے بغیر والٹ میں بچی بقیہ ساری رقم اسے دے دیا۔

اور خالی والٹ حیرت سے دنگ دیکھتے تراب کو واپس کر دیا۔

www.novelsclubb.com

جب ہی سگنل کھلا تھا تراب نے گاڑی آگے بڑھائی۔ "آپ جانتی ہیں والٹ میں کتنی رقم تھی؟"

ڈرائیونگ کرتے ہوئے تراب نے لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"نہیں"

لیلیٰ نے شان بے نیازی سے جواب دیا

"وہ تیس ہزار کی رقم تھی"

"تو۔۔۔؟"

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھتی لیلیٰ نے تراب کو سمجھا دیا تھا کہ لیلیٰ نے اس ایک لاکھ کی رقم کو کہاں خرچ کیا تھا؟

اور وہ اس بستی میں کیا کر رہی تھی؟

"ویسے اس بستی میں صرف ایک لاکھ تو نہیں لگے ہو گے؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں"

لیلیٰ نے خفگی سے کہا۔ وہ اس بات کو راز رکھنا چاہتی تھی مگر وہ جان گیا تھا۔

لیلیٰ نے سوچا تھا شاید وہ اس کے پیسوں کے ساتھ حاتم طائی جیسا سلوک کرنے پر ناراض ہو گا مگر وہ نارمل تھا۔

"بچے کو پیسے دینا تو سمجھ آ رہا ہے کہ وہ مستحق تھا مگر اس آدمی کو کیوں دیں آپ نے وہ نا مستحق تھا اور ناضرورت مند، وہ آپ کو بے وقوف بنا رہا تھا"

تراب گاڑی کو گھر کے سامنے روکتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم اللہ کی راہ میں مستحق کو بھی دو اور جو مستحق نہیں ہیں اسے بھی دو، اللہ تمہیں وہ دے گا جس کے تم مستحق ہو اور وہ بھی دیے گا، جس کے تم مستحق نہیں، اور مجھے کیا خبر میں کس کی مستحق ہوں اور کس کی نہیں، یہ تو اللہ ہی کو پتا ہے اس لیے صدقہ ہر ایک کو دینے سے دل میں سکون اترتا ہے، خوشی ملتی ہے کہ اللہ مجھے وہ بھی دے گا جس کی میں مستحق نہیں، اور ایک بات مجھے کسی کو خالی ہاتھ لوٹانے میں شرمندگی محسوس ہوتی ہے سوچتی ہوں کہ جب

مجھے کسی کو خالی ہاتھ لوٹ آنے میں شرمندگی ہوتی ہے تو میرا اللہ بھی اس وجہ سے میرا لحاظ کرے گا اور مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا"

لیلیٰ ایک جذبے سے کہہ رہی تھی اس کے الفاظ بے حد سادہ تھے مگر پھر بھی تراب کے دل کو چھو رہے تھے۔وہ گاڑی سے اترنے لگی تھی کہ تراب اسے ہاتھ پکڑ کر روک گیا

"آئندہ کہیں بھی جائیں تو گاڑی اور لیڈی ڈرائیور کے ہمراہ جائیں گا"

"کیوں؟،میری مرضی"

"پلیز۔۔۔تراب نے منت کی۔

"او۔کے مگر مجھے فراری چاہیئے"

گردن اکڑائے اسے کہہ رہی تھی

"وہ مرسڈیز بھی نئی اور مہنگی ہیں"

www.novelsclubb.com

تراب کو بے ساختہ مرسڈیز پر ترس آیا اور فراری پر رشک آیا تھا

"مگر مجھے تمہاری فرافری چاہیئے"

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ضدی لہجے میں بولی تھی

"او۔کے ملکہ عالیہ" تراب نے سر خم کیا تھا۔

جانتا تھا وہ جس بات کے لئے منع کریگا وہ اسی بات پر ضد کریں گی۔

اس دوران لیلیٰ کئی مرتبہ تراب کے سامنے اس ہاتھ کو لہرائی تھی جس ہاتھ میں انگوٹھی تھی تاکہ تراب نوٹس کرے،اور لیلیٰ اپنی تیسری کوشش میں کامیاب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے انگوٹھی کیوں اتار دی"

اس کے لہراتے بائیں ہاتھ کو ہاتھ میں لیتے ہوئے تراب کہہ رہا تھا۔اس کے ہاتھ پکڑنے پر لیلیٰ کے ہاتھ کانپے تھے۔

"وہ۔۔۔انگوٹھی۔۔۔کھو گئی"

ایک تو جھوٹ اوپر سے ہاتھ تراب کے ہاتھ میں تھا لیلیٰ نے بمشکل جملہ مکمل کیا تھا۔

"کوئی بات نہیں، پھر لے دو گا"

تراب کو لگا تھا کہ شاید لیلیٰ اسی وجہ سے اپ سیٹ ہے اسی لئے تراب نے فورا کہا تھا۔

(اس کا مطلب تھا وہ اس کے لئے ایک کروڑ روپئے اور خرچ کر سکتا تھا، ایک کروڑ نہیں ایک کروڑ تیئس لاکھ)

لیلیٰ کا منہ حیرت سے کھلا تھا

www.novelsclubb.com

"یقینا تم مافیا کی کوئی بڑی شخصیت ہو جبھی

خود کو حاتم طائی ظاہر کرتے ہو"

تراب اس کے اس طرح جھلا کر کہنے پر ہنسا تھا

اور تراب کے اس طرح ہنسنے پر لیلیٰ کو غصہ چڑھا

"میں دیکھوں گی تم آخر کب تک مجھے ایک مزاق کی طرح ٹریٹ کرو گے"

"لیلیٰ میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا"

"میری بلا سے"

لیلیٰ تنفر سے کہتی ہوئی اس کا ہاتھ جھٹکی

اور ہینڈ بیگ سے ایک لفافہ نکال کر تراب کو تھمائی

"یہ کیا ہے؟"

"اگر تم جاہل گینگسٹر میں سے نہیں تو، پڑھ کر سمجھ لینا"

www.novelsclubb.com

کہتی ہوئی جھٹکے سے ڈور کھول کر نکلی تھی

"لیلیٰ!۔۔۔میری بات تو سنیں"

تراب آوازیں ہی دیتا رہ گیا تھا

مگر لیلیٰ نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا

نواں باب: لیلی کی پھوپھی

(Laila's Aunt)

وہ ساحل سمندر کے قریب موجود لکڑی کا بے حد خوبصورت کاٹج تھا، کاٹیج اندر اور باہر سے بے حد آرکیٹک انداز میں سجا تھا، مختلف لینتھ، سائز، قسموں، اور رنگ کے کنڈلز سے سجا کاٹج خوابوں جیسا لگ رہا تھا، سینٹرل ٹیبل پر ہارٹ شیپ تین منزلہ بے حد یونک سا کیک رکھا تھا۔

لیلیٰ کے تینوں دوست لیلیٰ کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ٹیبل پر بیٹھائے لیلیٰ کو تیار کر رہی تھیں اور تیاری دیکھنے والی تھی۔

حبہ بالوں کو یوتوب میں موجود کوئی ہیر اسٹائل دیکھ کر سیٹ کر رہی تھی، شاہینہ لیلیٰ کے چہرے پر میک آپ کر رہی تھی اور آسیہ اس کا لباس سیٹ کر رہی تھی اور بے چاری لیلیٰ۔۔۔

"بس کرو یار میری شادی نہیں ہو رہی ہیں"

لیلیٰ دہائی پر دہائی دے رہی تھی

"اب لگ رہی ہو صحیح معنی میں ہماری دوست"

شاہینہ نے لیلیٰ کو ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے کرتے ہوئے کہا

"خود کو دیکھو گی تو پہچان نہیں پاؤں گی"

www.novelsclubb.com

آسیہ نے چھیڑا تھا

"آج تو مجنون بھائی کام سے گئے"

حبہ بھی آج آگے آگے تھی

میرون کلر کی ساڑی (تینوں نے بے حد ضد کر کے لیلیٰ کو پہنایا تھا)

جو لیلیٰ کے دراز قد پہ بہت ہی سج رہا تھا، میرون کلر میں سنہرا رنگ کھل اٹھا تھا، جیسے چہرے پر لباس کی سرخی چھائی تھی، فل میک اپ میں، میرون کلر کے کاندھے تک آتے بالے، بائیں ہاتھ کی کلائی میرون چوڑیوں سے بھری ہوئی تھی، داہنے ہاتھ میں سیاہ کلر کا خوبصورت سا واچ اور ساتھ ہی موتیوں والا بریسلیٹ اور گولڈ کا اٹیچ انگوٹھی بریسلیٹ تھا

(یہ تینوں تحفہ لیلیٰ کو اس کی دوستوں کی جانب سے ملا تھا، برتھ ڈے گفٹ پلس شادی گفٹ، اس بات پر لیلیٰ اپنے دوستوں سے کتنا لڑی تھی یہ الگ بات ہے)

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے ہیر اسٹائل نے اسے اور دلفریب اور خوبصورت بنا دیا تھا، لیلیٰ کے کمر سے نیچے جاتے بالوں کو حبہ نے اسٹائلیش سی چوٹی میں گوندھا تھا سامنے دونوں جانب کی لٹوں کو کرل کر کے چہرے پر چھوڑ دیا تھا جو کاندھے تک آ رہے تھے۔

(اس دن وہ بس نارمل سا تیار ہوئی تھی تو وہ لٹو ہوا جا رہا تھا اور اگر وہ اسے ایسے لک میں دیکھتا تو۔۔۔۔)

سوچ کر ہی لیلیٰ کے گال سرخ ہوئے تھے، اوپر سے سب سے بولڈ لباس ساڑھی، لیلیٰ نے اپنے تینوں دوستوں کو بے بسی سے دیکھا جو اسے فدا ہونے والے انداز میں تک رہیں تھیں۔

"یہ کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہیں"

"کچھ بھی زیادہ نہیں"

وہ تینوں کچھ سننا ہی نہیں چاہتی تھیں

"ٹھیک ہیں"

وہ مسکرائی البتہ دل ہی دل میں انہیں برا بھلا کہہ رہی تھی جبھی اس کی نگاہ اپنے سیاہ حجاب گاون پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

(تم لوگ جاو تو صحیح میں اسے پہن لوں گی)

حبہ کی نظریں لیلیٰ کی نظروں کی تعاقب میں گئی، گاون پر نظر پڑتے ہی حبہ لیلیٰ کی دل کی بات جان گئی تھی، اور اب حبہ اپنی دونوں دوستوں کو کہنی مار کر گاون کی جانب متوجہ کر رہی تھی

"تو پھر تم لوگ گھر جا رہیں ہو؟"

لیلیٰ چاہتی تھی وہ تینوں جلد از جلد چلی جائے۔

"ہاں تاکہ تم گاون پہن لو، لیلیٰ تمہیں ذرا سی شرم نہیں آ رہی ہماری اتنی دیر کی محنت پر پانی پھیرنے کا سوچ کر"

www.novelsclubb.com

شاہینہ کوتاہ آیا تھا۔

محنت سے اس کا اشارہ لیلیٰ کی تیاری سے تھا

"شرم آ رہی ہیں جبھی تو گاون پہنے کا سوچ رہی ہوں" بے چاری لیلیٰ

"کس سے شرم آرہی ہیں؟"

وہ تینوں جو لیلیٰ کو خونخوار نظروں سے گھور رہی تھیں، لیلیٰ کی بات پر ان کی آنکھیں شرارت سے چمکی۔

"ہائے میرے یہ گناہ گار کان جو سن رہے ہیں کیا وہ صحیح ہیں؟"

آسیہ آنکھیں پٹ پٹا کر بولی

"ہماری بے شرم دوست، شادی کے بعد تو بہت ہی شرم والی بن گئی ہیں، معاملہ کچھ الٹا نہیں ہو گیا؟"

حبہ نے بھی اسے شرارت سے چھیڑا تھا

www.novelsclubb.com

"چڑیلوں! تم لوگ دفع ہو جاو ورنہ میں تم لوگوں کو جان سے مار دوں گی"

ان تینوں کی اوور ایکٹنگ دیکھ کر لیلیٰ کو غصہ آیا

"ہاں جا رہے ہیں، جا رہے ہیں، کباب میں ہڈی نہیں بنے گے"

شاہینہ شرارت سے ہنستے ہوئے مڑی تھی

"اور اس ہڈی کو بھی لے جا رہے ہیں"

آسیہ نے گاون اور اسکارف دبوچتے ہوئے کہا تھا

"اسکارف تو چھوڑتی جاو"

لیلیٰ نے دہائی دی

وہ تینوں پیچھے کے دروازے سے نکلیں تھیں، اور جبھی سامنے کے دروازے کی بیل بجی۔

لیلیٰ نے بے ساختہ اپنی کلائی کی واچ میں وقت دیکھا۔ وہ مقررہ وقت پر پہنچا تھا (وہ لفافہ جو لیلیٰ نے تراب کو دی تھی اس میں سپر ائزانویٹیشن کارڈ تھا جس میں پتہ اور وقت دیا ہوا تھا)

www.novelsclubb.com

بیل کی آواز سن کر لیلیٰ کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔ بیل دوبارہ بجی تھی، لیلیٰ کی تمام تر کوشش کے باوجود پیروں نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

بیل مسلسل بجتی رہی تھی اور لیلیٰ آنکھیں پھاڑے دروازے پہ نظریں گاڑی ہوئی تھی گویا دوسری جانب کوئی ڈراونی چیز ہو۔

دس منٹ تک مسلسل بیل بجتی رہی تھی اور پھر جیسے بیل بجانے والا تھک گیا تھا

"کیا وہ چلے گیا؟"

بیل کی آواز نا سن کر لیلیٰ نے جیسے سکون کا سانس لیا تھا البتہ افسوس بھی ہوا تھا کہ اس کی دوستوں نے کتنی محنت کی تھی

"بے چاریوں نے کتنے روپئے خرچ کر دیئے تھے"

لیلیٰ نے افسوس کرتے ہوئے دروازہ کھولا تھا تا کہ دیکھے کہ وہ کہاں تک گیا

www.novelsclubb.com

مگر سامنے ہی چاکلیٹ براون کلر کے شلوار سوٹ میں اسے کھڑے دیکھ کر لیلیٰ بوکھلائی تھی، تراب کی پیٹھ دروازے کی جانب تھی اس سے پہلے کے لیلیٰ دروازہ واپس بند کر لیتی وہ مڑا تھا

"آپ کیا سو۔۔۔۔"

تراب کی صرف آواز ہی نہیں رکی تھی بلکہ دل کی دھڑکن تک رک گئی تھی

وہ پھر کہتے کہتے الفاظ بھولا تھا بلکہ اس مرتبہ تو خود کو بھی بھول بیٹھا تھا۔

"یہ کیا آپ ہیں؟"

تراب ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے جانب کھینچا گیا تھا۔لیلیٰ اسے اپنی جانب آتا دیکھ فوراً ٹیبل کے پیچھے ہوئی تھی۔

"کیا آپ اتنا تیار اس لئے ہوئی کہ مجھ سے دور رہیں"

www.novelsclubb.com

وہ لیلیٰ کے قریب جاتے ہوئے بولا،اس کے صرف لب ہی نہیں آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں

تراب کی ولہانہ نظریں پہلے ہی لیلیٰ کی پلکوں کو جھکائے رکھنے پر مجبور کر رہی تھیں، اوراب تراب کی بات سن کر تو پلکوں پر جیسے اور بوجھ بڑا تھا

"ہیپی برتھ ڈے"

تراب دو قدموں کے فاصلے پر تھااس سے پہلے کے وہ مزید قریب آتا،وہ وش کرتی ہوئی اسے روک گئی، تراب اس کے گریزاور فرار کو سمجھ کر ہنسا تھا

"تھینک یو سو مچ،مائے کوئین آف ہیون"

(بہت شکریہ،میری جنت کی ملکہ)

www.novelsclubb.com

لیلیٰ کے سارے فرار کے طریقے پر پانی پھیرتا ہوا، وہ درمیان کے فاصلے کو طئے کرتا ہوا لیلیٰ کے بے حد قریب ہوا تھا، اس سے پہلے کے لیلیٰ مزید دور جاتی تراب اس کے کمر پہ بازو حمائل کر کے اسے اور قریب کر گیا

"آپ ہمیشہ مجھ سے دور جانا کیوں پسند کرتی ہیں؟"

لیلیٰ کی سجی لرزتی پلکوں پر نظریں جمائے وہ پوچھ رہا تھا

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ایسی۔۔۔ایسی۔۔۔بات۔۔۔۔ نہیں ہے"

لیلیٰ ہکلائی

(بھلا اس کے منہ سے آواز کیوں نہیں نکل رہی تھی)

www.novelsclubb.com

"پھر کیسی بات ہیں؟"

اس کی نظریں جھکی پلکوں سے نیچے سرکی تو آنکھیں نوز رنگ سے سجی چھوٹی سی ناک پر ٹھہر گئی

"کک۔۔۔کوئی۔۔۔بات۔۔۔بات۔۔۔۔۔نن۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔ہیں"

لیلیٰ کی جان مشکل میں پھنسی تھی مگر جیسے تراب نے تو کچھ سنا ہی نہیں تھا اس کی نظریں ناک سے ہوتی ہوئی رخسار پہ ٹھہر گئیں، جسے کرل کی ہوئی لٹ چھو رہی تھی اور اس کی طرح مخمور ہو رہی تھی، ساتھ ہی میرون کلر کے کاندھے کو چھوتے بالے پر نظر پڑی جو لیلیٰ کے حرکت کرنے پر دلفریب انداز میں ہلتے لیلیٰ کی گردن کو چومتے اور مست ہو کر لٹوں سے الجھ رہے تھے، تراب کے دل نے شدت سے خواہش کی کہ کاش وہ اس میرون بالے کی جگہ ہوتا، کیا قسمت تھیں ان بالے کی جو اس کے محبوب کے کانوں میں بڑے حق سے لٹکے ہوئے تھے، اور اس کے سامنے ہی اس کے محبوب کی گردن اور لٹوں کو چھونے کی گستاخی کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ اتنی خوبصورت کیوں ہیں لیلیٰ؟"

بوجھل ہوتی آواز میں اس نے پوچھا تھا اور لیلیٰ کے اندر سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی مگر اپنے مجنون کے منہ سے تعریف سننا اچھا لگا تھا

"اچھا بھلا کتنی خوبصورت ہوں؟"

لیلیٰ نے شرمیلی مسکان لبوں پہ سجائے پوچھا، تراب کا دل لیلیٰ کی اس ادا پر چاروں شانے چت گر پڑا تھا

"بہت، بہت، بہت، بہت، بہت۔۔۔۔۔"

لیلیٰ کے کان پہ جھکا مدھم لہجے میں وہ بس ایک ہی لفظ کہے جا رہا تھا

"یہ بہت اور کتنی مرتبہ ہیں؟"

وہ پانچ منٹ سے بس ایک ہی لفظ سنے جا رہی تھی آخیر کار جھنجھلا کر پوچھی

"اتنی مرتبہ ہیں جتنی مرتبہ میں کہہ نہیں سکتا اور آپ سن نہیں سکتیں، اتنی زیادہ آپ خوبصورت ہیں"

www.novelsclubb.com

تراب کے اتنے شاعرانہ انداز میں تعریف کرنے پر لیلیٰ کے دل میں سکون اور خوشی کی ایک لہر دوڑی تھی

دل بے ساختہ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر شکر ادا کرنے لگا تھا

(اس نے اللہ سے شکوہ کیا تھا کہ اسے بھلا فرماں برداری سے کیا ملا تھا؟، اسے اب پتہ چلا تھا کہ کیا ملا تھا)

لیلیٰ نے نم آنکھوں سے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جو ولہانہ انداز میں اسے تک رہا تھا، اس کی ہنی کلرڈ (شہد رنگ) آنکھوں میں محبت کا لامحدود سمندر بہتا نظر آ رہا تھا، وہ اونچا پورا بے حد شاندار سا مرد اس کا تھا، جو بلکل اس کے خوابوں جیسا تھا، بلکہ نہیں خوابوں سے بڑھ کر تھا۔ بہادر، نڈر، جری، دنیا کو ٹھوکروں پر رکھنے والا جو اسے پلکوں پہ بیٹھاتا تھا، لیلیٰ کو ضد کرنا آتا ہی نہیں تھا کیونکہ اس کی زندگی میں کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کی ضد پوری کرتا مگر اب لیلیٰ ضد کرنے لگی تھی کیونکہ اس کی ضد پوری کرنے والا کوئی آ گیا تھا، وہ وہ شخص تھا جس کے لئے لیلیٰ چودہ سال سے خود کی حفاظت کرتے آئی تھی اور اب احساس ہوا کہ وہ واقعی اس لائق تھا کہ لیلیٰ اسے چودہ سال کی عمر سے چاہتی۔

www.novelsclubb.com

سوال کچھ بھی ہو

جواب تم ہو

راستہ کوئی بھی ہو

منزل تم ہو

دکھ کتنا ہی ہو

خوشی تم ہو

آرمان کتنا ہی ہو

آرزو تم ہو

www.novelsclubb.com

بہت دنوں پہلے کسی دوست کے میسیج میں بھیجی شاعری لیلیٰ کو یاد آئی تھی اور اب لیلیٰ وہی شاعری اسے سنا رہی تھی، جو پہلے تو ایک لمحے کے لئے حیران ہوا تھا مگر اب وہ مسکراتے لبوں اور چمکتی آنکھوں سے لیلیٰ کو اپنے لئے شعر کہتے سن رہا تھا

"خواب کوئی بھی ہو

تعبیر تم ہو۔۔"

اب تک مسکرا کر کہتی ہوئی لیلیٰ کی آنکھوں میں شرارت چمکی تھی

"یعنی کے سارے فساد

کی جڑ تم ہو"

دو قدم تراب سے دور ہوتے ہوئے لیلیٰ کھلکھلائی تھی

"اچھا میں فساد کی جڑ، اور آپ کون؟"

اس سے پہلے کہ لیلیٰ فرار ہوتی تراب نے پھرتی سے اسے آگے بڑھ کر بازو سے پکڑ کر لکڑی کی دیوار سے لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اب لیلیٰ کے دونوں جانب ہاتھ رکھے خفگی سے پوچھ رہا تھا۔

"میں تو معصوم ہوں"

معصوم سی شکل بنا کر ش چھوٹی سی ناک ہو چڑھاتے ہوئے وہ اترا کر بولی تھی

"ہاں بلکل آپ تو معصوم ہیں"

تراب کے انداز پہ لیلیٰ تھوک نگلی

"میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔نے۔۔۔تمہارے لئے گفٹ بھی لیا ہے،دیکھو"

لیلیٰ تراب کا حصار توڑ کر ٹیبل پر رکھا گفٹ پیک اٹھاتے ہوئے بولی

"یہ میرے لئے آپ نے لیا ہے؟"

تراب نے اشتیاق سے لیلیٰ کے ہاتھ سے گفٹ لیتے ہوئے پوچھا

لیلیٰ تراب کے سوال پر گڑبڑائی تھی

www.novelsclubb.com

یہ گفٹ اس کی دوستوں نے لایا تھا،لیلیٰ کو صحیح بتانا مشکل لگ رہا تھا اور غلط وہ بتا نہیں سکتی تھی

"آئی لائیک اٹ"

تراب کے ہاتھ میں سیاہ بیلٹ کا برانڈیڈ واچ تھا

"اور اگر یہ تمہارے کلائی میں ہر وقت رہے گا تو مجھے زیادہ پسند آئے گا، دو میں پہنا دو"

تراب کے ہاتھ سے وہ واچ لیتے ہوئے بولی تھی

"پتہ ہے یہ گھڑی ہارٹ بیٹ سے چلتی ہیں"

واچ کو تراب کے کلائی پر رکھتے ہی سکینڈ کا کاٹا حرکت کرنے لگا تھا

"آپ کہنا چاہتی ہیں پلس پلیشر؟"

لیلیٰ کو یک ٹک دیکھتے تراب نے واچ پہ ایک نظر ڈال کر لیلیٰ سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"نہیں میں ہارٹ بیٹ ہی کہنا چاہتی ہوں، یو نو پلس پلیشر خود ہارٹ بیٹ کی وجہ سے ہیں اس لئے میں سیدھا ہارٹ بیٹ کہوں گی"

"ہوں، میں سمجھا مگر یہ تو بتائے کس کی ہارٹ بیٹ سے؟"

"میری ہارٹ بیٹ (دل کی دھڑکن) سے"

واچ اس کی سنہری مائل سفید کلائی پہ بہت اچھا لگ رہا تھا، وہ سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

"اور اگر کبھی اس گھڑی نے چلنا بند کر دیا تو سمجھ نا میں مر۔۔۔"

"لیلیٰ۔۔'

تراب نے سختی سے اس کے لبوں پہ شہادت کی انگلی رکھی، اس کے آنکھوں میں اضطراب در آیا تھا اور چہرے پر تکلف کے اثار تھے

"آپ اتنی سفاک کیسے ہو سکتی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

کہنے کے ساتھ ہی وہ وہ خفگی سے جانے کے لئے مڑا تھا۔

"میں نے تو مزاق کیا تھا"

وہ فورا اس کے پیچھے گئی

"میں مزاق میں بھی ایسی بات سننے کی ہمت نہیں رکھتا"

وہ دروازے کے قریب جا کر مڑا تھا۔

"او۔کے سوری"

وہ قریب جا کر اس کا ہاتھ پکڑ بولی، لیلیٰ کے ہاتھ پکڑتے ہی تراب کی ساری ناراضگی جیسے غائب ہوئی تھی

"آپ بہت ظالم ہیں"

تراب لیلیٰ کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولا، پھر اس کی نگاہ واچ پہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتی ہیں، مجھے اب تک صرف دو لوگوں نے گفٹ دئے ہیں، جو میرے لئے بہت اہم ہیں، مما

اور گرینی اور اب آپ نے دیا"

تراب مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا البتہ اس کی مسکراہٹ پھیکی تھی

"تم انہیں مس کر رہے ہو؟"

"ہاں مگر زیادہ نہیں"

اس نے مسکراتے ہوئے لیلیٰ کو دیکھا

"جب بھی آپ میرے قریب ہوتی ہیں تو میں سب کچھ بھول نے لگتا ہوں، خود کو بھی"

تراب اس کے گھنگریالے لٹوں کو چھوتے ہوئے کہہ رہا تھا، لیلیٰ کی پلکیں جھکی تھیں

"آپ جب شرماتی ہیں تو مجھے سخت مشکل میں ڈال دیتی ہیں"

www.novelsclubb.com

مخمور نگاہوں سے لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے جیسے اسے کچھ یاد آیا تھا

"میں نے تو آپ کے لئے کچھ لایا ہی نہیں"

وہ افسوس سے کہہ رہا تھا

"تو کیا ہوا برتھ ڈے تمہارا ہے، میرا نہیں"

"پھر بھی مجھے اچھا نہیں لگ رہا، مگر نہیں میرے پاس کچھ ہیں"

افسوس سے کہتے کہتے اسے اچانک جیسے کچھ یاد آیا تھا

تراب نے جیب سے ایک مخملی سیاہ رنگ کا کیس نکالا تھا

کیس کے کھلتے ہی لیلیٰ کی آنکھیں جیسے جگمگا اٹھی تھیں

گولڈ کے بے حد خوبصورت چین میں سنگل ڈائمنڈ کا پینڈنٹ تھا، ڈائمنڈ سے روشنیاں پھوٹ رہی تھی۔

"یہ میرے لئے بے حد خاص ہیں کیونکہ یہ مما جان کی نیکلس ہیں"

www.novelsclubb.com

تراب کے چہرے پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی

"تم نے اپنی فیملی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا"

لیلیٰ اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے بولی

"تم نے اپنی فیملی کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا"

"آپ جان کر کیا کرینگی ؟"

"تم میری فیملی کے بارے میں جانتے ہو؟"

"ہاں"

"تو تم کیا کر رہے ہو؟"

لیلیٰ نے ناراضگی سے پوچھا تھا

"بحث کرنا بند کریں، اور لائیں میں آپ کو پہنا دوں"

تراب کے کہنے پر لیلیٰ کے حواس اڑے تھے

www.novelsclubb.com

"۔کک۔کیا مطلب، دو میں خود پہن لوں گی"

"بلکل نہیں"

کہنے کے ساتھ ہی تراب نے اسے گھمایا تھا، لیلیٰ کی پشت سے چوٹی کو ہٹاتے ہوئے سامنے ڈالا

"میں خود پہن لوں گی ناں"

لیلیٰ اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے منمنائی، مگر تراب نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا

سنہرے شفاف گردن پہ تراب کی نظریں جیسے الجھی تھی

نیکلس کو گردن میں دھیرے سے پہناتا ہوا اب وہ ہک لگا رہا تھا، لیلیٰ گردن کو چھوتی اس کے انگلیوں کے لمس سے لرز اٹھی تھی، نیکلس پہنا کر اس نے لیلیٰ کو پھر گھمایا تھا۔

www.novelsclubb.com

سنہرے چین سے سنہرا گردن سج گیا تھا۔

گردن سے کچھ نیچے لٹکتا ڈائمنڈ گردن کی خوبصورتی بڑھا رہا تھا۔

"بیوٹیفل!"

تراب کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا، مخمور ہوتے ہوئے وہ گردن کو خراج پیش کرتا جبھی بیل بج اٹھی۔

"کون اسٹوپڈ ہیں؟"

تراب سخت جھلایا تھا اور لیلیٰ اس کی جھلاہٹ پہ مسکرائی تھی

"آخر آپ مجھ سے کب تک بچے گیں؟"

تراب اسے مسکراتا دیکھ دھمکی دینے والے انداز میں کہا تھا۔

جس پہ لیلیٰ کھل کر ہنسی تھی، اسے ہنستے دیکھ تراب ٹرانس میں گیا تھا اور جبھی بیل بجی تھی

www.novelsclubb.com

"خود ہی متوجہ کرتیں ہیں اور پھر خود ہی دور ہو تیں ہیں"

ٹرانس سے نکلتے وہ بڑبڑاتا دروازہ کھول رہا تھا

"کون تھا؟"

لیلیٰ تراب کو پارسل ہاتھ میں لاتا دیکھ پوچھی

"کوریئر تھا"

تراب پیشانی پہ بل سجائے پارسل کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا

"کس نے بھیجا؟"

لیلیٰ نے پوچھا تھا البتہ پارسل کے اوپر لکھے انگلیش کے بے حد چھوٹے لیٹرز میں لکھے ہوئے ورڈز پر دونوں کی ساتھ ہی نظر گئی تھی

"فارسن آف عینا مرجیہ"

(عینا مرجیہ کے بیٹے کے لئے)

www.novelsclubb.com

لیلیٰ نے زیر لب پڑھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے تراب کو دیکھا جو خطرناک حد تک سنجیدہ ہو گیا تھا

تراب کو دیکھ کر لیلیٰ کو پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ وہ پارسل ان کے لئے بلکل خوش گوار نہیں ہو گا۔

"اسے چھوڑو، پہلے کیک کاٹتے ہیں"

لیلی نے تراب سے کہتے ہوئے پارسل اس کے ہاتھ سے لیا تھا مگر تراب نے بنا لیلیٰ کو دیکھے پارسل واپس لیلیٰ سے لیا

"مجھے ڈسٹرب مت کریں"

سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے وہ پارسل کھول رہا تھا، نجانے کیوں لیلیٰ کے دل کی گہرائی میں ایک انجانا سا خوف جنم لے رہا تھا

پارسل کھولتے ہی تصاویر ٹیبل پر لہرا گئے تھے

www.novelsclubb.com

ساری تصاویر شاید ایک کپل کی تھی، لیلیٰ کو تو یہی لگا سنہرے چہرے اور تیکھے نقوش کی وہ مارڈن لڑکی تھی، جو تمام تصاویر میں بہت خوش نظر آ رہی تھی، اس کے ساتھ ہی بے حد ہنڈسم سا لڑکا تھا جو شاید نہیں یقیناً انگریز تھا۔

لیلیٰ نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا تھا

جبھی کانچ ٹوٹنے کی آواز پہ لیلیٰ چونک اٹھی تھی وہ تراب تھا جس نے کانچ کے گلاس کو ہاتھ میں پکڑ بھینچ کر توڑ ڈالا تھا، ہتھیلی سے خون کے قطرے ٹپکنے لگے تھے

"آر یو فائن؟" لیلیٰ تڑپ کر تراب کا ہاتھ پکڑ کر زخم دیکھنا چاہتی تھی جس پر تراب ہاتھ اٹھا کر روک گیا تھا۔

لیلیٰ حیرت اور خوف سے اسے دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر غصہ تھا۔ نہیں وہ صرف غصہ نہیں تھا، لیلیٰ نے غور سے اسے دیکھا۔ غصے کے ساتھ شدید اذیت و اضطراب تھا۔

زخمی ہاتھ کی پرواہ نا کرتے ہوئے وہ دونوں ہاتھوں کو ٹیبل پہ ٹکائے سر جھکائے ہوئے تھا، آنکھیں بند اور لب بھنیچے تھے۔ وہ غصے اور تکلیف میں تھا

مگر کیوں؟

لیلیٰ سمجھ نہیں پا رہی تھی، تراب کے سامنے ہی ٹیبل پر ایک چٹ نظر آئی جو خون میں ڈوبی ہوئی تھی۔ یقیناوہ تراب کا خون تھا

"تم۔۔۔۔ ٹھیک۔۔۔۔ تو ہو؟"

تراب سے اتنا ڈر لیلیٰ کو اس سے پہلے کبھی نہیں لگا تھا

"کیا آپ اسے جانتی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

تراب نے لیلیٰ کے سامنے ایک تصویر پھینکتے ہوئے پوچھا، نجانے کیوں اس کی آواز لرز رہی تھی

لیلیٰ تصویر کو ہاتھ میں لے کر دیکھنے لگی، تصویر میں دو ہنستی کھلکھلاتی ہوئی لڑکیاں تھیں جن میں ایک وہی سنہری لڑکی تھی جسے لیلیٰ دیکھ چکی تھی اور دوسری لڑکی بے حد گوری اسٹائلیش سی تھی

"کیا آپ اس لڑکی کو جانتی ہیں؟_

تراب سفید رنگت کی لڑکی پہ انگلی رکھتے پوچھا

لیلیٰ نے نظریں اٹھا کر تراب کو دیکھا جس کے چہرے پر اسے امید اور خوف دونوں ہی نظر آرہے تھے، لیلیٰ کے دل کی گہرائیوں میں موجود خوف جیسے پورے وجود پر چھانے لگا تھا

www.novelsclubb.com

"ہہا۔۔۔ہاں"

کانپتے ہاتھوں تصویر کو دبوچے وہ گردن نفی میں ہلاتے ہوئے وہ دھیرے سے بول رہی تھی

"مم۔۔۔میری پھو۔۔۔پھی۔۔۔پھوپھی ہیں۔۔۔روحی پھوپی۔۔۔مگر۔۔۔۔"

لیلیٰ اس سے آگے کچھ کہتی تراب رخ موڑ کر پوری قوت سے زخمی ہاتھ کا مکا بنا کر کھڑکی پہ مارا تھا، کھڑکی پہ موجود گلاس پوری آواز کے ساتھ ٹوٹا تھا اور اس کے ہاتھ کو مزید زخمی کر گیا تھا۔

اور پھر اگلے ہی پل ٹیبل پہ موجود سارے سامان کو ہاتھ مار کر نیچے گرایا تھا۔کیک ، کینڈلز، پھول اور دیگر سامان نیچے گر پڑے تھے۔ایک ہینڈل گر کر بھی بجھا نہیں تھا، وہ ترچھا گرا فرش پہ بچھے قالین کو دھیرے دھیرے جلانے لگا تھا

اسی طرح جس طرح ان تصاویر نے تیئس سال پہلے عینا مرجیہ کی قسمت کو جلایا تھا۔اور اب تیئس سال بعد شاید لیلیٰ کی قسمت کو جلنا تھا

لیلیٰ دیوار سے لگی اپنے منہ پہ دونوں ہاتھ رکھے جیسے وہ اپنے خوف کے باعث نکلنے والے چیخوں کو دبا رہی تھی۔

تراب کا اتنا وحشیانہ انداز لیلیٰ کو خوف سے لرزا رہا تھا

"تو تم اس عورت کی بھتیجی ہو جو میری ماں کی تباہی کا باعث بنی تھی"

دیوار سے لگی لیلیٰ کے بازو کو سختی سے دبوچے وہ پوچھ رہا تھا۔

"مجنو۔۔۔ن۔۔"

لیلیٰ کے منہ سے حیرت کی شدت سے آواز نہیں نکلی تھی۔ یہ اس کا مجنون نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی شخص تھا جس کی آنکھوں میں محبت کی جگہ صرف اور صرف نفرت تھی، اس کی آنکھوں میں لیلیٰ کو اپنے لئے جو احترام، عزت نظر آتا تھا وہ نہیں. تھا، جو اسے ہمیشہ بے حد نرمی سے چھوتا تھا اس وقت بڑی بے رحمی سے بازو کو دبوچے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

لیلیٰ پہلی مرتبہ تراب کے اس قدر سرد انداز کو دیکھ رہی تھی، اس کی آنکھوں میں نمی چھانے لگی تھی۔

"اپنی پھوپھی سے کہہ دینا کہ اسے عینا مرضیہ کے ایک ایک آنسوں کا حساب دینا ہو گا، ہر ایک کو دینا ہو گا"

سرد اور سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے وہ جھٹکے سے لیلیٰ کو چھوڑا تھا، لیلیٰ لڑکھڑائی تھی مگر ہر وقت مصیبت میں تھامنے والے نے اسے نہیں تھاما تھا۔

لیلیٰ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا، مگر پھر بھی وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ بھلا ان سب میں اس کی کیا غلطی تھی؟

مگر لیلیٰ کی آواز جیسے بند ہو گئی تھی، جیسے

وہ نمک کا مجسمہ بن گئی ہو، دھندلی آنکھوں سے وہ تراب کو جاتا دیکھ رہی تھی کہ وہ پلٹا تھا اور دو قدم واپس چلتا لیلیٰ کی جانب آیا تھا

"آپ تو نفرت کے بھی قابل نہیں تھیں اور میں نے اپنی محبتیں ذائع کر دیں"

www.novelsclubb.com

اتنے عرصے میں تراب کو پہلی مرتبہ احساس ہوا تھا کہ وہ جسے چھوڑ کر جا رہا تھا وہ اس کی محبت تھی، وہ غصے میں تھا ساتھ ہی کرب میں بھی تھا، کیا زیادہ تھا یہ بتانا مشکل تھا، بھلا وہ کس کس بات پر ضبط کرتا ایک طرف ماں کی محبت تھی تو دوسری طرف بیوی کی محبت اور تیسری نفرت جس نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔

اور تراب کا یہ جملہ تو لیلیٰ کے دل کو ٹکڑوں میں باٹا تھا۔اس مرتبہ وہ اپنے دل کو ٹوٹنے نہیں دے گی کیونکہ اس مرتبہ اگر ٹوٹا تو وہ برداشت نہیں کر پائے گی۔

نمک کا مجسمہ اس کے جملے سے پگھلنے کے بجائے حرکت میں آیا تھا۔

وہ بھلا کس بات کے لئے ٹھکرا رہا تھا، وہ اس کے ساتھ بھلا ایسے کیسے کر سکتا تھا۔

"ان سب میں۔۔۔میری غلطی کیا۔۔۔۔ہے؟"

پلٹ کر جاتے تراب کا بازو پکڑ کر روکتے ہوئے لیلیٰ ٹوٹے لہجے میں پوچھی۔

"لیلیٰ عازب خان تمہاری سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ تم روحی کی بھتیجی ہو"

انتہائی نفرت اور سرد مہری سے کہتے ہوئے تراب نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑایا تھا۔اور آگے بڑھ گیا تھا۔

پیچھے اس کے لہجے،انداز اور اس قدر نفرت پے بے جان ہوتی لیلیٰ اس کے اس طرح ہاتھ جھٹکنے سے لڑکھڑائی تھی اور گھٹنوں کے بل گری تھی،دونوں ہاتھ قالین پہ ٹکے تھے۔اس جگہ جہاں کانچ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے،کچھ کانچ ہاتھوں میں بھی چبھے تھے جس سے لیلیٰ بے نیاز تھی،وہ تو دونوں ہاتھوں کو تراب کی جانب اٹھائے جیسے اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی،آنکھوں سے بھل بھل آنسوں بہہ رہے تھے مگر زبان جیسے گونگی ہو گئی تھی،وہ چلا چلا کر اسے روکنا چاہتی تھی مگر اس کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی اور تراب بنا پیچھے دیکھے کاٹیج سے نکل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تراب کے جانے پر جیسے لیلیٰ کی ساری قوت ختم ہوئی تھی وہ وہی قالین پر لڑھک گئی تھی۔اپنی بند ہوتی آنکھوں سے بند دروازے کو اس امید سے دیکھ رہی تھی کہ وہ

واپس آجائے گا، جبھی لیلیٰ کی نگاہ کھڑکی میں لٹکتی کرٹن پہ گئی جو سیدھا قالین کو چھو رہی تھی، موم بتی نے قالین کو جلا دیا تھا، اور قالین میں لگی آگ اب کرٹن کو دھڑا دھڑ جلا رہی تھی۔

لیلیٰ ہمت مجتمع کرتی ہوئی بازوں کے سہارے اٹھ کر کاٹیج کے اندر لگی آگ کو آنسوں برساتے آنکھوں سے دیکھ رہی تھی جو اس سے کچھ فاصلے پہ تھا مگر اس کے ساڑھی کے لمبی پلو سے بے حد قریب تھا

"مجنون۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اپنے پلو کے قریب آتے آگ کو دیکھ رہی تھی مگر اس میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ اٹھتی اور کاٹیج سے باہر جاتی

"آپ تو نفرت کے بھی قابل نہیں تھیں اور میں نے اپنی محبتیں ذائع کر دیں"

کان میں تراب کا جملہ گونجا تھا جو لیلیٰ کو پھر سے بے جان کر گیا تھا

"مجنون۔۔۔۔"

بند ہوتی آنکھوں سے اپنی سلک کے پلو میں لگی آگ کو دیکھ رہی تھی اور پھر وہ مکمل بے ہوش ہوئی تھی۔

ہر وقت اس کی زندگی بچانے والا خود اسے مرتا چھوڑ گیا تھا۔

اپنی کار میں بیٹھنے کے بعد کتنے ہی لمحے تراب اسٹیرنگ پہ سر ٹکائے ہوئے تھا۔وہ ضبط و اذیت کے کڑے مراحل سے گذر رہا تھا، وہ دہرے نہیں تہرے اذیت میں مبتلا تھا، نجانے کتنے ہی لمحے اسے خود کو سنبھالنے میں لگے تھے پھر وہ گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوا دور جا رہا تھا۔

اس جلتے کاٹیج سے دور جہاں لیلیٰ بے ہوش پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

کار کو فل اسپیڈ میں دوڑاتا ہوئے بیک یو مرر میں اس کی نگاہ پڑی تھی اور پیر بریک پر پڑے تھے جس سے کار الٹتے الٹتے بچی تھی مگر تراب تو دہشت بھری نظروں سے مرر میں دیکھ رہا تھا جہاں کا ٹیج جلتا نظر آرہا تھا۔

اس نے گاڑی کو پوری اسپیڈ سے ریوس کیا تھا جس سے گاڑی ایک مرتبہ پھر الٹتے الٹتے بچی تھی

"لیلیٰ۔۔۔۔"

چلتی گاڑی سے وہ چلاتے ہوئے نکلا تھا جس کی وجہ سے وہ بری طرح لڑکھڑا کر گرا تھا۔

"لیلیٰ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دوبارہ اٹھ کر کا ٹیج کی جانب بھاگتے ہوئے وہ پھر پوری طاقت سے چلایا

"لیلیٰ۔۔"

بند دروازے کو دھکے سے کھولتا ہوا وہ سخت خوفزدہ تھا۔دروازہ کھلتے ہی دھویں کا مرغولہ نکلا تھا،آگ کی لپٹے لگنے لگی تھی۔

خوف سے سہمے دل سے وہ دھویں اور آگ سے بھرے کاٹیج میں لیلیٰ کو ڈھونڈ رہا تھا اور اسے لیلیٰ نظر آگئی تھی اس کے پلو میں آگ لگ گئی تھی اور آگ اب لیلیٰ سے کچھ انچ کے فاصلے پر تھی

"لیلیٰ۔۔۔"

گھٹنوں کے بل لیلی کے پاس بیٹھتے ہوئے لیلیٰ کے پلو کی آگ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بجھایا تھا۔جس سے ہاتھ جل گئے تھے مگر وہ تو زخموں سے چور لیلیٰ کو دیکھ کر ہی ادھ مرا ہوا جا رہا تھا۔بازو پہ اٹھا کر لیلیٰ کو باہر لایا تھا۔

www.novelsclubb.com

کاٹیج سے فاصلے پر لان کے گھاس میں بیٹھے تراب نے لیلیٰ کو سینے میں سختی سے بھینچے ہوئے تھا اور اس کی نم آنکھیں بھڑ بھڑ جلتی ہوئی لکڑی کے کاٹیج پہ تھی

اگر جو وہ واپس نہیں آتا تو۔۔۔؟

اس "تو" کے آگے کی سوچ تراب کو اندر سے مارنے کے لئے کافی تھی۔اسے خود سے اس وقت شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

وہ زخموں سے چور لیلیٰ کو دیکھنے لگا تھا جو آنکھیں بند کئے ہوش و حواس سے بے گانہ تھی۔

"ان سب میں میری غلطی کہاں ہے؟"

لیلیٰ کے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا گیا جملہ تراب کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح بجنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری لیلیٰ!"

لیلیٰ کو شدت سے بھینچے وہ گڑگڑا کر معافی مانگ رہا تھا۔

----*----*---

"آئی کانٹ بلیو باس، لیلیٰ میم اس روحی کی بھتیجی ہیں جسے ہم تین مہینوں سے ڈھونڈ رہے ہیں"

غمام شدید حیرت میں غوطہ زن تھا

"اب تک ہمیں روحی نہیں ملی تھی مگر اب ہم روحی کو ٹریس کر لینگے"

قد آدم گلاس وال سے دونوں ہاتھ ٹکائے تراب باہر دور دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"مگر کیسے باس؟"

"چیس ومین کے ذریعے"

غمام کی جانب مڑتے ہوئے تراب نے سرد لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

"باس۔۔۔۔!!"

غمام تراب کا برف جیسا چہرہ اور سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں دیکھ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔

"باس آپ ٹھیک نہیں ہو؟"

غمام پریشانی اور خوف سے کہہ رہا تھا

"میں بلکل ٹھیک ہوں"

اپنے زخموں سے چور جسم سے لاپرواہ وہ سرد انداز میں بولا

پگھلتا ہوا گلیشئر جیسے پھر سے جم چکا تھا۔ غمام کو لگا جیسے کچھ بدل چکا ہیں۔ مگر کیا؟

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

"لیلیٰ روحی پے لگی الزام کی کہانی جاننے کے لیے روحی کے پاس ضرور جائیں گیں اور اسے فالو کرتے ہوئے ہم روحی تک پہنچے گے"

تراب لیلیٰ کا ذکر اس طرح کر رہا تھا جیسے وہ تراب کے نزدیک کسی اہمیت کی حامل ہی نہیں ہو، اور آخر کار غمام سمجھ چکا تھا کہ تراب میں کیا بدلہ، محبت نے پھر اپنا رنگ بدلہ تھا

"تو کیا آپ نے لیلیٰ میم کو گیم میں شامل کر لیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

غمام کے لئے یہ ماننا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ تراب کا لیلیٰ کے لئے دیوانہ پن دیکھ چکا تھا

"وہ میرے گیم کی چیس وین تھیں، جس کے ذریعے مجھے گیم کے کنگ تک پہنچنا تھا سو لیلیٰ کو گیم میں شامل کرنا ہی تھا"

"مگر باس میم ان سب میں ہرٹ ہو سکتی ہیں؟"

غمام پریشان اور تذبذب میں تھا

"سو وہاٹ؟، مہرہ کا انجام مات ہی ہوتا ہیں"

تراب کی سرد مہری اور بے حسی جیسے پہلے سے کئ بڑھی تھی، اس کی بے حسی اور سرد مہری نے جیسے غمام کے حواس ٹھٹھرا دئے تھے

www.novelsclubb.com

غمام منہ سے ایک لفظ تک نا نکل سکا۔

غمام جو ہمیشہ تراب کا لیلیٰ کے لئے دیوانہ پن دیکھ کر لیلیٰ پر رشک کرتا تھا۔ اس وقت اسے بے ساختہ لیلیٰ پر رحم آیا تھا۔

تو اب لیلیٰ داچیس و مین ابو تراب کے گیم میں شامل ہو چکی تھی۔اور اب یہ دیکھنا تھا کہ اس عام سے مہرے کو کہاں ہارنا تھا؟

کیونکہ مہرے کا کام ہارنا ہی تو ہوتا ہیں

کہاں سے لائے

ہر روز نیا دل

توڑنے والوں نے تو

تماشا بنا رکھا ہے

www.novelsclubb.com

"لیلیٰ تم بتاتی کیوں نہیں ہو کہ کل کیا ہوا تھا؟"

"لیلیٰ کو جب سے ہوش آیا تھا تب سے وہ بنا آواز کے خاموشی سے مسلسل آنسوں بہائے جا رہی تھی

وہ تینوں پوچھتے پوچھتے تھک گئیں تھیں مگر وہ ہنوز خاموش آنسوں بہاتی رہی تھی۔

"لیلیٰ پلیز بتاو نا ایسا کیا ہوا تھا کہ مجنون بھائی تمہیں بے ہوش اٹھا کر لائیں، نا صرف تم بے ہوش اور زخمی تھی بلکہ وہ بھی کافی زخمی تھے؟"

حبہ کے بار بار سوال دہرانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا۔

"میں سمجھ گئی ہوں کہ یہ کیوں نہیں بتا رہی ہیں؟"

آسیہ نے اب کی مرتبہ تھوڑا غصے سے کہا تھا

"کیوں نہیں بتا رہی ہے؟"

حبہ اور شاہینہ نے ایک ساتھ پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

یہاں تک کہ لیلی بھی نظریں پھیر کر آسیہ کو دیکھنے لگی تھی

"اس لیے کہ اب یہ نہیں چاہتی ہے کہ ہم یہاں رہے"

آسیہ کے بعد پر لیلیٰ نے پھر سے منہ موڑ کر رونا شروع کر دیا تھا

آسیہ، شاہینہ حبہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارہ کیا

"تم نے صحیح کہا اب ہمیں یہاں سے چلے ہی جانا چاہیے جہاں قدر نہیں ہو وہاں رہ کر بھی کوئی فائدہ نہیں"

شاہینہ روتی صورت بنائے آہ بھر کر بولی

تینوں نے اپنا سامان پیک کرنا شروع کر دیا تھا مگر لیلیٰ ان کا نوٹس لیے بغیر رونے میں مصروف تھی

یہاں تک کہ تینوں تیار ہو کر ہاتھ میں اپنا سامان لیے دروازے پر کھڑے اسے خدا حافظ کہہ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

"اپنا خیال رکھنا گڈ بائے"

آسیہ برا منہ بنائیں غصے سے کہتی باہر نکل گئی

"لیلی اللہ حافظ"

حبہ اور شاہینہ نے افسردگی سے کہا تھا اور جانے کے لئے مڑے تھے

ان کا مڑنا تھا کہ لیلی جو خاموش آنسو بہا رہی تھی اب زور زور سے ہچکیوں سے رونے لگی تھی

آسیہ اور حبہ نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا

"وہ تو چھوڑ کر جا ہی چکا، تم تینوں بھی چلی جاؤ، جاؤ میں اکیلی رہ لوں گی، مر جاؤں گی مگر تم لوگوں کو نہیں بتاؤں گی"

ہچکیوں اور سسکیوں کے درمیان وہ بے حد رقت سے بول رہی تھی

www.novelsclubb.com

وہ تینوں ہی سامان چھوڑ چھاڑ بھاگ کر اس سے آ لپٹے تھے

"آخر تم ہر پریشانی کا حل موت میں کیوں ڈھونڈتی ہو، ہر مسئلہ، پریشانی اپنا حل لے کر آتی ہے میری جان"

شاہینہ لیلی کے آنسو پونچھتے ہوئے کہہ رہی تھی

"ویسے لیلی مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ تم مرنے کے بعد ہمیں کیسے بلاؤ گی؟"

آسیہ تھوڑی پہ ہاتھ رکھے پر سوچ انداز میں پوچھ رہی تھی

لیلیٰ نے روتے ہوئے افسوس سے آسیہ کو دیکھا

(دوست کے مسئلے سے زیادہ اسے موت کے بعد بلائے جانے پر بحث کرنا تھا)

"یہ سب چھوڑو تم یہ بتاؤ ہوا کیا تھا؟"

حبہ اصل مدعے پر آتے ہوئے پوچھیں

"اس نے کہا میں نفرت کے لائق بھی نہیں تھی اور اس نے اپنی محبت ذائع کر دی مجھ پر"

www.novelsclubb.com

کہنے کے ساتھ ہی لیلی بڑے زور شور سے پھر سے رونے لگی تھی

"اس کی یہ جرات؟"

لیلی کی بات نے ان تینوں کو ہی تلملایا تھا

آسیہ شاہینہ تو طیش میں آکر کھڑی بھی ہو چکی تھی

"ہم بتاتے ہیں اسے جا کر کے ہماری لیلی کس قابل ہے؟"

"تم دونوں ذرا خاموش رہو، لیلی تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس نے یہ کیوں کہا تھا؟"

آسیہ اور شاہینہ کو ڈانٹ کر حبہ لیلی کی جانب متوجہ ہوئی

جو رو رو کر اپنے آنکھوں کا حشر نشر کر رہی تھی

"اس نے کہا تھا کہ میری پھوپھو کی وجہ سے اس کی ماں برباد ہوئی تھی"

"کیا مطلب؟"

www.novelsclubb.com

لیلی کی بات پر وہ تینوں چونک اٹھیں

"یہ تو مجھے بھی۔۔۔۔ نہیں سمجھا"

لیلیٰ نہ ہچکی لیتے ہوئے کہا تھا

"تمہاری پھوپھی مطلب روحی پھوپھی"

شاہینہ کے پوچھنے پر لیلیٰ نے سر ہلایا تھا

"اچھا پہلے تو یہ رونا بند کرو"

شاہینہ نے اس کے آنسو ٹشو سے صاف کرتے ہوئے کہا

"میں کیسے رونا بند کروں؟۔۔اس کی آنکھوں میں میرے لئے جو نفرت تھی وہ یاد کر کے میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے،دل چاہ رہا ہے کہ میں مر جاؤں"

شدت سے روتے ہوئے وہ تڑپ کر بولی۔

لیلیٰ کے جملے نے ان تینوں کو ہی تڑپایا تھا

www.novelsclubb.com

"اتنا دل پر مت لو اور میں نے کہا نا ہر مسئلہ اپنا حل لے کر آتا ہے بس ہمیں اس حل کو ڈھونڈنا ہوتا ہے،اور اگر تم مر گئی تو اپنی بے گناہی کیسے ثابت کروں گی،اور کیا تم

جاننا نہیں چاہوں گی کہ کیا وجہ ہے جس کی وجہ سے اس کی محبت نفرت میں بدل گئی، کیا تم اس کی نفرت کے ساتھ مر سکو گی؟"

حبہ ہوا اسے ساتھ لگائیں دھیرے دھیرے سمجھا رہی تھی

"نہیں میں اس کی نفرت کے ساتھ نہیں مر سکوں گی، میں اس پر اپنی بے گناہی ثابت کروں گی، اور مجھے یہ جاننا ہے کہ میری پھوپھی کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے ؟"

لیلی آنسوں پوچھتے ہوئے ایک عزم سے بولی تھی

"Good That is my friend"

www.novelsclubb.com

شاہینہ نے لیلیٰ کا کاندھا تھپ تھپایا تھا

"اگر ایموشنلی ڈرامے کا اینڈ ہو گیا ہو تو کیا ہم آگے کا پلان کریں؟"

آسیہ تالی بجا کر ان تینوں کو متوجہ کرتے ہوئے بولی

"اور ڈرامہ کوئین! بات بات پر موت کی تمنا صرف بزدل کرتے ہیں، بہادر لوگ اپنے حق کے لیے ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں، اب تمہیں چنا ہے کہ تم بہادر ہو یا بزدل؟"

آسیہ پتہ نہیں اتنی کڑوی باتیں کیوں کرتی تھی

"میں بہادر ہوں"

لیلیٰ سوجے چہرے سے منہ بنا کر بولی تھی جس پر شاہینہ اور حبہ نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی۔

"اور نہیں تو کیا؟"

شاہینہ نے تصدیق کرنا ضروری سمجھا

"تو پھر بہادری کا ثبوت دو چھوٹی چھوٹی پریشانیوں کو حل کرنے کی کوشش کرو رونے اور موت کی تمنا مت کرنے لگو"

www.novelsclubb.com

آسیہ نے سختی سے تنبیہ کی

"ٹھیک ہے"

ناک بھویں چڑھ کر لیلی نے جیسے عہد لیا تھا یا وعدہ

"بس بہت ہو گیا آسیہ اب پلان ڈسکس کرتے ہیں"

حبہ نے آسیہ کو روکتے ہوئے کہا

"پلان کیا کرنا ہے، کل ہم روحی پھوپھی کے یہاں چلتے ہیں"

شاہینہ نے کہا تھا

"اگر جو کبھی مما کو خبر ہو گئی کہ میں پھوبھی کے پاس گئی تھی؟"

www.novelsclubb.com

لیلی پریشانی سے بولی

"اس سے پہلے بھی تو ہم روحی پھوپھی سے ملنے جاتے رہے تھے پکنک کا بہانہ بنا بنا کر تب تمہاری مما کو خبر نہیں ہوئی تو اب ہم ان کے پاس ہے ہی نہیں تو انہیں کیسے خبر ہو گئی؟، سوائے تب جب تم خود انہیں بتاؤ"

آسیہ نے طنز کیا تھا

"میں کیوں بتاؤں گی؟"

آسیہ کی بات پر لیلیٰ نے اسے خفگی سے دیکھا تھا

"تو پھر ایسے بیوقوفی والے سوال مت کرو"

آسیہ تلخی سے بولی

www.novelsclubb.com

"آسیہ تم میرے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کیوں کر رہی ہو؟"

لیلیٰ کے فوراً آنسو نکل آئے تھے

(ایک تو دل پہلے ہی کافی تکلیف میں تھا تھوڑی تھوڑی بات پر رونا چاہتا تھا)

"کیونکہ تم اپنے دماغ کا استعمال نہیں کر رہی ہو، دیکھو میری جان آج ہم تینوں تمہارے ساتھ ہیں تو تم ہم پر ڈیپینڈ ہو رہی ہو اگر ہم نہیں رہیں گے تو تم کیا کرو گی ؟، تمہارے معاملے میں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے نہ جانے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ تم بہت بڑی مصیبت میں پھنسنے والی ہوں مگر اللہ نہ کرے ایسا کچھ ہو اور اگر ہوا تو تم تب کیا کروں گی مجھے یہ خیال خوفزدہ کر رہا ہے"

اب کی بار آسیہ نے نرمی سے اپنا خوف ظاہر کیا

"آسیہ صحیح کہہ رہی ہیں لیلی، تمہیں خود کو جاننا ہو گا خود پر بھروسہ کرنا ہو گا یہ وقت تم پر یہ بتانے نہیں آیا کہ تم کتنی بڑی مصیبت میں ہو یا پریشانی میں ہو بلکہ یہ بتانے آیا ہے کہ، لیلی آخر تم ہو کیا؟، بزدل رو دھو کر بیٹھ جانے والی یا خود اپنا حل ڈھونڈنے والی بہادر"

www.novelsclubb.com

"تم لوگ اتنی ڈراونی باتیں کیوں کر رہی ہو؟"

لیلی یعنی خوف سے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا تھا

"آخر کتنی بھی بڑی مصیبت آئے تم لوگ تو رہو گے نا میرے ساتھ"

لیلی نے بہت امید سے انہیں دیکھا

"بالکل میری جان!، مگر سائنس میں نہیں پڑھا کہ تتلی کا بچہ جب خول (coccon) سے نکلنے لگتا ہے تو خول توڑ کر نکلتا ہیں اگر وہ کھول کوئی اور توڑ دے تو وہ تتلی کا بچہ کبھی اڑ نہیں سکتا، مشکل بھی اس لیے آتی ہے کہ آپ کو مضبوط بنائے ،آپ کو یہ بتائیں کہ آپ کون ہے؟، آپ کو آپ کی پہچان بتاتا ہے، آپ خود سے ملتے ہیں، اگر تم اپنی پریشانیوں میں ہم سے مدد حاصل کرو گی تو اس تتلی کے بچے کی طرح کبھی نہیں اڑ پاؤ گی، کبھی اپنی پریشانی کو حل نہیں کر پاؤ گی، کبھی خود سے نہیں مل پاو گی، تم کبھی نہیں جان پاو گی کہ تم ہو کون؟، تم کیا کر سکتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

حبہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھیی

"ہاں صحیح کہا تم نے میں اس تتلی کے بچے کی طرح ہوں جو خول سے نکلتا ہے اور اب میں اپنی پرابلم کا حل خود ڈھونڈوں گی، ہار نہیں مانوں گی، اور اب میں دنیا کو بتاؤں گی کہ میں کیا کیا کر سکتی ہوں؟"

وہ گردن اکڑائے مضبوط ارادے اور عزم سے بولی

"بتا ہی نہ تو دنیا کو"

آسیہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

جس پر شاہینہ اور حبہ ہنسی نہیں روک پائے تھے

"تم تو کبھی مجھ پر بھروسہ نہیں کرنا"

www.novelsclubb.com

لیلی پیر پٹختے ہوئے واش روم میں گھس گئی تھی

تتلی کے بچے کی طرح،

اسے اڑنے کے لئے،

اللہ کی مدد کی ضرورت تھی،اللہ کی مدد کے بغیر وہ اپنے،اطراف کے ڈر اور بزدلی کا خول،

کبھی نہیں توڑ سکتی تھی

اور وہ سب سے پہلے اللہ سے مدد لینے والی تھی،

نماز کے ذریعے۔۔

"وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ"

"نماز اور صبر کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرو"

---

www.novelsclubb.com

دسواں باب: سزائے محبت

(Love's Punishment)

"بس یہی تک پتہ ہے آپ کو کہ پلین کریش میں عینا مرجیہ کی موت ہو گئی تھی"

آسیہ نے منہ میں ٹھسے نوالے کو چباتے ہوئے پوچھا تھا

"ہاں"

روحی ہاں میں سر ہلائی تھی اس کی آنکھوں میں نمی تھی

"پھوپھی کیا وہ آپ کی بے حد کلوز تھی؟"

لیلی روحی کے گلے میں بازو حمائل کر کے پوچھا

"ہاں وہ مجھے بے حد عزیز تھی، اور میری وجہ سے ہی اس کی زندگی تباہ ہو گئی تھی"

روحی نے رخسار پہ پھسل آئے آنسو کو صاف کرتے ہوئے کہا

"آپ نے وہ ساری تصاویر جو آپ کی اور عینا مرجیہ کی تھی وہ ہیل جارڈن کو کیوں دی؟"

www.novelsclubb.com

اپنی ڈائری میں پوائنٹ نوٹ کرتی حبہ نے سوال کیا تھا جس پر روحی ساقط ہوئی تھی

اس کی نگاہیں لیلیٰ پر ٹھہر گئی تھی جو منتظر نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

روحی بھلا اس سوال کا جواب کیا دیتی، جو اس کے زندگی کا بے حد تاریک ترین باب تھا، جس کے سبب اس سے رشتے دوست چھین لئے گئے، جس کی وجہ سے اس کی بھابھی لیلی کو اس سے ملنے نہیں دیتی تھی۔

اس دنیا میں ایک لیلی ہی تو تھی جس کی وجہ سے وہ سانس لے رہی تھی جی رہی تھی جو اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی۔

"پھوپھی آپ ٹھیک نہیں ہے نا؟"

لیلی بے قرار ہو کر روحی کے آنسوں پوچھنے لگی تھی جو حبہ کے سوال پر تیزی سے بہہ آئے تھے

"حبہ بس رہنے دو ہمیں جو معلوم کرنا تھا وہ معلوم ہو چکا ہے"

اس نے حبہ سے قطعی لہجے میں کہا تھا جس پر حبہ سر ہلا کر رہ گئی، لیلیٰ روحی کو چپ کرانے کی کوشش کرنے لگی تھی جس میں وہ بلآخر کامیاب ہو گئی تھی۔

"بس آخری سوال پھوپھی"

حبہ سے رہا نہیں گیا تھا وہ پوچھ اٹھی جس پر تینوں نے اسے گھوری سے نوازا تھا

"ٹھیک ہے کوئی سوال نہیں مگر وہ ضروری تھا"

بچاری جاسوس تینوں کی گھوریوں سے ڈرتے ہوئے بولی

"ٹھیک ہے پوچھو"

اب کی بار روحی نے دقت سے مسکرا کر اجازت دی

"صرف ایک"

لیلیٰ نے تنبیہ کی

"ہاں ٹھیک ہے"

"یہ اپنی جاسوسی کہی نہیں چھوڑ سکتی"

شاہینہ آسیہ کے کان میں بڑبڑائی

www.novelsclubb.com

"ان تصاویر کے بارے میں یقیناً آپ اور عینا مرجیہ یا پھر ہیل جاردن جانتا تھا، کیوں کہ اگر کوئی جانتا تو وہ یہ بھی جانتا کہ وہ بس ایک فوٹو ٹریک تھا، جال تھا، حقیقت نہیں تھا"

"ہاں ہم تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا"

روحی سر ہلا کر بولی

"حبہ ڈیئر ہم پولیس اسٹیشن میں نہیں ہے اور پلیز اپنی بات کا مطلب سمجھ جاؤ گی"

آسیہ اپنا کھانا چھوڑ کر کہہ رہی تھی کیونکہ حبہ نے سسپنس والا ماحول پیدا کر دیا تھا

"غور سے سنو میری بات یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ عینا مرجیہ اور ہیل جاردن کی فوٹوز نکلی ہیں کیونکہ وہ ایک فوٹو ٹریک تھا سوائے عینا مرضیہ، پھوپھی اور ہیل جاردن کے، عینا مرجیہ رہی نہیں، ہیل جاردن کا بھی کوئی پتہ نہیں اور پھوپھی یہ ساری فوٹوز مجنوں بھائی کو نہیں بھیج سکتی، یہ ساری بات ایک طرف اشارہ کرتی ہیں

کہ ان فوٹوز کی سچائی کے بارے میں کوئی چوتھا بھی جانتا تھا، اور اس چوتھے نے ہی مجنون بھائی کو ڈس ٹریک کرنے کے لئے وہ تصاویر بھیجی اور میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اس چوتھے نے 23 سال پہلے ہونے والے سیاہ حادثے میں بھی اپنا کردار ضرور نبھایا ہوگا، جس سے سب انجان ہے"

حبہ نے بات ختم کر کے ان تینوں کو دیکھا جو حیرت سے منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھیں روحی

بھی کم حیران نہیں تھی

"تم صحیح کہہ رہی ہو بیٹا، کسی نے ہیل جارڈن کی مدد اس وقت بھی کی تھی کوئی اس وقت بھی عینی کے بیٹے کی مدد کر رہا ہے مگر غلط تاکہ وہ راستہ بھٹک جائے"

روحی نے متفق ہوتے ہوئے کہا تھا

" صحیح کہا پھوپھی"

حبہ نے تائید کی

"یار حبہ تمہارا دماغ کہاں اسے چومنے کا دل کر رہا ہے"

شاہینہ حبہ کو گلے لگاتے ہوئے بولی

"گڈ جاب فرینڈ"

آسیہ نے دور سے ہی مبارک باد دی

"یہ تو میں بھی کر سکتی ہوں"

لیلیٰ البتہ منہ بنا کر بولی

"بلکل"

www.novelsclubb.com

وہاں موجود چاروں نے کہا تھا البتہ انداز سب کے الگ تھے

آسیہ نے طنز سے، حبہ اور شاہینہ نے مسکرا کر ہمت بڑھاتے ہوئے اور روحی نے محبت اور یقین سے

"تو اب ہمیں اس چوتھے کو ڈھونڈنا ہے؟"

شاہینہ نے سوال کیا تھا

"نہیں یہ کام مجنون کر لیگا، پھوپھی اب وہ آپ کے پاس آئے گا"

"اور میں عینا مرجیہ کے بیٹے کا پورے دل سے ویلکم کروں گی"

روحی نم آنکھوں سے مسکرا کر بولی

"وہ آپ پر زرا بھی رحم نہیں کرے گا کیوں کہ وہ آپ کو مجرم سمجھتا ہے"

"میں اپنے داماد اور عینا مرجیہ کے بیٹے سے ملنے کے لئے بہت پر جوش اور خوش ہوں"

www.novelsclubb.com

روحی نے جیسے لیلیٰ کو تسلی دلایا تھا کہ وہ سب سنبھال لیں گی

"ٹھیک ہے تو پھر اب ہمیں چلنا چاہیے"

لیلی نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جنہوں نے سر ہلا کر رضامندی میں جواب دیا

پھوپھی سے ملنے کے بعد وہ سب گاڑی میں آ بیٹھے تھے لیڈی ڈرائیور نے ان کے بیٹھنے کے بعد ہی گاڑی اسٹارٹ کر دیا تھا

"تم کسے میسج کر رہی ہو؟"

لیلی کو موبائل پر ٹائپ کرتے دیکھ شاہینہ نے پوچھا تھا

"مجنون کو میسج کر کے بتا رہی ہوں کہ میری پھوپھی بے قصور ہے"

www.novelsclubb.com

لیلی نے ٹائپ کرتے ہوئے جواب دیا تھا

"اسے پتہ چل جائے گا"

اب کی مرتبہ آسیہ نے کہا

"صحیح کہا"

سیل فون واپس رکھتے ہوئے اس نے کہا تھا

"میں تو ہمیشہ صحیح کہتی ہوں اور یہ بھی صحیح ہے کہ لیلیٰ کو اپنے مجنون سے محبت ہو گئی ہے"

آسیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"ایسا۔۔۔کچھ نہیں ہے"

حبہ اور شاہینہ نے لیلی کا چہرہ دیکھا جو سرخ رہا تھا اور آسیہ کی بات کی تصدیق کر رہا تھا

"مجھے لگتا ہے آسیہ صحیح کہہ رہی ہے"

www.novelsclubb.com

شاہینہ بھی آسیہ کے ساتھ لیلیٰ کو چھیڑنے کے لیے میدان میں اتری تھی

مگر حبہ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے وہ اپنے تینوں ہنستے مسکراتے دوستوں کو دیکھ رہی تھی خاص کر لیلی کو جس کے چہرے پر محبت کے رنگ صاف نظر آرہے تھے

اور حبہ کی پریشانی کا باعث ابو تراب تھا جس کے بارے میں وہ جتنا جانتی گئی تھی اتنا ہی خطرناک اور پریشان کن تھا اور جب تک وہ ابو تراب کی پوری کہانی نہیں جان جاتی کہ کس وجہ سے وہ لیلی کو استعمال کر رہا تھا تب تک وہ اپنے دوستوں سے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔

اور اب حبہ کو جلدی جاننا تھا۔

www.novelsclubb.com

"باس کیا آپ نے نوٹ کیا کہ میم کی فرینڈز کی گاڑی کا پیچھا وہ گرین کلر کی اسپورٹس کار کر رہی ہے"

درجاتی میں گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے غمام نے تراب سے کہا تھا

جو خود بھی گرین کلر کی کار پر نظر جمائے ہوئے تھا

"لیلی کی سیکورٹی بڑھادو"

تراب نے کہنے کے ساتھ ہی اس گھر کی جانب قدم بڑھایا تھا جس میں روحی رہتی تھی۔

وہ دونوں جی پی ایس ٹریک کر کے یہاں تک پہنچے تھے جہاں سے کچھ منٹ پہلے ہی لیلی اور اس کی دوستوں کی روانگی ہوئی تھی۔

بیل بجانے پر جس عورت نے دروازہ کھولا تھا وہ تصویر سے بہت مختلف نظر آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گزرتے سخت حالات نے جیسے اس عورت کو ایک دم بدل دیا تھا۔ وہ قابل رحم نظر آرہی تھی وہ عورت جو یک ٹک آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

ابو تراب نے دنیا میں بھلا کس پر رحم کھایا تھا جو اس عورت پر رحم کھاتا جو اس کی ماں کی مجرم تھی جسے عینا مرجیہ کے بیسٹ فرینڈ ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا

"مجھے سفرہ مرجان نے میسج کیا ہے کہ وہ مجھے میرے شوہر کی ایک اور حقیقت دکھانا چاہتی ہے، اس لئے وہ مجھے بلا رہی ہے"

لیلی نے سیل فون حبہ کو

تھماتے ہوئے کہا تھا

"یہ سفرہ مرجان وہی ہیں ناں جس نے ایک مرتبہ پہلے بھی حقیقت بتانے کی کوشش کی تھی" حبہ لیلی کے سیل پر آیا ہوا میسج پڑھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"ہاں"

"اچھا ایک منٹ رکو میں اس کے متعلق سے کچھ انفارمیشن نکالتی ہوں"

حبہ نے لیپ ٹاپ پر جھکتے ہوئے کہا تھا

"ٹھیک ہے"

لیلیٰ اٹھ کر کھڑکی پر آن کھڑی ہوئی تھی

"سفرہ مرجان کا کیریکٹر بہت ہی امپریسو ہیں"

پندرہ منٹ بعد حبہ لیپ ٹاپ سے سر اٹھائے کہہ رہی تھی اور اس انداز میں جیسے وہ خود بھی بہت متاثر ہوئی ہوں

"جانتی ہوں آگے بولو"

لیلی کو بے حد خوبصورت اور بولڈ سی سفرہ مرجان یاد آگئی

www.novelsclubb.com

"بے حد خوبصورت ٹیلنٹیڈ، نیوز رپورٹر آکسفورڈ کی ڈگری ہولڈر ہیں واقعی میں وہ تمہارے ہسبنڈ یعنی کی ابو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

لیلیٰ نے اسے بیچ میں ہی روکا تھا

"کیا نہیں؟"

حبہ حیران ہوئی

"تم ابھی کسی کا نام لینے جا رہی تھی"

"ہاں تمہارے ہسبینڈ کا نام جو کہ ابو۔۔۔"

"نہیں مجھے اس کا نام نہیں جاننا"

ایک مرتبہ پھر روکتے ہوئے اس نے کہا تھا

"مگر کیوں؟"

www.novelsclubb.com

حبہ حیران تھی

"کیونکہ مجھے اس کا نام اس کے منہ سے سننا ہے"

عجیب سی ضد تھی

"ٹھیک ہے، تو کیا تم جا رہی ہو؟"

"میں تم سے پوچھنا چاہتی تھی کہ میں کیا کروں؟"

لیلیٰ نے الٹا اس سے پوچھا تھا

"یہ تمہیں ڈیسائیڈ کرنا ہے"

حبہ نے صاف کہا

"کیا تمہیں اپنے ہسبنڈ کے بارے میں جاننا ہے؟"

"ہاں"

"تو پھر تمہیں یقیناً سننا چاہیے کہ آخر وہ کیا کہنا چاہتی ہے"

www.novelsclubb.com

" صحیح کہا تم نے"

لیلیٰ نے سوچتی نظروں سے حبہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"تو پھر تم کیا کرنے والی ہو؟"

"میں جانے والی ہوں بلکہ جا رہی ہوں"

لیلیٰ نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

"تو تمہیں ایک بات بتا دوں کہ تمہارا ہسبنڈ یہ نہیں چاہتا کہ تم اس کے بارے میں کچھ جانو۔ اگر اسے یہ پتہ چلا کہ تم اس کے کزن سے اس کے بارے میں جاننے کے لیے ملنے جا رہی ہوں تو وہ تمہیں جانے نہیں دینگا"

"مجھے پتا ہے، مگر اسے بتائے گا کون کے میں سفرہ مرجان سے ملنے جا رہی ہوں"

"شاید تمھیں نہیں پتہ تمھارے ہسبینڈ نے تمہارے پیچھے ہزاروں جاسوس اور باڈی گارڈز لگائے ہوئے ہیں جو تم پر نظر رکھتے ہیں اور حفاظت کرتے ہیں"

حبہ لیلی کے غصے سے سرخ پڑتے ہوئے چہرے کو دیکھ مزے سے کہہ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"کیا واقعی؟، میں اسے کوئی بچی لگتی ہوں جو اپنا خیال خود نہیں رکھ سکتی، حفاظت اور نظر رکھنے کیا تک ہے، خود تو ناراض ہے اور اپنے آدمی میرے پیچھے لگائے ہوئے ہیں"

لیلیٰ کو شدید غصہ چڑھا تھا

"اب میں کیا کروں؟" اسی غصے سے اس نے حبہ سے پوچھا

"کیا مطلب؟"

حبہ سمجھی نہیں تھی

"میں نہیں چاہتی کہ اس کے جاسوس یا گارڈز میرا پیچھا کرے"

www.novelsclubb.com

"اچھا تو پھر بیک ڈور کا استعمال کرو"

"واہ حبہ تم تو واقعی جینئس ہو"

لیلیٰ کا غصہ اتر چکا تھا چمکتی آنکھوں سے اس نے حبہ کی تعریف کی اور کمرے سے نکل گئی

"لیلی۔۔"

کمرے سے نکلے ہوئے لیلیٰ کو بمشکل پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ نانو چلی آئی

حبہ نانو کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی ان کی حالت ہی ایسی تھی نہ جانے کیوں وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی

"کیا ہوا نانو؟"

www.novelsclubb.com

لرزتی نانو کو حبہ نے پکڑتے ہوئے پوچھا

"بیٹا لیلی کہاں ہے؟"

"وہ تو ابھی کچھ دیر پہلے ہی باہر گئی ہے کچھ ضروری کام تھا اسے"

حبہ نے نانو کے تاثرات سے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا

"اسے جلدی سے فون کر کے واپس گھر بلاؤ، میں نے اس کے بارے میں بہت برا خواب دیکھا ہے، اللہ خیر کرے اس خواب کی برائی سے اسے محفوظ رکھے"

"وہ ٹھیک ہے نانو، اسے کچھ نہیں ہو گا اور پھر وہ تو صرف ایک خواب ہی تھا"

حبہ نے سمجھانے کی کوشش کی

"نہیں بیٹا تم بس اسے فون کر کے واپس بلاؤ، میں نے تراب کو بھی فون کیا تھا مگر اس کا فون بزی تھا"

نانو کسی طرح مان ہی نہیں رہی تھی

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے پھر آپ پہلے آرام سے بیٹھیں میں اسے کال کر کے واپس بلاتی ہوں"

حبہ نے انہیں صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا

اور جبھی فون بج اٹھا تھا "دیکھو شاید لیلی کی فون ہو"

نانو بے قراری سے بولیں

"ہاں سیل فون لیلی کی ہے"

اس نے سیل فون نانو کو دکھاتے ہوئے کہا جس کے اسکرین پر "ابی" لکھا رہا تھا

"لیلی اپنا سیل فون بھول گئی ہے اور اس کے گھر سے کال آ رہی ہے"

حبہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا

"ہیلو انکل۔۔۔اوہ۔۔سوری آنٹی"

دوسری جانب موجود لیلی کی امی کی آواز سن کر اس نے فوراً معذرت کی

"بیٹا لیلی کو بلاؤ وہ ٹھیک تو ہے ناں، میرا دل بہت گھبرا رہا ہے"

www.novelsclubb.com

اب کی مرتبہ صحیح معنوں میں حبہ کے ہوش ہوئے تھے

----*----*---

سفرہ مرجان نے جس جگہ لیلی کو بلایا تھا وہ مشہور تھری سٹار ہوٹل تھا لفٹ سے دیئے گئے روم نمبر کے روم تک پہنچنے تک اس کے ذہن میں کئی طرح کے سوال آ چکے تھے۔

بھلا وہ کیوں بلا رہی تھی اسے؟ کیا واقعی میں مجنوں کی حقیقت دکھانا چاہتی تھی؟

اور وہ حقیقت کیسی ہو گی؟"

اگر وہ حقیقت اس کے کسی دھوکا یا فریب کی ہوئی تو؟

روم کے سامنے کھڑے اس نے خود سے پوچھا تھا

"میں اسے معاف کر دو گی چاہے وہ مجھے کتنا بھی دھوکا یا فریب دے، میں اسے معاف کر دوں گی"

www.novelsclubb.com

"اور بھلا تم اسے کیوں معاف کرو گی؟"

اس کے اندر سے کسی نے طنزیہ طور پر پوچھا تھا

"کیوں کہ۔۔۔۔کیونکہ میں اس سے محبت کرتی ہوں،اس لیے میں اسے ہزار مرتبہ معاف کر سکتی ہوں"

خود سے محبت کا اعتراف کرتے ہوئے جیسے وہ ہلکی ہوئی تھی اور اپنے اندر صبر و برداشت کی لہر دوڑتا محسوس کی

لیلی نے جیسے کسی طرح کا صدمہ پہنچنے سے پہلے ہی خود کو مضبوط کرنا چاہتا تھا

"کیا واقعی تم معاف کر سکو گی لیلی عازب خان اپنے مجنون کو؟"

قریب ہی تماشا دیکھنے کے لئے کھڑی محبت نے جیسے اس پر ہنستے ہوئے پوچھا تھا

ہر ممکن اور نا ممکن کو سوچتی لیلی جو خود کو مضبوط کر رہی تھی اس نے اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا جس کے بارے میں اسے صدمہ پہنچنا تھا

www.novelsclubb.com

روم کا دروازہ ہاتھ لگتے ہی کھل گیا تھا سہمے دل کو مضبوط کرتے ہوئے وہ اندر داخل ہوئی

وہ لاؤنج تھا۔بیڈ روم کی جانب سے اسے ہلکی ہلکی سرگوشی کی آواز آرہی تھی اس کے قدم بیڈ روم کے جانب بڑھ رہے تھے۔

بیڈ روم کا دروازہ بھی بند نہیں تھا ادھ کھلے دروازے سے اسے سامنے کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔

جہاں ساڑی میں ملبوس لڑکی کے چہرے پر کوئی مرد جھکا تھا۔وہ دونوں بے حد قریب تھے مرد کی پشت ہونے کی وجہ سے اس کا چہرہ لیلیٰ کو نظر نہیں آرہا تھا۔

اور نا ہی لڑکی کا چہرہ نظر آرہا تھا۔

اس سے پہلے کہ سراعت رفتاری سے لیلیٰ پیچھے ہٹتی اپنا نام سن کر رک گئی

"تم لیلی کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے"

یہ یقیناً سفرہ مرجان کی آواز تھی جسے سن کا اس کا دل رک گیا تھا

"میں اسے نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ وہ میری چیس ومین ہے"

www.novelsclubb.com

اس مرد کی آواز سن کر لیلی کے قدموں تلے سے زمین سرک گئی تھی

"کیا وہ آدمی اس کا مجنون تھا؟۔۔ نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا"

بے جان ہوتے قدموں سے وہ گرتی کہ سہارے کے لیے دروازے پر ہاتھ رکھا تھا جو اس کا سہارا نہیں بنا تھا اور پورا کھلتا چلے گیا تھا

وہ گھٹنوں کے بل چوکھٹ پر گر پڑی تھی

وہ دونوں جیسے تیسرے کی موجودگی پاتے ہی الگ ہوئے تھے

"لیلی۔۔۔"

لیلیٰ نے اس شخص کو اپنا نام پکارتے ہوئے سنا جس سے وہ بہت زیادہ محبت کرنے لگی تھی جس کا انکشاف اسے ابھی ابھی ہوا تھا

"کیا یہ تم ہو؟۔۔۔کیا یہ واقعی میں تم ہو؟"

www.novelsclubb.com

لڑکھڑاتے قدموں سے وہ اس تک گئی تھی جو اس حسین عورت کے پہلو میں کھڑا تھا جسے وہ اپنا سمجھتی تھی مگر وہ تو پرایا نکلا

اندر سینے میں موجود دل کی حالت قابل رحم تھی وہ تڑپ رہا تھا مچل رہا تھا جل رہا تھا اور خاک ہو رہا تھا

"بتاؤ تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

اس کا کالر پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے جیسے وہ چیخ اٹھی تھی

"بتاؤ۔۔۔بتاتے کیوں نہیں ہو؟۔۔۔چپ کیوں ہو؟"

سر جھکائے کھڑے وہ اس خوبصورت مرد سے پوچھ رہی تھی

جھنجھوڑ رہی تھیں مگر وہ ہنوز چپ تھا البتہ اس کے پہلو میں کھڑی لڑکی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی

www.novelsclubb.com

"تم۔۔ تمہیں بتانا ہو گا تم ایک غیر محرم عورت کے ساتھ کیوں ہو۔۔؟۔۔ تمہیں حساب دینا ہو گا مجنون"

وہ اندر کی اذیت سے چیخ اٹھی تھی اور پورے حق اور مضبوطی سے پوچھ رہی تھی

"تم نے کسے غیر محرم کہا؟"

اس لڑکی نے لیلی کا ہاتھ تراب کے کالر سے جھٹکے سے چھڑاتے ہوئے پوچھا

جواب تراب کے سامنے کھڑی تھی یوں کہ وہ ان دونوں کے بیچ میں آ کھڑی ہوئی تھی

لیلی نے اس خوبصورت لڑکی کو جلتی آنکھوں سے دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"تم نے جسے غیر محرم عورت کہا ہے وہ ایک محرم عورت ہے یہ صرف تمہارا مجنوں نہیں ہے بلکہ میرا بھی شوہر ہے"

اس عورت نے تراب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے لیلی سے زیادہ حق اور مضبوطی سے کہا تھا

اور لیلی پر جیسے ساتوں آسمان آ گرے تھے

"یہ کیا کہہ رہی ہے؟"

سن ہوتے دماغ سے اس نے سفرہ مرجان کو درمیان سے جھٹکے سے ہٹاتے ہوئے تراب کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا تھا

جس نے لیلی پر ایک بے تاثر نگاہ ڈال کر ہٹا لیا تھا

"یہ عورت کیا کہہ رہی ہے مجنوں؟۔۔۔کیا یہ۔۔۔کیا یہ۔۔ صحیح کر رہی ہے؟"

آخر میں اس کا لہجہ اس قدر قابل رحم ہو گیا تھا جیسے گڑگڑا کر کچھ طلب کر رہے تھے

"یہ جھوٹ کہہ رہی ہے۔۔ہے نا میں جانتی ہوں یہ جھوٹ کہہ رہی ہے"

تراب کا بازو پکڑ کر روتے ہوئے اس نے پوچھا تھا

تراب نے انہیں بے تاثر نگاہوں سے لیلیٰ کو دیکھا جو قابل رحم لگ رہی تھی

"نہیں۔۔۔وہ جھوٹ نہیں کہہ رہی ہیں"

لیلیٰ کے آنسو جیسے ٹھٹھر کر رکے تھے

وہ تراب کے بے تاثر آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اور نفی میں سر ہلا رہی تھی

"میں جانتی ہوں تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔اسی لیے۔۔۔اس لیے۔۔۔یہ سب کر رہے ہو ہے نا"

لیلیٰ کے منہ سے بڑی دکت سے ٹوٹ ٹوٹ کر جملے نکل رہے تھے

"یہ ہے ہماری شادی کا نکاح نامہ سرٹیفیکٹ"

www.novelsclubb.com

سفرہ مرجان نے بے رحم مسکراہٹ کے ساتھ نکاح نامہ کو لیلیٰ کے سامنے کیا تھا جسے دیکھ کر لیلی سن ہوئی تھی

تراب کے بازو کو تھامے اس کے دونوں ہاتھ جیسے بے جان ہو کر گرے تھے

"تو یہ سچ ہے"

لیلیٰ کے چہرے پر جو کچھ دیر پہلے نظر آتا کرب، تکلیف، آنسو تھے وہ اب نہیں تھے

اس کا چہرہ بھی تراب کے چہرے کی طرح لمحوں میں سپاٹ اور بے تاثر ہوا تھا یا شاید

اس سے کہیں زیادہ

جیسے وہ ہر جذبات سے عاری ہو

"تو یہ سچ ہے"

انہیں جذبات سے عاری چہرے اور نظروں کے ساتھ اس نے تراب کو دیکھا جو

اس مرتبہ نگاہ چرا گیا تھا

www.novelsclubb.com

"تو پھر۔۔۔تو پھر۔۔۔۔مبارک ہو تم دونوں کو"

نہایت نارمل اور سپاٹ انداز میں کہتی ہوئی وہ واپس جانے کے لیے مڑ گئی تھی

ہم خوابوں کے بیوپاری تھے

پر اس میں بڑا نقصان ہوا

کچھ بخت میں ڈھیروں کالک تھی

کچھ اب کے غضب کا کال پڑا

وہ اندر سے شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی

کیوں نہ ہوتی وہ جو زندگی میں زندگی بن کر داخل ہوا تھا اس نے زندگی سے زندگی ہی چھین لیا تھا اب کچھ بھی نہیں بچا تھا زندگی میں،

اس مرتبہ اس بری طرح ٹوٹی تھی کہ جڑنے کی گنجائش ہی نہیں رہی تھی

www.novelsclubb.com

اس کے وجود کے اندر جتنی قیامت برپا تھی اس کے بالکل برعکس ظاہری طور پر وہ بالکل نارمل تھی

سپاٹ چہرے اور مضبوط قدموں کے ساتھ وہ ہوٹل سے نکل کر فٹ پاتھ پر چل رہی تھی

دماغ میں کوئی سوچ نہیں تھا۔

دماغ اور آنکھیں قطعی سپاٹ تھے البتہ دل پر قیامت برپا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے اس سے لیلیٰ عازب خان کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

کیا واقعی میں وہ نارمل تھی؟

وہ ناک کی سیدھ میں بنا کچھ سوچے سمجھے چلے جا رہی تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے؟

جبھی کسی سے ٹکرائی

www.novelsclubb.com

"آہ۔۔۔۔"

وہ بوڑھی عورت تھی جو ٹکرانے پر گر پڑی تھی اور ان کے ہاتھوں میں موجود بیگز بھی روڈ پر گر گئے تھے جن میں موجود سامان باہر بکھر گئے تھے

"معاف کیجیے گا"

سپاٹ انداز میں معافی مانگتے ہوئے وہ ان کے ساتھ سامان سمیٹ کر بیگز انہیں پکڑائی

"شکریہ پیاری بیٹی"

وہ مسکرا کر شکریہ ادا کرتے ہوئے آگے بڑھیں تھیں کہ کراہ کر رک گئیں

"مجھے لگتا ہے میرے پیر میں موچ آگئی ہیں، بیٹی کیا تم میری مدد کرو گی؟، یہ سامان سامنے موجود گروسری شاپ تک پہنچانا ہے"

انہوں نے کہتے ہوئے اس کی مدد طلب کی تھی جسے اس نے قبول کرتے ہوئے ان کے ہاتھ میں موجود بیگز کو پکڑ کر گروسری شاپ کے اندر تک لائی تھی

"لیجئے اماں"

بیگز کو فرش پر رکھتے ہوئے وہ جانے کے لیے مڑی تھی کہ انٹرنس ڈور نا صرف بند ہوا تھا بلکہ اس کے سامنے دو گن مین بھی آ کھڑے ہوئے تھے

"?Welcome the chesswomen or queen"

وہ اپنے پشت کی جانب آواز سن کر مڑی تھی جہاں ایک ادھیڑ عمر کا وجیہہ آدمی کھڑا تھا۔اس کے پیچھے مزید گن مینز مین کھڑے تھے

اور وہ بوڑھی عورت جو وہاں تک لڑکھڑاتے ہوئے آئی تھی اب بنا لڑکھڑائے اندر جا رہی تھی۔

جس کرب اور اذیتوں سے وہ گزر رہی تھی اس میں حالات کا جائزہ لینے کا بعد حالات نے اسے خوفزدہ نہیں کیا تھا

ورنہ اگر کوئی اور وقت ہوتا ہے تو وہ کب کے خوف سے بے ہوش ہو چکی ہوتی وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے ٹریپ کیا گیا تھا

اس کے علاوہ اور کچھ سوچ نہیں پائی تھی

"تم نے بتایا نہیں لڑکی کے تم کون ہو؟"

اس آدمی نے ایک مرتبہ پھر پوچھا

"میں تمہارا سوال نہیں سمجھیں"

ازلی سپاٹ انداز میں اس نے کہا

"تم ابو تراب کے گیم کی کوئین ہو یا چیس ومین ہو؟"

"کون ابو تراب؟"

اس آدمی کو دیکھتے ہوئے لیلیٰ نے پوچھا

www.novelsclubb.com

"تم بہت مضبوط نظر آرہی ہو، آسانی سے نہیں اگلو گی،

اسے اندر لے آؤ"

اپنی مرضی کا جواب نہ پا کر وہ آدمی جیسے غصے میں آیا تھا

"میں خود چل سکتی ہوں"

گن مینز اسے پکڑ کر لے جانے کے لیے آگے بڑھے تو وہ اپنے ہاتھ سے روکتے ہوئے انہیں

سرد انداز میں بولی

"تمہارا جو ایٹیٹیوڈ ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ تم جیس ومین نہیں ہو سکتی، کیا تم کوئین ہو؟"

وہ سب گروسری شاپ کے سیکنڈ فلور پر اس وقت موجود تھے

"میں نہیں سمجھ رہی کہ تم پوچھنا کیا چاہتے ہو؟، یقینا تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے"

www.novelsclubb.com

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہو رہی تمہیں ابو تراب کے ساتھ کئی بار دیکھا جا چکا ہے"

اس آدمی کا غصہ جیسے دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا

"میں نے کہا نا میں کسی ابو تراب کو نہیں جانتی"

"اچھا پہلے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹاو"

اس نے لیلی کے اسٹالر کے کونے سے چہرے کو کور کی ہوئے کی طرف اشارہ کیا تھا

"کیوں؟"

اب کی مرتبہ لیلی نے تیکھے انداز میں پوچھا

"کیونکہ مجھے تمہارا چہرہ دیکھنا ہے"

"نہیں ان کور کرو نگی"

"تو پھر ٹھیک ہے میں خود ہی تمہارا چہرہ ان کور کرتا ہوں"

وہ آدمی کہتا ہوا آگے بڑھا اور لیلیٰ نے فورا اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا

www.novelsclubb.com

سیکنڈ فلور پر کراکریز موجود تھی اس نے اپنے پیچھے موجود ریگز میں سجے برتنوں میں سے فرائی پین نکالا اور اس کے سر پر دے مارا جو آگے ہاتھ بڑھائے اس کی جانب آ رہا تھا

حملہ زوردار تھا

ٹھاکی آواز آئی تھی

اور وہ آدمی سر کو تھامے چلاتے ہوئے گالیاں دیتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا

اس کے باقی آدمی فوراً اس کی جانب بڑھے تھے

فرائی پین سر پر لگنے کی وجہ سے اس کا سر پھٹ گیا تھا اور خون بہنے لگا تھا

"(گالی) تمہیں اب مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا"

ٹشو پیپر سے خون صاف کر کے پھینکتا ہوا وہ بہت غصے سے لیلی کی جانب بڑھا تھا

مگر لیلی نے اپنے وجود میں کوئی خوف نہیں محسوس کیا جو اسے کرنا چاہیے تھا

www.novelsclubb.com

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر وار کرنے کی"

اسٹالر کے اوپر سے ہی بالوں کو سختی سے پکڑ کر اس نے لیلی کا سر ریگزپر مارا تھا

ایک بار، دو بار، تین بار، وہ نڈھال کر فرش پر گر پڑی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا

"تم کوئی اتنی خوبصورت تو ہو نہیں جتنا مزاحمت کر رہی تھی"

لیلیٰ کے چہرے کو ان کور کرتا ہوا وہ حقارت سے بولا تھا

لیلیٰ کا سر اور ہونٹ پھٹ گئے تھے جس سے خون رس رہے تھے مگر لیلیٰ نے نقاہت کے علاوہ کوئی درد محسوس نہیں کیا تھا

"کیا وہ بے حس گئی تھی؟"

اس نے خود سے سوال کیا تھا جبھی اس کے کان میں اس درندے کی آواز آئی

www.novelsclubb.com

"بتاؤ تراب کہاں ہیں؟"

لیلی کو گردن سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے اس نے کہا تھا

"میں کسی ابو تراب کو نہیں جانتی"

اس نے خود کو کہتے سنا

"جھوٹی عورت۔۔(گالی)۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی اس نے زور کا تھپڑ مارا تھا کہ لیلی کا سر پھر سے ریگ سے ٹکرایا

اب کی بار اس کے آنکھوں کے سامنے مکمل اندھیرا چھایا تھا

وہ دوبارہ بے جان گڑیا کی طرح فرش پر گری تھی

"ابو تراب کو ویڈیو کال کرو، اب اس سے ہی پتہ چلے گا کہ یہ کون ہے اگر یہ کوئین ہوئی تو اسے بچانے ضرور آئے گا اور اگر یہ چیس ومین ہوئی تو وہ نہیں آئے گا اور پھر یہ ہمارے لئے مصیبت اور بوجھ ہو گی، اس لیے اسے ختم کر دیں گے"

وہ لیلی کے بے حس و حرکت وجود کو دیکھتے ہوئے اپنے آدمی سے کہہ رہا تھا

"مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئین ہو گی"

اس درندے نے بے رحمی سے کروٹ کے بل پڑھیں لیلی کے پیٹ پر لات ماری تھی جس پر وہ حرکت بھی نہیں کر پائی

"لیلی کی لوکیشن کیا ہے؟"

تراب نے ہوٹل سے نکلتے ہوئے غمام سے سیل فون پر پوچھا تھا

"باس ان کی لوکیشن تو گھر کی ہے"

"کیا لیلی اتنی جلدی گھر پہنچ گئیں"

اگلے ہی پل وہ تراب نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے تم رکھو نانو کی کال آ رہی ہے"

"اسلام علیکم نانو؟، کیسی ہیں آپ؟۔۔۔پریشان کیوں ہیں؟"

وہ نانو کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر پریشان ہوا تھا

"بیٹا لیلیٰ کو گھر لے کر جلدی آجاؤ میرا دل بہت کر رہا ہے"

"کیا مطلب لیلی گھر پہ نہیں ہے؟، اچھا ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہو، میں لیلیٰ کو ساتھ لا رہا ہوں"

وہ انہیں تسلی دلاسہ دے کر پھر سے غمام کو کال ملایا

"غمام! لیلیٰ نے یقیناً اپنا سیل فون گھر پر بھولا ہو گا، ویسے اپنے آدمیوں سے پوچھو کہ لیلی کہاں ہے؟"

"باس۔۔۔۔ بات یہ ہے کہ میم کی لوکیشن کی کسی کو خبر نہیں ہے کیونکہ انہیں گھر سے کسی نے نکلتے ہوئے نہیں دیکھا، شاید انہوں نے بیک ڈور کا استعمال کیا تھا"

غمام کے کہنے پر صحیح معنوں میں اب کی بار تراب پریشان ہوا تھا

"مگر لیلی نے ایسا کیوں کیا؟"

اس نے حیرت سے پوچھا

"نو آئیڈیا باس"

"تم کہاں ہو؟"

"یہی اسی ایریا میں"

"ٹھیک ہے پھر میں بھی وہی آرہا ہوں اور تب تک لیلی کو ٹریس کرنے کی کوشش کرو""اوکے باس"

"باس شاہ زر کی کال آرہی ہے"

تراب جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا غمام نے کہا تھا

"وہ کیوں کال کر رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

پہلے ہی لیلی مسنگ تھی اور اب شاہ زر کی کال اسے کچھ برا ہونے کا احساس ہوا تھا

"ہلو مائی فرینڈ کیسے ہو؟"

وہ ایک ویڈیو کال تھی جسے ریسیو کرنے پر ہی وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے اسکرین پر نظر آیا تھا

"اپنی منحوس شکل دکھانے کا مقصد بتاؤ"

تراب لیپ ٹاپ کے اسکرین پر جھکتا ہوا سرد لہجے میں بولا

"اسے تم پہچانتے ہو؟"

کیمرہ لیلی کے چہرے کے جانب کیا گیا تھا جسے وہ گردن سے دبوچ کر اٹھا رہا تھا اور وہ بے جان سی اٹھی چلی آئی تھی

اس کی آنکھیں بند تھیں، پیشانی اور ہونٹوں پر خون بہہ کر جم گیا تھا

www.novelsclubb.com

"۔۔نہیں"

ٹیبل کے گرد تراب کے ہاتھوں کی پکڑ مضبوط ہوئی تھی

تکلف سے نڈھال بند آنکھوں سے سنتی لیلی جیسے خود پر ہنسنا چاہتی تھی

وہ اس آواز کو مرنے کے بعد بھی پہچان سکتی تھی

جس نے اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دیا تھا

دل کا درد جیسے مزید بڑھا تھا بھلا اب اسے جی کر کیا کرنا تھا جب اس کی زندگی نے ہی اسے پہچاننے سے منع کر دیا تھا

ظاہر جسم کے زخموں نے اندرونی زخموں کے درد کو ہرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی

دل کا درد ناک قابل برداشت تھا اب اسے اس سے چھٹکارا موت ہی دے سکتی تھی

"کاش کہ وہ مر جائے۔۔!"

www.novelsclubb.com

اس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی

"تو تم اسے نہیں جانتے شاہ زر نے بے دردی سے لیلی کو چھوڑتے ہوئے کہا تھا جو پھر سے فرش پر بے جان سی گری تھی

"۔نہیں۔۔۔"

سپاٹ چہرے سے تراب نے جواب دیا تھا

"ٹھیک ہے پھر جلدی ملاقات ہو گی"

شاہ زر خباثت سے ہنستے ہوئے بولا

"تمہارا انجام بہت برا ہو گا شاہ زر!،اتنا برا کہ انجام بھی اس انجام سے کانپے گا"

نہایت سرد لہجے میں کہتا ہوا وہ کال کاٹ گیا تھا

مگر شاہ زر اس انجام کے خوف کا دہشت سے لمحہ بھر کے لیے چھایا تھا

پھر سر جھٹک کر جیسے وہ اس خوف کے زیر اثر نکلنا چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

"اس کا کیا کرے سر"

اس کے آدمی نے پوچھا جس سے وہ چونک اٹھا

"اسے۔۔۔۔۔"

اس نے بے جان بے ہوش پڑی لیلی کو دیکھا

"گن لاؤ اسے میں خود اپنے ہاتھوں سے مارنا پسند کروں گا"

وہ اپنے ماتھے پر لگے زخم کو سہلاتے ہوئے نفرت اور غصے سے بولا

کال کٹ کرتے ہی نہ صرف اس نے جھٹکے سے اسکرین کو بند کیا تھا بلکہ لیپ ٹاپ کو اٹھا کر دیوار پر دے مارا

"لیلی۔۔۔۔اس کے پاس کیسے ہیں؟۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔؟،مجھے شاہ زر کا ٹھکانہ چاہیے"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر پہلے صبر و ضبط کا مظاہرہ کرتا ہوں ابو تراب جیسے مکمل بے قابو ہوا تھا

بالوں کو نوچتا خود کو ملامت کرتا ہوا وہ قابل رحم لگ رہا تھا

اس کو پاگلوں کی طرح دیکھ غمام خوف سے تھوک نگلا۔اور بے ساختہ لیلیٰ کی سلامتی کی دعا کی،

وہ نہیں جانتا تھا کہ لیلی کو اگر کچھ بھی ہوا تراب کتنی بڑی قیامت ڈھائے گا

"کیا تم نے شاہزر کو ٹریس کیا؟"

سرخ انگارا ہوتی آنکھوں سے اس نے غمام سے پوچھا تھا

"نن--- نہیں باس۔۔۔۔۔۔ٹریس۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کر پایا"

"مجھے نہیں نہیں سنا،سنا تم نے"

اسے کالر سے پکڑ کر زور سے جھٹکا دیتے ہوئے جیسے تراب نے تنبہ کی

www.novelsclubb.com

"مجھے شاہزر کی لوکیشن چاہیے"

وہ کرب واذیت سے جیسے چیخ اٹھا تھا،اس کی نظروں کے سامنے لیلی گھوم رہی تھی، جس کی آنکھیں بند تھی مگر زخمی تھی،اس کے ماتھے اور ہنٹوں سے بہتا ہوا خون تراب کو تڑپا تڑپا کر مارنے کے لئے کافی تھے۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا شاہزر"

وہ جیسے بیک وقت سراپا کرب و قہر تھا

غمام بس تراب کی دیوانگی پر خوف سے تھوک نگل رہا تھا

"باس۔۔آپ نے۔۔۔کیوں کہا کہ۔۔۔۔۔۔آپ میم کو۔۔۔نہیں جانتے؟،شاہ زر۔۔میم کے ساتھ کچھ بھی۔۔۔۔کر سکتا ہے"

غمام یہ نہیں کہہ سکا کہ وہ مار بھی سکتا ہے

www.novelsclubb.com

"اگر میں یہ نہیں کہتا تو اور کیا کہتا؟،اگر اسے ذرا بھی بھنک لگ جاتی کہ لیلی میری کمزوری ہے تو وہ نہ صرف لیلی کا استعمال کرتا بلکہ مجھے اذیت دینے کے لیے وہ لیلی کو ٹارچر کر۔۔۔کے۔۔۔۔ما۔۔۔۔ر۔۔۔دیتا۔۔۔"

تراب کی آنکھیں اتنی سرخ ہوا ٹھی تھی کہ لگتا تھا جیسے ان میں سے اگلے ہی پل خون رسنے لگے گا

"غمام پلیز۔۔۔مجھے شاہزر کی لوکیشن بتاؤ۔۔۔۔پلیز"

اب وہ غمام سے التجا کر رہا تھا

"باس۔۔۔۔۔"

غمام اسے دیکھ کر شدید صدمے میں آیا تھا

جبھی تراب کا سیل فون بج اٹھا

"۔باس۔۔۔میم کی فرینڈ کی کال ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔مجھے بس لیلی کی لوکیشن بتاؤ"

وہ ٹیبل پر دونوں ہاتھ ٹکائے اور ان کے درمیان سر جھکائے جیسے کرب و غصے کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"وہ کہہ رہی ہیں کہ وہ ان کی لوکیشن جانتی ہے"

"کیا۔۔۔۔؟"

اسے لگا جیسے گمام نے اسے زندگی کی نوید سنائی ہو

"کک۔۔۔۔۔کہاں ہے؟۔۔۔۔لیلیٰ؟"

فون کو جھپٹ کر غمام کے ہاتھ سے لیتا وہ کانپتی آواز میں پوچھا

www.novelsclubb.com

غمام نے اپنے باس کو پہلی مرتبہ اتنا کمزور دیکھا تھا

اس کو پہلی مرتبہ اندازہ ہوا کہ تراب صحیح کرتا تھا جو کمزوری سے نفرت کرتا تھا۔ مگر اب وہ اس کمزوری سے محبت کرنے لگا تھا

ان دونوں کے قریب ہی کہیں محبت ہنس رہی تھی

تراب نے جس محبت کو نظر انداز کیا تھا اب وہی محبت اسے سزا دینے کے لیے بلکل تیار تھی

بلکہ سزا دے بھی رہی تھی کڑی سزا۔۔۔

اور بھلا محبت کی سب سے کڑی سزا کیا ہوتی ہے؟

محبوب کی جدائی

جو ابو تراب کو ملنے والی تھی

سچ ہے محبت جب سزا دیتی ہے تو وہ دنیا کی سب سے خطرناک سزا ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دیوار کے سہارے کھڑی تھی اور سامنے ہی گن کو تھامے اس کی جانب نشانہ کیے شاہ زر کھڑا تھا

اور وہ کچھ کہہ رہا تھا جو اسے سمجھ نہیں آئی کیوں کہ دماغ پہ کبھی اندھیرا چھا جاتا تو کبھی چھٹ جاتا۔ وہ بہت کم زور اور نڈھال سے محسوس کر رہی تھی اس کے علاوہ اسے کوئی اور تکلیف نہیں ہو رہی تھی کیونکہ اندرونی تکلیف بہت سخت اور کرب آمیز تھے

اندھیرا آ کر جب چھٹا تو اس نے دیکھا کہ شاہزر نے گن کا ٹریگر دبا دیا ہے وہ زخمی سا مسکرائیں۔

لوگ سمجھتے تھے کہ موت اس کے لئے سزا ہے وہ نہیں جانتے تھے کہ لیلیٰ عازب خانؔ کی خواہشات کے لسٹ میں موت سر فہرست تھی

موت اس کے لئے نجات تھی۔۔

اس بے رحم دنیا سے نجات،

تڑپتے مچلتے دل سے نجات،

جو برداشت سے باہر تکلیف جھیل رہا تھا۔۔

اس بے وفا شخص سے نجات۔۔ جس نے اسے ایک ادنیٰ سے مہرے کی طرح استعمال کیا تھا

جبھی اس کے دماغ پر ایک مرتبہ پھر دھند چھایا تھا

"..No...no... don't shoot... Please don't shoot"

اسے اس بے رحم کی گڑگڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی اسے لگا کہ جیسے وہ اب مزید اپنے پیروں پر کھڑے نہیں رہ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بے جان ہو کر ایک مرتبہ پھر گرتی کے کسی نے اسے تھاما تھا اور جبھی اس کے آنکھوں سے دھند چھٹا۔

تھامنے والا کوئی اور نہیں وہ بے وفا انسان تھا

جس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے جو خود بھی کم زور اور نڈھال سا لیلی کو ساتھ لے گر رہا تھا

اس طرح کہ لیلی اس کے اوپر تھی

لیلی نے بمشکل اپنی آنکھوں کو پورا کھولتے ہوئے اسے دیکھا

جو شدید اذیت میں محسوس ہو رہا تھا جس کے سبب اس کا چہرہ سفید اور آنکھیں لہو رنگ ہو رہے تھے

تو کیا ایک مرتبہ پھر لیلی کے بدلے اسے بلٹ لگی تھی؟

www.novelsclubb.com

لیلا نے گردن جھکا کر اس کے سینے کی جانب دیکھا جہاں خون کا بڑا سا دھبہ تھا جو تیزی سے پھیل رہا تھا

لیلی نے وہی درد اسی وقت اپنے سینے پر بھی محسوس کیا تھا اور بے ساختہ اپنا بایاں ہاتھ اس کے خون سے بھرے سینے پر رکھا

نہیں اس مرتبہ بلٹ اسے نہیں لگنی چاہیے بھلا وہ اور کتنا دکھ برداشت کر سکتی تھی۔

"تو تمہارا نام ابو تراب ہے"

تکلیف اور بوجھل ہوتے سینے کے ساتھ وہ آنکھیں موندنے سے پہلے پوچھی اور پھر اس کے آنکھوں میں مکمل اندھیرا چھایا تھا

"لیلی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کے فرینڈز نے اسے آکر سنبھالا تھا

"اس کی ہارٹ بیٹ نارمل نہیں ہے، اس کی سانسیں مدھم چل رہی ہے بلٹ کو جلد از جلد۔ نکالنا ہو گا"

آسیہ لیلیٰ کو چیک کرتے ہوئے کہہ رہی تھی

حبہ نے نم آنکھوں سے سر ہلایا تھا

البتہ شاہینہ اپنے آنسوؤں کو روک نہیں پا رہی تھی

"دعا کرو کہ بلٹ نے ہارٹ کو ڈیمیج نا کیا ہو"

آسیہ نے لرزتی آواز پر قابو پاتے ہوئے اس وقت کہاں تھا جب لیلی کو اسٹریچر پر اٹھایا جا رہا تھا

اور اپنے سن ہوتے عصاب کے ساتھ سنتا تراب جیسے مزید سن ہوا تھا

"باس۔۔۔ کیا آپ ٹھیک ہو؟"

www.novelsclubb.com

غمام نے بمشکل بے جان ہوتے تراب کو سہارا دے کر اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا

"ٹھیک۔۔۔؟"

اس نے اپنی سرخ اور کرب آمیز آنکھوں سے غمام کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

غمام اپنے باس کو دیکھتا ہوا انہایت تکلیف اور صدمے میں تھا جو حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا

مضبوط پہاڑ جیسے اعصاب والے شخص کو ایک لڑکی نہیں ہلا کر رکھ دیا تھا

وہ جو سخت گلیئشر کی طرح تھا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ گلیئشر پانی بن کر پگھل گیا تھا

"غمام۔۔وہ۔۔۔ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ناں"

وہ بچوں کے مانند ڈر، خوف، امید سے غمام سے التجا کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا کہ وہ کہہ دے ہاں وہ ٹھیک ہو جائیں گی

غمام پہلی مرتبہ اپنے مضبوط باس کو اس طرح دیکھ رہا تھا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنے باس کو کبھی اس طرح بھی دیکھ سکتا تھا

غمام پہلی مرتبہ ان سرخ لہو رنگ آنکھوں کو لہو سے بھیگتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور اپنے اندر ذرا سی بھی ہمت و حوصلہ نہیں پا رہا تھا کہ اپنے باس کو تسلی دلاسا دے

اسے اپنا مضبوط اور گلیشیئر جیسا بے رحم باس پسند تھا

غمام کا دل چاہنے لگا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیں کہ

محبت اس کے باس کا یہ کیسا حال کر رہا تھا؟

جس نے کسی پر رحم نہیں کیا تھا

تو اب جیسے محبت بھی اس پر رحم کرنا نہیں چاہتی تھی

گیارواں باب: دھوپ کا سفر

(journey of the Sunshine)

www.novelsclubb.com

دھیرے سے غمام دروازہ کھولتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں سامنے ہی تراب جانماز پہ سجدے میں نظر آ رہا تھا پچھلے ایک ہفتے سے وہ جب جب اس کمرے میں آتا وہ تب تب اسے اسی حالت میں نظر آیا تھا

غمام نے ٹیبل پر ڈھکے کھانے کو دیکھا جو جوں کے توں تھا

اور یہ آج ہی نہیں پورے ہفتے سے ہو رہا تھا

ابو تراب پورے ہفتے بنا بھوک پیاس کی پرواہ کئے مصلے پر سجدہ ریز تھا پتا نہیں وہ رت میں سو بھی رہا تھا یا نہیں

غمام سے اپنے باس کی ایسی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

غمام ابو تراب کے قریب سائیڈ میں جا کر دو زانوں بیٹھ گیا تھا

کچھ دیر بعد ہی جیسے تراب کسی کی موجودگی محسوس کر کے سجدے سے اٹھا تھا

غمام نے غور سے اسے دیکھا جس کی حالات بلکل اچھی نہیں تھی۔یعنی وہ سو بھی نہیں رہا تھا

www.novelsclubb.com

"باس آپ زخمی تو نہیں ہو؟"

غمام سفید شرٹ پہ سینے پر لگے خون کے دھبے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"یہ لیلیٰ کا خون ہے"

اذیت سے کہتے ہوئے اس نے ہاتھ کی انگلیوں سے اسے چھوا تھا

تو اس نے کپڑے بھی نہیں بدلے تھے

تراب نے غمام کو دیکھا

غمام نے تراب کے آنکھوں میں نظر آتے سوال کو صاف پڑھا تھا

"باس وہ اب ٹھیک ہیں۔۔۔"

تراب نے جیسے ہی سنا اس کے تنے اعصاب پر سکون ہوئے تھے وہ بے ساختہ

سجدے میں گر پڑا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا تم نے لیلی کو دیکھا؟، کیا میں اس سے مل سکتا ہوں؟"

اس نے خوش ہوتے ہوئے غمام کو پکڑ کر تقریبا جھنجھوڑ ڈالا تھا

"باس وہ اب ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔"

غمام تراب کو اتنے خوش دیکھ کر ایک مرتبہ پھر صدمے میں آیا تھا

لیلی تو پچھلے تین دن سے ہی ٹھیک تھی، مگر وہ تراب کو بتا نہیں پایا کیونکہ وہ اس کے آگے کی کہنے کی ہمت اپنے اندر نہیں پا رہا تھا مگر وہ تراب کو اس طرح چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا جس طرح وہ پچھلے ایک ہفتے سے تھا

"لیکن۔۔۔ لیکن۔۔۔ کیا؟"

تراب کا پر سکون ہوتا ہوا دل ایک مرتبہ پھر بے سکون ہوا تھا رگ وپے میں ڈر جیسے پھر دوڑنے لگا تھا

"...She went into.... Into... a coma"

www.novelsclubb.com

(وہ کوما میں چلی گئی ہے)

کیا لینگویج بدلنے سے معنی بھی بدل جاتے؟

کاش کہ بدل جاتے۔۔۔!

غمام نے سوچا تھا

تراب نے سن ہوتے اعصاب کے ساتھ سنا تھا۔اس کے ہاتھ غمام کے بازو سے بے جان ہو کر پھسلے تھے وہ نڈھال اور بے بس سا سر کو جھکا گیا

"باس۔۔۔کیا۔۔۔"

غمام بے چینی سے پوچھنا چاہتا تھا

مگر تراب نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا یہ اشارہ تھا کہ وہ اب جا سکتا ہے

غمام بے بس سا تراب کو دیکھتا اٹھ آیا تھا

---

www.novelsclubb.com

وہ ہاسپیٹل آیا تھا لیلیٰ سے ملنے اور یہاں تک آنے کے لیے اس نے خود کو کتنا تیار کیا تھا یہ وہی جانتا تھا

وینٹی لیٹر کے سہارے سانس لیتے لیلی کو دیکھ وہ ایک مرتبہ پھر بے جان ہوا تھا

"تو تمہارا نام ابو تراب ہے؟"

اسے لیلی کا آخری سوال یاد آیا

"ہاں میرا نام ابو تراب ہے"

وہ زخمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے بولا

"میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کو میرا نام اس طرح پتہ چلے۔۔۔"

وہ جیسے شدید پچھتاوے میں تھا کہ اس نے لیلیٰ سے ضد کیوں باندھی تھی

اس نے اپنا نام لیلیٰ کو بتایا کیوں نہیں تھا

اس نے پہلی مرتبہ ضد باندھی تھی لیلی سے اور اس ضد کی وہ بہت بڑی قیمت چکا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"۔۔۔آئی ایم سوری لیلی میں جانتا ہوں کہ میں معافی کے قابل نہیں ہوں مگر میں معافی مانگنے کے علاوہ کچھ اور کر بھی نہیں سکتا، میں ان سب کے لیے معافی چاہتا ہوں جو میں نے کیا۔۔۔"

وہ ہمیشہ نہ جانے کیوں لیلیٰ سے اس وقت معافی مانگتا تھا جب وہ سن نہیں پاتی تھی

"شاہ زر نے مجھ پر تھوڑا سا بھی رحم نہیں کیا"

وہ ضبط کی انتہا پر تھا لیلیٰ کے اوپر جھکے اس کے کان میں وہ دھیرے سے کہہ رہا تھا انگوٹھے کے پور سے پیشانی پر لگے زخموں کو سہلایا جو بھر رہے تھے

"لیلی! آپ کو اس طرح دیکھنے سے پہلے تو میں مر چکا ہوتا۔۔۔کیوں کہ آپ کے بنا میں مر تو سکتا ہوں مگر جی نہیں سکتا۔۔۔، مگر دیکھیں میں پھر بھی جی رہا ہوں ، کیونکہ مجھے جینا ہے اپنے پیرنٹس کے لیے جن کے ادھورے کاموں کو مجھے مکمل کرنا ہے۔۔۔"

وہ انگلیوں کی پشت سے نرمی سے لیلی کے رخسار کو سہلایا تھا جسے وہ لیلی کے لمس کو محسوس کرنا چاہ رہا ہو

"مجھے پتا ہے آپ ٹھیک ہو جائیں گی کیوں کہ آپ کو ٹھیک ہونا ہے میرے لیے پلیز "

اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا ہمیشہ لیلی اس کے ہزاروں منتوں پر مان جاتی تھی شاید اس مرتبہ بھی مان جائے

مگر وہ نہیں مانی تھی ہنوز آنکھیں بند کیے پڑی تھی

ان پلکوں پر آنسو کا ایک قطرہ آ گرا تھا

وہ نامراد جانے کے لئے پلٹا تھا کہ رک گیا دروازے پر حبہ کھڑی تھی شدید غصے میں اسے چبھتی نظروں سے دیکھ رہی تھی

"باس۔۔۔"

غمام اسے دیکھ کر حیرت اور خوشی سے اٹھ کھڑے ہوا تھا آخر کار اس کا باس ٹراما سے نکل آیا تھا

"شاہ زر کہاں ہے؟"

اس کے آنکھوں میں سرد مہری ہر گز نہیں تھی کیونکہ گلیشیئر پگھل چکا تھا بلکہ آنکھوں میں شدید تپش اور آگ تھی

انتقام کی آگ۔۔۔

غمام گنگ ہوا تھا

www.novelsclubb.com

چاہے ان آنکھوں میں سردی ہو یا گرمی دونوں ہی خوف زدہ اور دہشت زدہ کرنے کے لیے کافی تھے

"بب۔۔۔بیس مینٹ میں۔۔۔"

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔مجھے پیاس لگی ہے۔۔۔خدا کے لئے۔۔۔کچھ کھانے کو دو"

وہ شاہ زر تھا

جو کرسی پر رسیوں سے باندھا تھا

اس کا سر نڈھال سا لڑھکا ہوا تھا آہٹ پاتے ہی سر اٹھا کر کمزور لہجے میں بولنے لگا تھا۔ مگر سامنے کھڑے تراب کو دیکھ اس کی بولتی بند ہوئی

ان شہد رنگ آنکھوں میں بھڑکتی آگ دیکھ کر دہشت کی شدید لہر شاہ زر کے اندر دوڑی تھی

"مجھے گروسری اسٹور کی سکینڈ فلور کی سی سی ٹی وی فوٹیج دکھاؤ جہاں اس نے لیلیٰ کو ٹاچر کیا تھا"

تراب کا لہجہ کافی سرد تھا ہمیشہ سے زیادہ سرد وہ شاہ زر کے سامنے چیئر پر بیٹھتا ہوا بولا

"باس آپ اسے۔۔۔۔دیکھ نہیں۔۔پاؤ گے"

غمام ہکلا کر بولا

"مگر میں پھر بھی میں دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ اس درندے نے لیلیٰ کو ٹارچر کرنے کے لئے اپنے جسم کے کن کن حصوں کا استعمال کیا تاکہ وہ حصہ ہی اس کے جسم سے کاٹ کر پھینک دوں"

آنکھوں کی بھڑکتی ہوئی آگ اور لہجے کا ٹھنڈا پن دونوں مل کر جیسے دہشت کے نئے رنگ میں ڈھلے تھے

شاہزر نے اس سے پہلے کبھی ایسی دہشت محسوس نہیں کی تھی۔دہشت اور خوف کی شدت نے شاہ زر سے سب کچھ چھین لیا تھا یہاں تک کہ بھوک اور پیاس کا احساس بھی

غمام شدید پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا جو فوٹیج دیکھتے ہوئے پھر سے پچھلے احساس کے زیر اثر آ رہا تھا

فوٹیج کے ختم ہوتے ہی لیپ ٹاپ کا حشر ایک مرتبہ پھر بگڑا تھا

ٹکڑوں میں بٹتے لیپ ٹاپ نے شاہ زر کے حواس ایک مرتبہ پھر گم کیے تھے جو کب سے خود میں معافی مانگنے کی ہمت جوٹا رہا تھا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ ہمت دکھانا فضول ہے

"تو تم نے اس پیر سے اس معصوم لڑکی کو مارا تھا اور اگر میں یہ پیر کاٹ دوں تو کیا تم دوبارہ چل سکوں گے۔۔۔؟"

تراب نے کہنے کے ساتھ ہی چھوٹے سے چاقو کو پوری طاقت سے اس کے ران میں گھسایا تھا

شاہ زر تکلیف کی شدت سے بلبلا اٹھا تھا

یہ سب دیکھتا غمام دہشت سے کئی قدم پیچھے ہٹا تھا

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

شاہ زر گڑگڑا کر معافی مانگ رہا تھا

جس پر تراب مزید طیش میں آتا ہوا پوری طاقت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا

جس کے سبب شاہ زر کے ناک اور ہونٹ سے خون بہنے لگے تھے

"کیا تمہاری معافی مانگنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟"

سرخ لہو رنگ ہوتی آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے

"اور اس ہاتھ سے تم نے لیلی کے بالوں کو پکڑا تھا اور تھپڑ بھی مارا تھا اگر میں اس ہاتھ کو ہی کاٹ دوں، تو کیا تم ایک ہاتھ سے کام چلا لو گے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے کہنے کے ساتھ ہی دائیں ہاتھ کی کلائی کے پشت پر چاقو کی نوک کو ہلکا سا گھسا کر گھمایا تھا

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی"

شاہ زر اذیت سے چلا اٹھا

"تو پھر غلطی کرنے سے پہلے سوچنا تھا"

وہ ایک مرتبہ پھر کہتا ہوا پوری طاقت سے اسے تھپڑ مارا تھا

تکلیف سے چیختا ہوا شاہ زر اپنا سر نیچے ڈال چکا تھا جیسے اس میں مزید چیخنے کی طاقت نہ رہی ہو

تراب نے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر جھٹکے سے اونچا کیا اور شاہ زر کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا جو خوف، آنسوں اور تکلیف سے بھری تھی

www.novelsclubb.com

"تمہیں چہرہ دیکھنے کا بہت شوق ہے اگر میں تمہاری ان آنکھوں کو ہی نکالوں تو۔۔۔"

"۔نہیں۔۔۔۔"

شاہ زر شدید دہشت میں آیا تھا

"مم۔۔۔۔میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔۔"

"اور تم کیا بتا سکتے ہو؟"

تراب نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہی جو تم اتنے دنوں سے جاننا چاہ رہے تھے، کہ تمہارے مخالفت پر کنگ کون ہے؟"

شاہ زر تیز سانسوں اور کراہوں کے درمیان جلدی جلدی کہہ رہا تھا جیسے اسے یہ خوف ہو کہ اگر وہ ذرا سا بھی رکا تو تراب اپنے ہاتھ میں موجود چاقو اس کے آنکھوں کے اندر اتار دے گا

www.novelsclubb.com

"تو کیا تم مجھے بتا رہے ہو؟"

"ہاں!، تم غلط ڈھونڈ رہے ہو، تمہاری مخالفت پر جو کوئین۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ پورا کرتا شاہ زر کی ہچکی نکلی تھی اور اس کے سینے سے خون کا فوارہ سا نکلا تھا

"بلٹ۔۔۔۔"

"باس سنبھل کر۔۔"

غمام فوراً تراب کے سامنے ڈھال کی طرح کھڑے ہوتے ہوئے بولا

اور پھر اس کے بعد فوراً ہی بیس منٹ سے بھاگ نکلا تھا

تراب پریشان ہوتا ہوا شاہ زر کو مڑ کر دیکھا جو شاید اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا

"شاہ زر اپنا جملہ پورا کرو"

www.novelsclubb.com

"آئر۔۔۔۔ل۔۔۔ی۔۔۔۔۔ن۔۔۔ڈ۔۔"

ٹوٹ ٹوٹ کر شاہ زر کے منہ سے الفاظ نکلے تھے اور پھر اس نے ہچکی لی اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں

"آئر۔۔۔لینڈ۔۔۔؟"

"باس کیا آپ ٹھیک ہو؟"

غمام بھاگتا ہوا واپس آیا تھا

"ہاں اور تم۔۔۔"

اس نے پریشانی سے غمام کو دیکھا

"میں بھی ٹھیک ہوں اور شاہ زر۔۔۔؟"

غمام نے شاہ زر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"وہ مر چکا ہے"

www.novelsclubb.com

تراب بے اثر انداز میں بولا

"باس وہ ہمارا ہی آدمی تھا جس نے شاہ زر کو گولی ماری، وہ ہمارے ساتھ پچھلے ایک سال سے کام کر رہا تھا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ ایسا کرے گا؟"

"بالکل۔۔اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دشمنوں کو پچھلے ایک سال سے ہمارے سب پلاننگ کے بارے میں پتہ ہے اور ان کے آدمی ہمارے درمیان موجود ہے اور اس نے شاہ زر کو اس لئے مار دیا تا کہ وہ اپنا منہ کھول سکے"

تمام پریشان سر دانداز میں کہتے تراب کو سن رہا تھا

"غمام!"

"یس باس"

غمام الرٹ ہوا تھا

"اب ہمارے پھر سے مسافر بننے کا وقت آگیا ہے"

www.novelsclubb.com

"کہاں کی مسافت باس؟"

"کیا تم نہیں جانتے کہ ہمیں دھوپ کا سفر طے کرنا ہے"

"یس باس"

غمام خوش ہوتے ہوئے پر جوشی سے بولا

اسے اپنے اس باس سے عشق تھا

جو بہادر، فاتح، نڈر، گلیشیر کی طرح سرد، بے رحم اور انتہا پسند تھا

اور اب غمام کا باس واپس لوٹ آیا تھا

سخت دھوپ کی مسافت طے کر کے منزل تک پہنچنے کے لئے۔۔

"کیا یہ ٹھیک ہو جائیں گی؟"

شاہینہ نے آنکھیں بند کئے پڑھیں لیلی کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

"یقیناوہ ٹھیک ہو جائیں گی" آسیہ نے پورے یقین سے کہا تھا

"آسیہ تم نے سرجری اچھی کی ہمیں لگا کہ تم گھبرا جاؤ گی، ڈر جاؤ گی"

لیپ ٹاپ پہ مصروف حبہ نے کہا تھا

وہ تینوں لیلی کے کمرے میں صوفے پر بیٹھی تھیں انہوں نے رات سے موجود لیلی کے پیرنٹس کو زور زبردستی آرام کرنے کے لئے گھر بھیج دیا تھا

" صحیح کہا میں ڈر گئی تھی مگر لیلیٰ کی قسمت اچھی تھی کہ بلٹ ہارٹ کو چھو بھی نہیں سکیں کیونکہ وہ ہڈی میں پھنس گئی تھی"

آسیہ نے لیلیٰ کی جانب دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا تھا

"کوئی شک نہیں کہ اس کی قسمت ہمیشہ سے اچھی رہی ہے"

شاہینہ نے بھی لیلی کو دیکھتے ہوئے کہا جو ان تینوں کی باتوں سے انجان خواب دیکھنے میں مصروف تھی

وہی خواب جو آخری بار حقیقتا اس کے ساتھ پیش آیا تھا

(اس کے ساتھ گرتا ابوتراب جس کا سینہ تیزی سے خون سے رنگین ہو رہا تھا

"کیا تم ٹھیک ہو مجنون؟"

لیلی نے بے چینی سے تڑپ کر پوچھا تھا جس پر تراب کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ در آئی تھی

اور وہ لمبی لمبی سانسیں لینے لگا تھا

"مجنون۔۔۔۔ مجنوں۔۔۔۔")

وینٹی لیٹر تیزی سے آواز کرنے لگا تھا وہ تینوں ہی ہڑبڑا کر اٹھ کھڑی ہوئیں

"کیا ہو رہا ہے آسیہ؟"

شاہینہ نے خوفزدہ ہوتے ہوئے پوچھا تھا

آسیہ کوئی جواب دیئے بنا فورا لیلی کی جانب بڑھی تھی

www.novelsclubb.com

جبھی کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے مزید ڈاکٹرز آئے تھے اور لیلی پر جھک گئے تھے

"اللہ پلیز لیلی کو جلدی ٹھیک کر دیجئے"

شاہینہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان چھپاتے ہوئے جیسے سسک اٹھی تھی

البتہ حبہ دل کڑا کر کے ڈاکٹرز کے پروسیس دیکھ رہی تھی

(تکلیف سے لمبے لمبے سانس لیتا تراب جیسے لیلی کی سانسیں بھی اکھاڑ رہا تھا

"تم۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا"

تراب کے خون سے سرخ ہوتے سینے پر ہاتھ رکھے وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی

"مجنون۔۔۔۔ مجنون۔۔۔ سن رہے ہو نا تم؟"

آنکھیں بند کرتا ہوا تراب لیلیٰ کو دہشت زدہ کر گیا تھا

www.novelsclubb.com

"مجنون۔۔۔۔ مجنون۔۔۔"

وہ زور سے چیخ رہی تھی وہ اٹھنا چاہتی تھی ترب کو ہاسپٹل لے جانا چاہتی تھیں مگر لیلیٰ کو لگ رہا تھا جیسے وہ ہل بھی نہیں سکتی ہیں اور بھلا وہ ہل کیوں نہیں پا رہی تھی؟

اسے اپنے مجنون کو بچانا تھا اور اگر وہ صحیح وقت پر اسے ہاسپٹل نہیں لے گئی تو وہ اسے ہمیشہ کے لئے کھو دے گی

نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دیں گی

"مجنون۔۔۔۔ مجنون۔۔۔۔ تر۔۔۔۔ا۔۔۔ب۔۔"

وہ اپنی پوری طاقت لگا کر جیسے اٹھ بیٹھی تھی

"لیلیٰ۔۔۔"

اسے اپنے دوستوں کی خوشی بھری آواز سنائی دی ت

مگر اسے صحیح سے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کیونکہ اس کے آنکھوں کے سامنے دھند چھایا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"مم۔۔۔مجھے۔۔۔۔ مجنون۔۔کے پاس جانے دو۔۔۔وہ۔۔وہ مر جائے گا"

اسے لگا جیسے ہی اس نے بیڈ سے اترنے کی کوشش کی تو کئی ہاتھوں نے اس سے روک دیا تھا

وہ جانے کے لیے جیسے مزاہمت کر رہی تھی مگر زیادہ دیر تک مزاہمت نہیں کر سکی کیوں کہ اس کی آنکھیں ایک مرتبہ پھر بند ہو رہی تھی

"Laila... Laila...is back"

نم آنکھوں کے ساتھ آسیہ ان کی جانب مڑ کر بولی جن کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا تھا

"وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔چلا کیوں رہی تھی؟"

www.novelsclubb.com

شاہینہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا

"شاید اس نے کوئی برا خواب دیکھا"

"اس نے پھر سے آنکھیں۔۔۔۔کیوں بند کر لیا"

"وہ ابھی تک مینٹلی شاک میں ہے اسی لئے اسے نیند کا انجکشن دیا گیا ہے، لیکن وہ اب بلکل ٹھیک ہے"

"آہ۔۔۔۔۔۔"

حبہ سکون کا سانس لیتے ہوئے صوفے پر گری تھی

"اللہ کا بہت بہت شکر ہیں"

شاہینہ نے رخسار پر پھسل آئے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے کہا

"میں نانو اور انکل آنٹی کو کال کر کے بتاتی ہوں"

آسیہ سیل فون نکال کر کہتی ہوئی بولی

www.novelsclubb.com

"مجھے جانا ہے۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔وہ مر جائے گا"

لیلی کو جب سے ہوش آیا تھا وہ تب سے ہسٹریائی انداز میں بس یہی کہے جا رہی تھی

وہ تینوں لیلیٰ کو بیڈ سے اترنے سے روکے ہوئی تھی

"لیلی تم کیا کہہ رہی ہو ہمیں کچھ سمجھ نہیں آرہا"

"کون مر جائے گا؟"

جب لیلیٰ سنبھل ہی نہیں رہی تھی تو آسیہ نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی سے بھرے گلاس کو لیلی کے چہرے پر الٹ دیا تھا اور ساتھ ہی سختی سے پوچھا

مزاہمت کرتی ہوئی لیلیٰ جیسے ساقط ہوئی تھی

"آسیہ شرم کرو وہ بیمار ہے"

شاہینہ کو آسیہ کی حرکت پر سخت غصہ آیا تھا

www.novelsclubb.com

"تم چپ بیٹھو، ڈاکٹر میں ہوں مجھے پتا ہے کہ اپنے پاگل پیشنٹ کے ساتھ مجھے کیسے پیش آنا ہے"

آسیہ کے کہنے پر حبہ نے بھی خفگی سے آسیہ کو دیکھا تھا

"شاہینہ مجھے اس کے پاس جانا ہے"

البتہ اب کی مرتبہ لیلیٰ نے بنا مزہمت کیئے آنسو بھری آنکھوں سے کہا

"کہاں جانا ہے میری جان؟"

شاہینہ اس کے چہرے سے پانی پونچھتے ہوئے نرمی سے پوچھی

"مجنون کے۔۔۔"

"کیوں اس کے پاس کیوں جانا ہے تمہیں جو ایک مرتبہ بھی تمہیں دیکھنے نہیں آیا، کہ تم مر چکی ہو یا زندہ ہو"

آسیہ کو سخت غصہ آیا تھا

www.novelsclubb.com

"وہ کیسے آتا آسیہ وہ خود بھی تو زخمی ہیں، اسے سینے پر بلٹ لگی تھی"

لیلی کو آسیہ کے غصے پر غصہ آیا تھا

"کیسے بلٹ لگی؟"

تینوں نے حیران ہوتے ہوئے جیسے ساتھ میں پوچھا تھا

"محنون کو"

تینوں کے اس طرح حیران ہونے پر وہ بھی حیران ہوئی تھی

کیا انہیں پتا نہیں تھا؟

"بلٹ مجنون بھائی کو نہیں تمہیں لگی تھی لیلیٰ"

شاہینہ کے کہنے پر اس سر جھکا نیچے دیکھا

جہاں کاندھے تک ڈریسنگ پٹیاں لپٹی ہوئی تھی

"وہ بلکل ٹھیک تھا"

www.novelsclubb.com

آسیہ نے برا منہ بنا کر کہا تھا جیسے اسے یہ بات بلکل پسند نہیں آئی تھی کہ بلٹ لیلی کے بجائے تراب کو کیوں نہیں لگی۔

البتہ لیلیٰ جیسے یہ سن کر پر سکون ہوئی تھی کہ وہ ٹھیک تھا

"اب تم کیسی ہو؟"

"اب میں ٹھیک ہوں"

حبہ کے پوچھنے پر وہ کھل کر مسکراتے ہوئے بولی تھی کیونکہ سینے پر رکھا بھاری بوجھ جیسے ہٹ چکا تھا

"ہماری جان نکال کر تم ہمیشہ خوش ہوتی ہو"

آسیہ لیلی کے لئے آئے چاکلیٹس میں سے ایک چاکلیٹ کا ریپر پھاڑتے ہوئے بولی

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے ہم سب کو بہت پریشان کیا ہے؟، تم پچھلے ایک ہفتے سے کوما میں تھی"

www.novelsclubb.com

شاہینہ نے کہا تھا

"کیا یہ سچ ہے؟"

وہ از حد حیران ہوئی

"ہاں"

حبہ نے کہا تھا

"مجھے یقین نہیں آرہا"

"تمہیں تو تب یقین آتا جب ہم میں سے کسی کی جان چلی جاتی"

آسیہ نے برا منہ بناتے ہوئے کہا تھا

لیلی آسیہ کے جملے پر کچھ کہتی کہ دروازہ ناک کرنے کی آواز پر وہ سبھی دروازے کی جانب متوجہ ہوئے

جہاں کھڑی ہستی کو دیکھ وہ سبھی حیرت سے گنگ ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

وہ ہستی اور کوئی نہیں سفرہ مرجان تھی

ہمیشہ کی طرح اپنی تمام تر خوبصورتی سے مزین تھی

سیاہ قدموں تک آتے فراک میں نہ جانے کیوں وہ تھوڑی افسردہ نظر آرہی تھی

جس نے اس کی خوبصورتی کو جیسے مزید بڑھایا تھا

کمر تک نیچے جاتے بال ہمیشہ کی طرح پشت پر سیدھے گر رہے تھے

"مجھے لیلیٰ سے بات کرنی ہے"

ہمیشہ کی طرح اکھڑ اور مغرور لہجہ تھا اس کا

اس کے اتنے کونفیڈنس پر لیلی اش اش کر اٹھی تھی

وہ وہاں موجود چار لڑکیوں کی عجیب سے نظروں کے ارتکاز میں تھی مگر مجال ہو جو

وہ ذرا سا بھی گھبرائی ہو اگر لیلی اس کی جگہ ہوتی تو الٹے قدموں بھاگ لیتی

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے"

شاہینہ اور حبہ کھڑے ہوئے تھے ان دونوں نے آسیہ کو دیکھا جو کھڑی تھی مگر اب

بیٹھ گئی تھی جیسے اس نے سفرہ مرجان کی بات ہی نہ سنی ہو

"آسیہ۔۔۔"

شاہینہ نے اسے نظروں سے باہر چلنے کا اشارہ کیا تھا

"میں لیلیٰ کو اس خطرناک عورت کے پاس تنہا چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی"

آسیہ نے اپنے ازلی منہ پھٹ انداز میں کہا تھا جس پر شاہینہ کا دل چاہا تھا کہ اپنا سر پیٹ لے

سفرہ مرجان نے بھی اسے تیکھی نظروں سے دیکھا تھا

"میں کوئی بچی نہیں ہو آسیہ"

لیلی کو بھی جیسے آسیہ کی بات پسند نہیں آئی تھی

www.novelsclubb.com

(سامنے کھڑی عورت خطرناک تھی اور وہ خود کیا تھی کمزور بیوقوف، سب اسے ایسا ہی سمجھتے تھے)

"چلو بھی آسیہ"

شاہینہ اسے گھسیٹ کر لے جا رہی تھی اور آسیہ نے جاتے ہوئے سفرہ مرجان کی تیکھی آنکھوں میں تنبہ بھرے انداز میں دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں کہ لیلی کو اگر ذرا سا بھی کچھ ہوا تو تمہاری خیر نہیں۔۔

"کیسی ہو تم؟"

سفرہ جان لیلی کے بیڈ کے سامنے رکھے چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھیں

"ٹھیک ہوں"

لیلی کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا

اسے پچھلی ساری اذیت بھری باتیں یاد آگئی تھی جسے وہ بھولی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

"کیوں آئی ہو تم یہاں؟"

لیلیٰ نے خشک لہجے میں پوچھا تھا

"میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ کیا تم جانتی ہو کہ تراب کہاں ہیں؟"

"بھلا مجھے کیوں پتہ ہو گا کہ تراب کہاں ہے، یہ تو تمہیں پتہ ہو گا"

لیلیٰ تلخی سے بولی تھی اسے ابھی ابھی آسیہ کی بات یاد آئی کہ وہ اسے ایک مرتبہ بھی دیکھنے نہیں آیا تھا لیلیٰ کی بے حسی جیسے اس بات پر مزید بڑی تھی

"مجھے نہیں پتہ وہ امن سے جا چکا ہے، کہاں؟، یہ میں نہیں جانتی، مجھے لگا وہ تمہارے پاس جانے سے پہلے آیا ہو گا اور تمہیں بتایا ہو گا"

"تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ وہ میرے پاس آئے گا اور مجھے بتائیے گا کہ وہ کہاں جا رہا ہے جبکہ اس نے صرف مجھے استعمال کیا"

لیلیٰ نے سرد لہجے میں کہا تھا جس پر سفرہ مرجان نے اس پر کچھ کہا نہیں تھا بس لیلیٰ کو دیکھتی رہی تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے بس اتنا ہی کہنا تھا کہ مجھے تراب کی کرنٹ لوکیشن کا ضرور بتانا پلیز کیونکہ اسے میری ضرورت ہے"

سفرہ مرجان کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"اور میں نے تمہیں کہا مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے"

لیلی نے جیسے بیزاری سے کہا تھا

"اور تم جاننا بھی نہیں چاہتی ہو کہ وہ کہاں گیا ہے؟"

"نہیں میں نہیں جاننا چاہتی"

"اوہ کیا تم مجھے یہ بتانا چاہ رہی ہو کہ تمہیں اس کی کوئی پروا نہیں ہے"

سفرہ نے طنزیہ مسکراہٹ سے پوچھا تھا

"میں تمہیں کچھ نہیں بتانا چاہ رہی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیلی سفرہ مرجان کے سامنے کھڑی ہوتی ہوئی بولی

"۔۔ مگر یہ سچ ہے کہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں"

سپاٹ چہرے کے ساتھ وہ مضبوطی سے بولی تھی

آج بھی وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو ناپسندیدگی سے دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کے مرر امیج تھی

"اگر تمہیں پتا چلے تو پلیز مجھے بتانا"

تیکھی نظروں سے دیکھتی سفرہ مرجان جیسے کمزور پڑتے ہوئے بولی اور پلٹ گئی تھی

لیلی اسے شکستہ قدموں واپس جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

وہ دونوں ایک ہی شخص کے لیے ایک جیسے جذبات رکھتی تھیں یہ بات لیلی کو قطعی پسند نہیں آ رہی تھی

بے حسی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرتی لیلی جیسے سفرہ مرجان کے جانے کے بعد بستر پر ڈھے گئیں

وہ بھلا ایسے کیسے جا سکتا تھا؟،

اسے بتائے بغیر؟،

ملے بغیر یہ سچ ہے کہ یقیناً وہ اس کی زندگی میں اہمیت نہیں رکھتی تھی مگر وہ ابھی بھی اس کی بیوی تھی۔

لیلی اب شدید ڈپریشن میں آچکی تھی سفرہ مرجان کی کمزوری جیسے لیلی کے وجود میں چھانے لگی تھی اس کے قدموں کا شکستہ پن جیسے لیلی کی آنکھوں میں آبسا تھا

اتنا تو جان ہی چکی ہوں

اے دل تجھے!

کہ جتنا تو اس کا ہے

اتنا تو میرا بھی نہیں

ستم گری کا ہر اندازِ مجرمانہ لگا

www.novelsclubb.com

میں کیا کروں میرا دشمن مجھے برا نہیں لگا

"لیلی چلو آؤٹ ڈیز کریں"

وہ تینوں قالین پر دستر خوان لگا کر اس کا انتظار کر رہے تھیں جو کھڑکی پر کھڑی ماہ کامل

کو گھور رہی تھی

ساتھ ہی اسے تراب کے ساتھ گزرا پچھلا ماہ کامل یاد آ رہا تھا

"مجھے نہیں کھانا"

وہ جیسے شدید اپ سیٹ اور ڈپریشن میں تھی

www.novelsclubb.com

"تم کھانا کیوں نہیں کھانا چاہتی تم ٹھیک تو ہو؟"

شاہینہ نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

"ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہو سکتا ہے؟،اور اگر تم لوگ یہ سوچ رہی ہو کہ میں اس دھوکے باز کو سوچ کر اپ سیٹ ہو رہی ہو تو غلط ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کہاں ہے؟، کیا کر رہا ہے؟، ٹھیک ہے یا نہیں؟"

وہ جیسے پھٹ پڑی تھی

"ہاں ہاں ہمیں پتا ہے کہ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا"

آسیہ نے چڑ کر کہا تھا

"جیسے ہم تو جانتے ہی نہیں کہ اسے فرق پڑتا ہے یا نہیں"

آسیہ نے اب کی بار دھیمے لہجے میں کہا تھا کہ صرف حبہ اور شاہینہ ہی سن سکے

کیونکہ پچھلے چار دن سے لیلی کافی چڑچڑی اور غصیلی ہو گئی تھی

ہاسپٹل سے بھی زبردستی ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی تھی

اور سارا دن بولائی بولائی پھرتی

ان تینوں کے طبعیت پوچھنے پر وہ انہیں چلا چلا کر یقین دلانے کی کوشش کرتی

کہ اسے اس کی کوئی پروا نہیں

البتہ اس کی آنکھیں الفاظ کے الٹ کہانی سنا رہے ہوتے کہ

اب لیلیٰ کو صرف اسی کی پرواہ رہ گئی تھی

وہ کہتی کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر آنکھیں کہتی کہ بہت فرق پڑتا

وہ کہتی کہ وہ اسے بالکل بھی یاد نہیں کرتی اور آنکھیں چغلی کھاتی کے وہ تو اب

صرف اسے ہی یاد کرتی ہے

لیلی انہیں جتنا یقین دلانے کی کوشش کرتی کہ وہ ٹھیک ہے اتنا ہی وہ تینوں جان جاتی

کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔

---*---

www.novelsclubb.com

وہ ایک برج تھا جو دریا کے اوپر تعمیر تھا پل کے کنارے سے نیچے دیکھنے پر نیلا پانی ٹھاٹھے مارتا تیزی سے بہتا نظر آتا تھا برج کے درمیان میں ملٹری یونیفارم میں وہ کھڑا نظر آرہا تھا یونیفارم اس پر کچھ زیادہ ہی سوٹ ہو رہا تھا وہ ہمیشہ سے زیادہ ہینڈسم اور اسمارٹ نظر آرہا تھا اس کی نظریں پیچھے گئی جہاں ملٹری یونیفارم اور ملٹری گاڑی سے جیسے راستہ بند تھا تقریبا ایک درجن ملیٹری مینس ہاتھ میں بڑی سی گن لئے اس کی جانب نشانا باندھے کھڑے تھے

اس نے گردن واپس سامنے کی جہاں برج کے دوسری طرف انٹرنس پر بھی ایسا ہی کچھ نظر آرہا تھا جیسے وہ دونوں جانب سے گھر چکا ہو ایسا لگتا تھا جیسے اسکے پاس سرینڈر کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا

www.novelsclubb.com

"اپنی گن پھینک دو ابو تراب اور خود کو ہمارے حوالے کر دو، کیونکہ تم اب بچ نہیں سکتے"

ملٹری مینس کے چیف نے کہا تھا

تراب نے سرد نظروں سے چیف کو دیکھا اور پھر برتیج سے ٹیک لگائے بیٹھے غمام کو۔

ایسا لگتا تھا جیسے وہ تکلیف سے بے حال ہو اس کا ہاتھ اپنے بائیں جانب پیٹ پر سختی سے رکھا تھا

غمام کو دیکھتے ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں موجود گنز کو پھینکا تھا

"گڈ عقلمندانا فیصلہ ہے"

چیف جیسے اپنی کامیابی پر خوش ہوتے ہوئے بولا

"تمہیں کیا لگتا ہے میں سرنڈر کرنے والا ہوں؟"

www.novelsclubb.com

تراب کہنے کے ساتھ ہی مسکرایا تھا

"جو جیتنے کی ٹھان لیتے ہیں دنیا انہیں ہرا ہی نہیں سکتی اگرچہ وہ کئی بار ہارے"

"اچھا میں بھی دیکھنا چاہوں گا کہ تم جیتے کیسے ہو؟"

چیف کی مسکراہٹ تراب کا جملہ سن کر سمٹی تھی اس نے کینہ توز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تھا

"غمام کیا تم کھڑے ہو سکتے ہو؟"

تراب غمام کے پاس جا کر اسے سہارا دے کر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"باس آپ چلے جاؤ پلیز اپنی جان بچاؤ میں شاید اور آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا"

وہ کراہتے ہوئے کہہ رہا تھا

"کیا میں تمہاری جگہ ہوتا تو کیا تم بھی مجھے چھوڑ کر چلے جاتے؟"

www.novelsclubb.com

"مگر باس۔۔۔"

"بحث مت کرو اور میری بات سنو"

اس نے غمام کو جھڑک کر خاموش کروا دیا تھا

"ہمیں برتیج سے نیچے کودنا ہوگا،اب یہی ایک طریقہ رہ گیا ہے"

"باس نیچے جو دریا بہہ رہا ہے آپ اس کی ہسٹری جانتے ہو اس کے پانی کا بہاؤ کافی تیز ہے اگر ہم نے ایسا کیا تو آگے جو اونچی اچٹانیں ابھری ہوئی ہے ان سے ہمارا سر ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیگا"

غمام ساری تکلیف بھول کر فورا بولا جیسے وہ تراب کو اس سے باز رکھنا چاہا رہا ہو

"موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے غمام اگر موت ایسی ہی آنی ہے تو ایسے ہی سہی مگر میں کوشش کرنا نہیں چھوڑوگا"

تراب کہتا ہوا غمام کو مضبوطی سے پکڑ کر نیچے کود پڑا

www.novelsclubb.com

"مگر باس یہ تو خودکشی جیسی ہے۔۔"

غمام کی بات اپنے منہ میں ہی رہ گئی تھی

"نہیں۔۔۔۔"

چیف بدحواسی سے دوڑا

چیف سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تراب اتنا خطرناک فیصلہ کرے گا

اس نے غصے میں آتے ہوئے اندھا دھند گولیاں چلائی تھیں جن میں سے دو گولی تراب کے پشت پر لگی تھی

"۔آہ۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجنو۔۔۔۔ مجنون۔۔۔ تراب۔۔"

"لیلی۔۔۔ لیلیٰ۔۔ کیا ہوا؟"

وہ تینوں لیلی کے کمرے میں جگہ جگہ سو رہی تھی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ سوئی شاہینہ نے لیلی کو جھنجھوڑا تھا جو مسلسل چیخی جا رہی تھی اور رو رہی تھی

"۔مم۔۔۔مجھے۔۔اس کے پاس۔۔۔۔جانا ہے۔۔اسے میری ضرورت ہے" وہ بیڈ سے اترتے ہوئے لرزتی ہوئی بولی اور لڑکھڑاتے قدموں سے وال ڈراپ سے حجاب نکالنے لگی تھی

"وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔"

وہ جیسے شدید دہشت میں ایک ہی بات رٹے جا رہی تھی

"کون ٹھیک نہیں ہے؟، کیا تم نے کوئی خواب دیکھا؟"

حبہ نے لیلیٰ کو زور زبردستی بیڈ پر ڈھکیلتے ہوئے پوچھا تھا

"مجھے مت روکو، مم۔۔مجھے جانے دو وہ زخمی ہے اسے میری ضرورت ہے"

www.novelsclubb.com

"وہ روتے ہوئے ضدی لہجے میں کہہ رہی تھی ان تینوں نے پریشان ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا

"لیلی یقیناً تم نے کوئی برا خواب دیکھا ہے ریلیکس کرو ایسا کچھ نہیں ہے"

شاہینہ نے جیسے تسلی دینے کی کوشش کی

"نہیں وہ صرف خواب نہیں تھا مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ تکلیف میں ہے"

لیلیٰ جیسے چیخ اُٹھی تھی وہ لوگ اس کی بات پر یقین کیوں نہیں کر رہے تھے

"دیکھو یہاں میرے دل میں اتنا درد ہو رہا ہے کہ جیسے یہ پھٹ جائے گا"

لیلیٰ نے شدتِ گریہ سے زار و قطار روتے ہوئے اپنے دل کی جانب اشارہ کر کے کہا تھا

"اسے بلٹ لگی ہے وہ زخمی ہیں اسے میری ضرورت ہے اس لئے مجھے مت روکو مجھے جانے دو"

آنسو کو ہتھیلی کی پشت سے پوچھتے ہوئے جیسے وہ پھر سے جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

"آدھی رات میں بھلا تم اسے کہاں ڈھونڈو گی؟،اور کیا تمہیں یاد نہیں کہ سفرہ مرجان نے کہا تھا کہ وہ امن میں نہیں ہے اب"

آسیہ نے لیلی کو دھکا دیکر دوبارہ بیڈ پر بٹھاتے ہوئے چھڑک کر کہا تھا

"مجھے نہیں پتا۔۔مجھے اس کے پاس جانا ہے"

وہ تیزی سے آنسو بہاتے ہوئے ضدی لہجے میں بولی

"اچھا تمہیں اس کے پاس جانا ہے مگر تم اسے ڈھونڈو گی کہاں؟،وہ دنیا میں کہیں بھی ہو سکتا ہے"

شاہینہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"میں۔۔۔میں سے پوری دنیا میں ڈھونڈوں گی"

"لیلی تم دنیا کی بات کر رہی ہو یا ملکہ پیلس کے کمروں کی؟"

آسیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ لیلیٰ کی عقل اور جذبات پر ماتم کرے یا ہنسے

"مجھے کچھ نہیں پتا مگر میں پھر بھی اس کے پاس جانا چاہتی ہو تم لوگ میری مدد کیوں نہیں کرتے؟، حبہ تم تو سب کچھ جان لیتی ہو تو پلیز پتہ کرو نا وہ کہاں ہے؟"

"لیلی کسی کو نہیں پتا کہ وہ کہاں ہے؟، کیونکہ اس نے کسی کو بتا کر ہی نہیں گیا تو حبہ کو کیسے پتہ ہو گا؟، حبہ غیب کا علم تھوڑی نہ جانتی کہ جو پتانا ہو وہ بھی بتادے گی"

آسیہ نے چڑ کر کہا تھا

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ مجھے پتا نہیں ہے"

حبہ نے اطمینان سے کہا تھا

"کک۔۔۔ کیا مطلب؟"

www.novelsclubb.com

تینوں نے تیزی سے حبہ کی جانب دیکھا تھا

حبہ اپنے دوستوں کی حیران صورت دیکھ کر ہنس پڑی

"تتم۔۔۔ جانتی ہو حبہ کہ وہ کہاں ہے؟"

لیلی نے لرزتی آواز میں پوچھا جیسے اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا ہوں کہ حبہ نے جو کہا وہ سچ ہے

"اور تم کیسے جانتی ہو؟"

آسیہ نے پوچھا

"ایک منٹ جب لیلی مسنگ تھی تب تم نے ہی بتایا تھا کہ وہ کہاں ہے اور اب تراب کے بارے میں بھی تم جانتی ہو کہ وہ کہاں ہے؟"

"ہاں میں جانتی تھی کہ لیلی کہاں ہے اور وہ سب اس وجہ سے کہ میں نے جو گھڑی لیلی کو گفٹ کی تھی اس میں جی پی ایس ٹریکر لگایا تھا"

لیلیٰ نے حیران ہوتے ہوئے اپنی بائیں کلائی پر بندھی سیاہ اسٹریپ والی گھڑی کو دیکھا پہلے پہلے حبہ کی سختی سے تاکید کرنے پر وہ اسے ہر وقت پہنے رہنے کی کوشش کرتی تھی اور اب جیسے اسے اس گھڑی کی عادت سی ہو گئی تھی

اور اب یہ گھڑی ہر وقت اس کی کلائی پر بندھی ہوتی

"اسی طرح۔۔۔"

"اسی طرح تم لوگوں نے جو واچ تراب کے لیے خرید لائے تھے اسے تحفے میں دینے کے لئے تم نے اس میں بھی جی پی ایس ٹریکر کو لگایا تھا اسی لیے تمہیں پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے؟"

لیلیٰ نے حبہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا

"واہ حبہ تم تو پکی جاسوس نکلی"

شاہینہ نے تعریفی انداز میں کہا تھا

www.novelsclubb.com

"جب تم جانتی ہو کہ وہ کہاں ہیں تو ہمیں جا کر اس کی مدد کرنا چاہیے"

"اس سے پہلے کہ تم اس کے پیچھے جاؤ تمہیں ضروری ہے کہ تم جانو کہ وہ کون ہے؟،وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے؟،اس کا ان سب کے پیچھے کون سا مقصد ہے؟، جس کے سبب اپنی جان کو ہتھیلی پر لئے پھرتا ہیں"

"اور یہ سب لیلیٰ کو کون بتائے گا کیونکہ اس کا بھگوڑا شوہر تو یہاں ہے ہی نہیں"

آسیہ نے غصے سے کہا تھا

آسیہ کی بات سن کر لیلی نے غصے سے اسے دیکھا جیسے اسے اس کی بات اچھی نہیں لگی تھی

"میری طرف ایسے مت دیکھو وہ ہے تو کہہ رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

آسیہ نے گردن اچکا کر کہا تھا

البتہ حبہ رائٹنگ ٹیبل کے دراز سے ایک ڈائری نکال کر لا رہی تھی

"یہ کیا ہے؟"

تینوں نے ساتھ میں پوچھا تھا

وہ براؤن کلر کے ڈائری تھی جس پر ایک کی چین رکھا تھا وہ کی چین سلور کلر کے

دھات سے بنا تھا جو "ملکہ حور" لفظ میں ڈھالا تھا

جو ننھے ننھے ڈائمنڈز سے سجا تھا

"تراب بھائی نے تمہیں دیا ہے یہ اس وقت دیا ہے جب تم ہاسپٹل میں کوما میں تھی

"

حبہ نے کہنے کے ساتھ ہی تینوں کو دیکھا جو حیرت زدہ تھے

"وہ۔۔۔وہ۔۔مجھے دیکھنے آیا تھا"

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔"

۔۔۔*۔۔۔

حبہ تراب کو تیکھے تیور سے دیکھ رہی تھی

"تو تم یہ دیکھنے آئے ہو کہ لیلی زندہ ہے یا مر گئی؟"

حبہ کو پہلی مرتبہ اتنا غصہ کسی پر آ رہا تھا

"تو تم دیکھ ہی رہے ہو گے کہ تمہاری وجہ سے وہ کس حال میں پہنچ گئی ہیں"

"تو۔۔۔؟"

تراب نے سرد لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو اس سے یہ امید لگائی ہوئی تھی کہ وہ شرمندہ ہو گا معافی مانگے گا کیونکہ لیلی کو بلٹ لگنے پر اس نے جس تراب کو دیکھا تھا اس سے یہی امید لگائی جا سکتی تھی

مگر اب کی مرتبہ سامنے کھڑے تراب میں اور تب کے تراب میں زمین و آسمان جتنا فرق نظر آ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"تو تمہیں تھوڑی سی بھی شرمندگی نہیں"

حبہ کو اس کی ڈھٹائی اور بے حسی مزید کو غصہ دلا رہی تھی

"تمہیں بتانا ہو گا کہ تم نے لیلیٰ کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟، بدلہ لینے کی لیے کیونکہ وہ روحی کی بھتیجی ہے؟"

"مس حبہ تم لیلی کی دوست ہو سکتی ہو پر میری نہیں کہ تم مجھ سے پوچھو گی اور میں تمہیں بتا دوں گا"

اس نے سرد مہری سے اس پر طنز کرتے ہوئے جیسے کہا تھا

اس کی سرد مہری اور بد تمیزی پر حبہ کو شدید تاؤ آ رہا تھا

وہ اسے لیلی کی دوست جان کر بھی ایسا کیسے برتاؤ کر سکتا تھا؟

اگر وہ لیلیٰ سے تراب کی محبت کے بارے میں سنیں اور دیکھیں نہ ہوتی تو اسے پکا یقین ہوتا کہ سامنے کھڑے شخص کو اللہ نے بنا دل کے پیدا کیا

"اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتی تو یہ غلط ہے، میں بہت کچھ جانتی ہوں مسٹر ابو تراب"

حبہ نے الفاظ چباتے ہوئے کہا تھا

"ہاں بالکل جاننا بھی چاہیے تمہیں کیوں کہ تم امن کے انٹیلی جنس سے تعلق رکھتی ہو"

"کک۔۔۔کیا؟"

حبہ نے سر اسیمہ ہوتے ہوئے کہا تھا اس کے چہرے پر حیرانگی اور گھبراہٹ تھی

"کیا میں اس پر یقین کر لیتا کہ ایک عام سی رائٹر کو یہ پتہ ہو کہ لیلی کہاں ہے جبکہ میں بھی نہیں جانتا تھا"

حبہ نے اسے جتنا چالاک اور زیرک سمجھا تھا وہ اس سے کئی گناہ بڑھ کر نکلا تھا

حبہ بوکھلا گئی تھی کہ وہ تراب سے مزید کچھ بھی پوچھ نہیں سکیں حالانکہ اس نے سوچا ہوا تھا کہ وہ ابو تراب سے سخت حساب لے گی

www.novelsclubb.com

"میری امانت لیلی تک پہنچا دینا، وہ جاننا چاہتی تھی کہ میں کون ہوں؟، میری فیملی کے بارے میں جاننا چاہتی تھی؟، لیلی سے کہنا کہ اس میں سب کچھ ہے لیلی کے ہر سوال کا جواب"

تراب نے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا بیگ اسے تھمایا تھا جس نے بنا کچھ کہے وہ لے لیا

پھر حبہ نے دیکھا کہ تراب نے مڑ کر لیلیٰ کو دیکھا اس کی وہ آنکھیں جن میں حبہ کو کچھ دیر پہلے سرد مہری نظر آ رہی تھی اب ان آنکھوں میں نرمی اور تکلیف تھی جیسے وہ لیلیٰ کو اس حالت میں بلکل ہی نہیں دیکھ سکتا تھا

اور پھر وہ چلے گیا

www.novelsclubb.com

---*---*---

"آہ۔۔۔وہ مجھ سے ملنے آیا تھا اور میں سمجھتی رہی کہ وہ آیا ہی نہیں۔۔۔"

لیلیٰ کے آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے

"اس سے یہ نہیں پتا چلتا کہ وہ بے گناہ ہے، تم اسے ہر گز نہیں معاف کر سکتی، کیا تم اتنی جلدی بھول جاؤ گی کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا؟"

آسیہ کو لیلی کے اتنی جلدی نرم پڑنے پر غصہ آیا

"واو کی چین کتنا خوبصورت ہے"

شاہینہ نے اس کی چین کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تھا

"اگر تم اس کے پیچھے جانا چاہتی ہو تو پہلے اس ڈائری کو پڑھو، جانو اور سمجھو پھر فیصلہ کرنا کے آگے تمہیں کیا کرنا ہے، اور رہی تراب بھائی کی بات تم اچھے سے جانتی ہو کہ وہ کتنا سخت جان ہے، وہ اس وقت تک خود کو بچائے رکھے گا جب تک وہ اپنے مقصد کو پورا نہ کر لے، اور پھر رہے ہم تینوں ہم ہر حال میں تمہارے ساتھ ہیں"

لیلی نے حبہ سے ڈائری لیتے ہوئے آنسو بھری آنکھوں سے تینوں کو دیکھا جن کے ارادوں سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ واقعی کیسے بھی حالات کیوں نہ ہو لیلیٰ کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔

لیلی نے اپنے اندر جیسے طاقت، ہمت، حوصلہ کی لہر کو دوڑتا محسوس کیا۔اسے لگا جیسے اب وہ ہر پریشانی، مصیبت اور مسئلے کو فیس کر سکتی ہے

"تم لوگ بہت اچھے ہو میں خوش قسمت ہوں کہ۔۔۔"

لیلی کہہ رہی تھی کہ آسیہ نے بیچ میں اس کی بات کاٹی

"ہا۔۔۔۔ہ۔۔مجھے سخت نیند آرہی ہے اب اس کا میلو ڈرامہ پھر سے شروع ہو گیا نا تو ہمیں یہ صبح تک نہیں سونے دیں گی"

آسیہ جمائی لیتی ہوئی صوفے کی جانب بڑھ رہی تھی

" صحیح کہا"

www.novelsclubb.com

شاہینہ مسکرا کر کہتی ہوئی واپس لیلی کے دوسرے سائٹ پر جا کر لیٹ گئ

البتہ حبہ مسکرا کر لیلی کو آنکھ مارتے ہوئے اپنے فرش پر بستر کی جانب بڑھی تھی

لیلی اپنے تینوں دوستوں کو نم آنکھوں سے مسکرا کر دیکھ رہی تھی

لیلی سے اگر کوئی پوچھتا کہ "دوست کیا ہیں؟"

تو بنا جھجھک کے فورا جواب دیتی کہ

"دوست طاقت اور قوت ہوتے ہیں، پریشانی کے وقت سہارا ہوتے ہیں، دنیا میں اللہ کے خوبصورت تحفوں میں سے ایک ہوتے ہیں"

اور پھر وہ خود بھی بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئ

www.novelsclubb.com

اپنی طرف کا سائٹ لیمپ آن کر دیا

اسے ابو تراب کے بارے میں جلد از جلد جاننا تھا

لیلیٰ عازب خان براون کلر کی ڈائری کھول رہی تھی

جس میں تراب کا ماضی تھا

اور ساتھ ہی اس کی فیملی کے بارے میں بھی تھا

لیلی اپنی کہانی چھوڑ جیسے کسی اور کے کہانی میں داخل ہو رہی تھی۔

_____*___*__

تمت بالخیر

www.novelsclubb.com